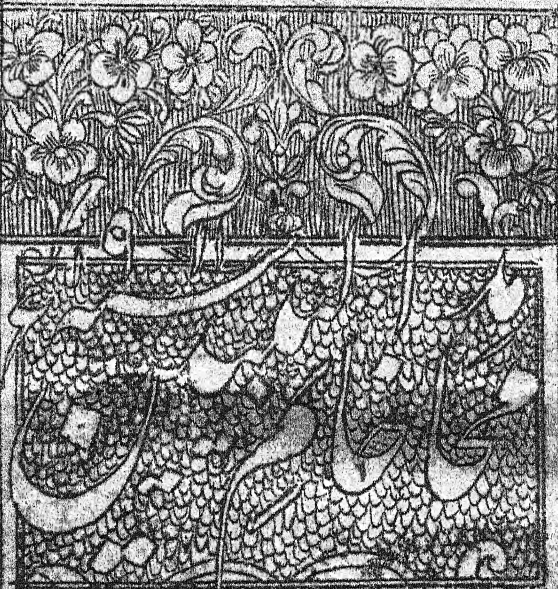


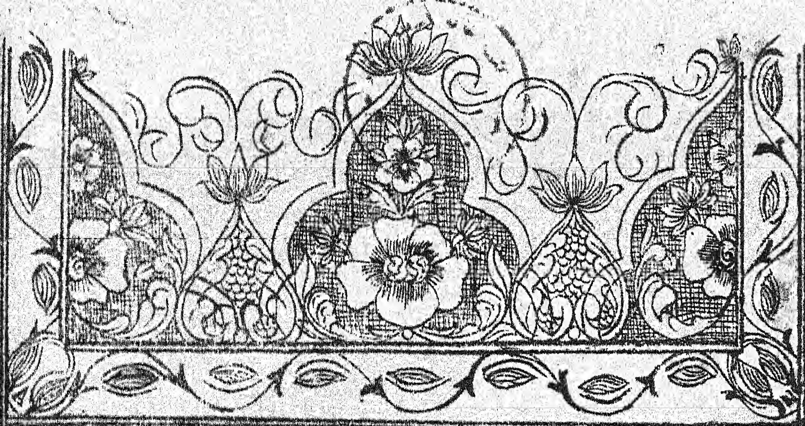
فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف امیر احمد صاحب امیر

تمت









بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی نعمت و سبب کتاب



کرے حمد رب ہے یہ کس کی زبان — نبی کو ہے اقرار عجز بیان
بیان طاقت نطق پاتا نہین — کہ کوزے مین دریا سماتا نہین

اسی طرح نعت رسول کریم — بیان کس سے ہو جز خداے کریم
وہ ہین آسمان نبوت کے بدر — خدا ہی کو معلوم ہے اُنکی قدر

مناسب ہے اس سو بھی عطف عنان — کرون مختصر حال اپنا بیان
بجا ہے امیر احمد اسم فقیر — فقیر در مصطفے سے ہے امیر

تخلص امیر اسلیے ہے مرا — کہ ہون مین فقیر در مصطفے
طبیعت مین اول سے تھا ذوق علم — رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام — پڑھایا کیا صبح سے تا بہ شام
مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی — سوے نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل پیدا رہا — کہ دریاے فکرت مین ڈوبا رہا
وہ کیا نظم ہے جو نہ مین نے کہی — رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش
مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی
یہ آیا مرے دل مین اکدن خیال
چہل سال عمر عزیزت گذشت
کہی عاشقانہ جو اچھی غزل
وہ کر فکر جس مین کہ عقبےٰ ہو پاک
مناسب ہے فکرِ مضامینِ نعت
کرے تا خدا خود صلہ مرحمت
مگر اور فکرون سے فرصت نہ تھی
اُٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا
مین اُس در پہ پہونچا جو ہی باب فیض
وہ کلب علی خان بہادر کا در
اگر آسمان بخت کا پایہ ہے
خرد مند ہے صاحبِ ہوش ہے
اگر چشم حق بین تو دل حق گزین
ہمیشہ سے یہ گوش ہین حق نیوش
زبان آشنائے سخنہائے حق
شریعت کا تابع بقولِ رسول
مسافر نواز و رحیم و کریم
بڑے عزت افزائے اہل علوم
ہنرور بھی کچھ کچھ ہے خاطر پسند

معانی تازہ کی شب بھر تلاش
مشقت سے لیکن مشقت ہوئی
کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل
مزاج تو از حالِ طفلی نگشت
نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل
ترا اخترِ بخت ہوتا بناک
کہ تزئین ایمان ہے تبیین نعت
محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت
معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
ہوا بخت یاور مرا رہنما
کھلے ہین اُسی در پہ ابواب فیض
جو سارے رئیسون مین ہے نامو
تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے
عطا پاش ہے وہ خطا پوش ہے
سوا حق کے مد نظر کچھ نہین
دل پاک مین بحر عرفان کا جوش
معین اسکا حق ہے یہ شیدائے حق
بھری سر مین اسکے ہوائے رسولؐ
شب و روز جاری ہے فیض عمیم
کہ مین ماہ کے ساتھ صد با نجوم
منظر کروہ ۳ آفتاب بلند

یہ اُس در سے حاصل سعادت ہوئی
سوے نعت مائل طبیعت ہوئی

ہوئین نظم غزلین مخمس کہے
رباعی قصیدے مسدس کہے

ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول
کہ اُس سے ہو عقبے کی دولت حصول

الٰہی حقیقت مری کچھ نہین +
مگر بندۂ خاتم المرسلین +

اس امید پر کی ہے نعتِ رسول
کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول

ترا دوست ہے تجھکو پیارا بہت
مجھے بہر بخشش اشارا بہت

الٰہی ہو محشر مین میری نجات
فراغت رہے تا بقیدِ حیات

کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا
رہے میری حرمت مع اقربا

ترا سب سے ہے قرضداری کا بار
نہ دن کو نہ شب کو ہے اس سے قرار

تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون
الٰہی بعجلت سبکدوش ہون

کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال
کہ یہ مثل موسم سے اترے وبال

ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد
بہت وادیٔ جود کے رہ نورد

جسے اک ذرا ہوا اشارہ وہی
بلاؤن سے مجکو چھڑا دے ابھی +

مین لاکھون کرورون کا طالب نہین
یہان حرص دنیا کی غالب نہین

عیال اور اطفال کے واسطے
بلا شرط خدمت وظیفہ ملے +

کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب
وہان بیٹھکر ورد ہو یا حبیب

فقط اسقدر آرزو ہے مری
لکھون مطمئن ہو کے نعتِ نبی

الٰہی یہ ہین زندگی ہو تمام
بحق محمدؐ علیہ السلام +

ولی نعمت ذرۂ خاکسار
جو خورشید ہے صاحبِ اقتدار

ستارہ جو دولت کا اس کے بلند
رہے حشر تک خرم و ارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیازِ جان و جانان مین کیا حاکا — عروض اتبک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا

نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت — خزانہ ہے محیط اس چشمۂ روح مجرد کا

گیا شبہہ سمجھ مین آیۂ حبل الورید آیا — رگ گردن مقام خاص ہی محبوب سرمد کا

سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بھڑنا — کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا

سوا حیرت کے کیا ہی فکرت کہنہ حقیقت مین — یہ وہ گھر ہے کہ جسمین بند دروازہ ہے مقصد کا

کلید فہم دندان طمع کو کیا تیز کرتی ہے — کبھی ممکن نہین ہے کھولنا اس قفل ابجد کا

نہ بن نادان نہ کر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا — خرد ہو گنبد اسکی ذات مین عالم ہے گنبد کا

لحاظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنے کو — جدا کرتا ہے جیا لفظ مین حرف مشدد کا

حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے — کہ ہر موجہ ہے اس دریا مین جادہ راہِ مقصد کا

مقام عجز مین آ روسیاہی دور کر دل کی — غضب ہے خانۂ کعبہ مین رہنا مار اسود کا

جھکا سر دیکھ ہے نور تجلے کعبۂ دل مین — نشان طوق گریبان مین بھی ہے محراب مسجد کا

ادھر نالہ کیا دل نے ادھر مقصود حاصل تھا — دعا سے تا اجابت فاصلہ ہے تیر سکے رد کا

نہ کیون سو ہو مقدم ہو رجوع دل موخر سے — کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا

مٹا دو زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہوجائے — بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا

در مقصود کا پھر کھلنا ہاتھ آتا ہے کیا مشکل — ہوا غواص تو جیب قلزم اسرار سرمد کا

صفائی قلب حاصل کرو کسب ہد تقوی سے — کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا

نہ آ ہرگز قریب محفل آرایان نخوت مین — ق — کہ گاو سامری ہیگا و تکیہ اسکی مسند کا

بچھا ہین فرش کی جا نفس کا یہ دست پچھوا کر — خیال آئے جو بالش کا تو سر منگوائین مسند کا

نہ رکھ تاج تکبر سر پہ تیرے حق مین سم ہوگا — سرانجی ہے اسمین ہے جو آو نیزہ زمرد کا

خیال دولت دنیا کبھی دلمین جو آجائی — سمجھ اسکو کہ ہے یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منعمو کی نہین سکتی
زبان چلتی ہو انکی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

یہ دولت سیہ ہے نفرت جاہتی ہین صاحب ہمت
کہ نہ غسل میت بھی نہو تحفہ زبرجد کا

وہ ہین مقبول حق جو نا قبول اہل دنیا ہین
ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے انکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین
جو پھل تازہ اترتا ہے نہال لطف سرمد کا

قناعت و فقر کے مضمون تو باندھے اگر امیر اچھے
سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہو جد کا

غزل

خدا جانے کب آتا ہو چمن مین اس پری قد کا
بچار رکھا ہے کیون غنچون نے تکیہ آمد آمد کا

اسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری کشتی لہلہا
زمین پر جھکے سرو باغ سایہ بنگیا اس قد کا

اٹھا مین ولیہ جو مین جب گیا پار دریا پر
حباب و موج کو کیونکر نہ سمجھون مین چھپری لحد کا

کبھی گھبرا کے دریا پر جو مین وقت مین جاتا ہون
زبان موج پہ آتا ہو جملہ خیر باشد کا

موہو پر آئے تو معشوق آئی قبر عاشق پر
دکھائے تو دکھائے کچھ اثر تو یہ مرقد کا

وریہ محبوب بالش کو جگہ محبوب مسند ہے
نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ مین خواہان ہون مسند کا

خیال ابرو رکھتے ہین ناحق عاشق ابرو
الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہے بے مد کا

مصور نقشہ جب اس نازنین کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ تیار رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

سیاہی سے یقین ہے کہ پنجہ مژگان شہیر ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اس زلف مجعد کا

جھکتی چھوڑ دی اب خوشنویسی کا ہے شوق اسکو
دوات و خامہ لاو طاق پر رکھید و پھری لگ کا

نہین ہے طفل میرا دل نہ بہلے گا نہ بہلے گا
تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال ابجد کا

کٹے دن کو جو دہ شب مین کہون تارے گنا کر
مناسب چاپلوسی ہے نہ زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتان مین موت آتی ہے
یقین ہے گنبد آ جو ہوا گنبد مرے قد کا

کمر کا وصف کرنا صاف حال غیب کہنا ہے
دہن کی مدح لکھنا لکھو تا ہے قفل ابجد کا

کسی سے وار شمشیر قضا کا رک نہین سکتا
امیر ہمین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ مجلد کا

سنائی مینے جبدم یہ غزل معنی شناسون کو / کہا صد آفرین اسمین ہی جو مضمون ہی آمد کا
فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین / مزہ ہر شعر مین ہی انتہا کا ذائقہ حد کا
جو نقطہ ہے وہ خال روی مہرویان پہ طرہ ہی / عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسود کا
جو شعر وصف عارض ہی کہین گل سے بھی نازک ہی / بلندی سرو کی رکھتا ہی جو مضمون ہے قد کا
مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سے کیا حاصل / وظیفہ تھا جو ان سے تو نہین ہوتا وصف احمد کا
ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اسپ طبیعت کی / ارادہ بندھ گیا وصف جناب خاص سرمد کا
لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑ کر پوتھی / ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر میخانہ موبد کا
کہو عشاق احمد سے کہ آئین اسکے سننے کو / قصیدہ اک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمد کا

مطلع

الف آدم مین ہی میم و دا احمد مین ہی بے مد کا / سبب یہ ہی کہ وان سایہ تھا یان سایہ تھا قد کا
بلاؤ نسو مجھے جو نام لے و لیسے محمد کا / اثر میم مشدد مین ہی ذوالقرنین کی سد کا
جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہی یکتائی / کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمد کا
رہے خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے / روان ہمراہ قاصد کے گیا ہدیہ خوشامد کا
مگر حاجی انھین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین / لیا کرتے ہین کعبہ مین جو بوسہ سنگ اسود کا
شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے / قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد کا
فلک پر ہون نہ کیونکر دیدہ شمس و قمر روشن / لگایا کرتے ہین آنکھون مین سرمہ خاک مرقد کا
فلک طاؤس کی صورت جو اتبک رقص کرتا ہی / کبھی دیکھا تھا جلوہ ابرو و گیسوے محمد کا
جدا ارکھا مجھے اس دفعہ پر نور سے اتبک / برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا
جو اپنے دوست کا ہو دوست سبکو دوست ہوتا ہی / خدا کا کیون نہ عاشق ہون وہ عاشق ہی محمد کا
بہت سے نازمینان عجم کو تیز طبعی پر / مگر جوہر نہین دیکھا مری تیغ مہند کا
الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ جرم مولا مین / مجھے ایسا کہ مشکل دال بنجائے الف قد کا

لگی اس سے نہیں کی نیو بھی تصنیف حضرت مین — شہیدی کو کہ موجد ہوا اس آئین مجدد کا
بیان اسکو لکھ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون — شگفتہ تا ہو بارا دل ہو مشتاقان احمد کا

مطلع

ظہور آخر ہے اول انبیا سے نور احمد کا — بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمد کا
عبادت سے نہیں خالی تھا شانہ اسکی مسند کا — کہ ہر ہر تار سے تھا حفظ قرآن مجلد کا
نگینہ نامور کیا خاک ہو جب رخ زبرجد کا — سبب جبتک نہ اسمین میل ہو اسکی مسند کا
الہی آ لئے وہ جھونکا ہوائے شوق بیحد کا — اڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا
مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا — ادا ہو شکر کیا بندو نسوا اسکے لطف بیحد کا
بلا و نسوا امان خلقت نے نور پاک سے پائی — ہے اب رہنا نہ بنیا ایک ذوالقرنین کی سد کا
ثنا مین کیسی لوش سامعین کو غیب کی باتین — کیے لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا
خبر دیتے رہے مرسل سب نبی انبیا امت کو — زمانے مین نہ تھا کب شور ان کی آمد آمد کا
چلے جس سرزمین پر اسکو جتنے کی بزرگی دی — شرف ہر سنگ کو ہو نقش پا سے سنگ اسود کا
وہ دوئی کیسی کہان ثانی کہ دونون مین لاثانی — خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا
وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھم ظل خدا حضرت — جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا
تھکا جب ڈھونڈھکر سمجھا غلط فہمی سے ہر ہم انسا — سمجھ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا
کیا یہ پالی پالی گیسوئے مشکین کی خجلت نے — سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا
گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اترا ہے چھا کر — انکار کیا تھا جو اللہ کے سایہ محمد کا
نبی سب مجمع اعجاز کب تھم مثل حضرت کے — ملا تھا انکو تو ایک پارہ اس مجلد کا
وہی تو چرخ اخضر ہو جو روز خلقت آدم — گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا
سکونت کی جگہ درکار تو مخلوق کی تھی انکو — یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا
حوادث سے ہون ایمن کیون نہ جو ساکن ہین وضعی کے — کہ بسم اللہ کا گنبد ہو گنبد اسکے مرقد کا

غش آجائی جو موسی اس تجلی زار کو دیکھین
ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہی
وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
برادر دونون جبریل و علی ہین نور مٹی خاکی
ہوئی ہین جمع امکان و قدم ذات مقدس مین
عجب اس خسرو دین کو خدا نے دی ہی بیداری
دو عالم کے دو شالوں کو ملی ہرگز نہ زیبائش
حکومت دین کی پاکر جو ہاشمی بیل ہاتھ آیا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا
کبھی طوفان سے کشتی آ کر ٹھہری کوہ جودی پر
خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہو گئی آتش
بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے
رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی
بنا آیات آن کی ہی انکی ذات سے محکم
اصولِ خمسۂ اسلام جو مشہور ہین پانچون
فروع دین جو ہشتگانہ ہین شائع اہل ایمان مین
قمر کو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
شک معجز شق القمر مین کچھ جو شک لائے
شجر مانند انسان بڑھکر استقبال کو آئے
دل انسان کو کیا اسکا گوارا ہو غم فرقت

چراغ طور ہو رخشان کلس وضو کے گنبد کا
کہ لون گلگیر نبکر گل مین انکی شمع مرقد کا
ادب سے دم بخود ہین منھ نہین پڑتا خوشامد کا
ادھر بھی ہی ادھر بھی سلسلہ ثابت محمد کا
محمد مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا
کہ محمل خواب ہو واقف نہین ہی اسکی مسند کا
لگایا حاشیہ جب تک نہ اسمین اسکی مسند کا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اسکی مسند کا
فراموش سے پوچھا چاہیے تکرار بیجد کا
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمد کا
ہوا مشکلکشا موجہ نسیم باغِ احمد کا
وہان دشوار تھا آزاد کرنا کیا نقیب کا
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابرو سے محمد کا
بھرا در غایت ہو نہ دامن کسکے مقصد کا
قیام انکے سبب کعبے کے ارکان مشدد کا
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا
مسدس آپ کے فکر مضامین مجید کا
انھین نقطۂ زیرین کا طالب لفظ تھا ید کا
کرے دوارہ تشدید سر کاف مشدد کا
ہوا جب جنبش مژگان سے ایمان اس سہی قد کا
کرے نالہ جگر جب چاک ہو دم چوب مسند کا

بجا سبز و سیہ ہے جامۂ فیروزہ و نیلم
ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمد کا

شکم پر سنگ اسود اور فاقہ سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمد کا

شب معراج کیا اُس مقتدائے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد کا

دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم
جدا ہوکر ملا کیا نور حق سے نور احمد کا

رکابوسی مین آنکھین جھکایا سر کو قد ہو خم
ملا جبریل کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا

کیئے ٹھوکر فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلیٰ پر
قدم آگے بڑھا اُس واقف اسرار سرمد کا

دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی
کہ عالم دونون گوشو نین ہوا حرف مشدد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا

لگایا غوطہ اس بحر حقیقت مین شناور نے
گریبان خضر کا جسمین نہ دامن تھا کہین مد کا

گئے حضرت پھر آئے حضرت مٹی گرمی بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا درآمد پہ آمد کا

خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اُنکو
دیا امت کو عقدہ کھولکر زلف معقد کا

محبت ہو مری دلمین بھی اُس محبوب ذات انکی
اویس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمد کا

خدایا تو ہے منصف مین احد سمجھا جو احمد کو
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہو مستحق حد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجھکو
الٰہی عشق احمد کا الٰہی عشق احمد کا

زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین
غلام آیا محمد کا غلام آیا محمد کا

کلاہ فخر پھینکو چرخ پر جامے سے باہر ہون
نظر آئے مجھے جلوہ جو اُس روضے کے گنبد کا

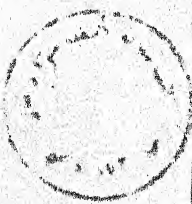
بناؤن فرش پا انداز ہر دم اپنی آنکھونکو
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا

جبین سائی کرون ایسی کہ اس صیقل سے ظاہر ہو
چھپا ہے ہر رنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

ملے کیا لطف جب ہو آن روضہ پرنور مین داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

کبھی یون شوق کامل ہو در و دیوار کو چومے
لگاؤن سرمہ آنکھونمین کبھی اُس خاک مرقد کا

سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتا دینگے خوشامد کا



عجب کیا اشک کی صورت گریں لاکر قدمونکے
بسکلکہ ٹپکیاں وہ نون کہ شوق بوسہ بیحد کا

کرون حس پوشش مرقد کو جب آنکھونکو پردے
ضیا ہو دیدۂ دل کو بڑھائے نور مرقد کا

نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے
شگفتہ مثل گل ہو جائے غنچہ دل کے مقصد کا

دعا مانگو عقیدت سے جو احباب سب کہیں آمین
الٰہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمدؐ کا

سلامت رکھ مرے کلب علیخان بہادر کو
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمدؐ کا

زیادہ ملک ہو اسکا بڑھا اقبال و دولت کو
جہاں میں اُس سے روشن نام ہو اُسکے اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نہ کروں ملک معانی کو میں تسخیر
خامہ ہے مرا دست ید اللہ کی شمشیر

آتے جو تعلی پہ مری ہمت عالی
دشوار نہیں قلعۂ افلاک کی تسخیر

جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید
سودا نہیں مجکو جو کروں مہر کو تسخیر

سرکش مری نرمی سے کبھی بڑھ نہیں سکتی
لہر آب کی شعلے کے لیے بنتی ہے زنجیر

انصاف کی چھوٹے دم انشا نہ رعایت
پروانہ کروں میں قلم شمع سے تحریر

دل صاف زبان صاف سخن صاف ہے میرا
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل مری تقریر

طائر اوتر آتے ہیں ٹھہر جاتی ہیں لہریں
داؤد صفت ہے وہ مری لحن میں تاثیر

عکس آئینے میں میرے اشعار سے ہو گویا
لب میرے جو ہلتے ہیں تو بول اُٹھتی ہے تصویر

جا سکتے ہیں کب اڑ کے کہیں مرغ مضامیں
وابستۂ فتراک ہیں سب صورت نخچیر

شعر اپنے بیاض دل غلماں پہ جو لکھوں
دے مردمک حور سیاہی سے پئے تحریر

ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خضر رہ باطن ہے مری غفلت ظاہر
یوسف کی زیارت ہے مرے خواب کی تعبیر

جو بات مرے منھ سے نکلجائے وہی ہو
گویا ہوں زبان قلم کاتب تقدیر

قل نکلے زبان سے جو مری ہو قمِ عیسیٰ — وان جی اُٹھے مُردہ تو یہان بول اُٹھے تصویر
ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین — چلجاے اگر میری زبان صورتِ شمشیر
ہو نہین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا — سجدے کو سرِ لوح جھکا خامۂ تقدیر
سن سن کے مجھے گرم طبیعت ہوی شاعر — ذرّون نے جو پائی ہو تو خورشید سی تنویر
دیتے ہین مزہ قدر شناسان سخن کو — یہ لفظ یہ معنی جو ہین مثل شکر و شیر
کہتا ہون وہ سنتا ہون جو استاد ازل سے — ہون صورت طوطی پسِ آئینہ تقدیر
وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین — شہرہ ہے مرا انجم کے مانند جہانگیر
تھے تبنئہ خسرو مین معانی کے جو کشور — سب مین نے کیے تیغ زبان کھینچکے تسخیر
جب مصحفی و میر پے تہنیت آئے — تھوڑی سی زمین دی نہین اس ملک مین جاگیر
بیچارہ وہ ہوس کیا ہے کہونگا جو قصیدہ — ایسے تو بہت ہین مرے گلشن مین عصافیر
البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی — پر فرق ہو اتنا مین جوان طبع وہ ہین پیر
لطف سخن تازہ کہان اُنکے سخن مین — کہنہ ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر
ہر نقطے مین یان مردمک آسا ہے زنہ — سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر
سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے — قرآن مرا دل ہے تو ہے سینہ مرا تفسیر
روکین جو علائق نہ رکے میری طبیعت — پڑتی ہے بھلا پاسے نگہ مین کوئی زنجیر
میدان سخن جیت لیے مین نے ہزارون — بازو ہین قوی جھولتی ہو عرش پہ شمشیر
یہ عز و شرف اُسکی غلامی سے ہی حاصل — جو صاحبِ قبر ہے ولا جسکی ہے اکسیر
پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا — تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر
فرزند براہیم ہین وہ صاحب خانہ — حق ہے کہ ہوا کعبہ اُسی کے لیے تعمیر
جان بخش خلائق تھا اگر نطق مسیحا — جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر
محروم نہ انسان نہ زیارت سے فرشتے — تھے آپ زمین پر تو بر عرش تھی تصویر

لائے جو تصور رخ پر نور کا دل مین
خامہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر

پیوستہ وہ ابرو نہین بالای رخ صاف
مومن سی ہے مومن سحر عید بغلگیر

ابرو سے ہے حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم
رخ صورت قرآن خط شبرنگ ہے تفسیر

وحشی جو کرے دل مین خیال گل عارض
بلبل کا ترانہ ہو اسے نالۂ زنجیر

ایک لمعۂ رخسارۂ پر نور تھا وہ بھی
موسے کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر

منقوش نہین کسین شبیہ رخ والا
پردے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر

آئے وہ رخ پاک نظر خواب مین جسکو
رضوان اسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر

افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون
ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر

کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین
امید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر

(مطلع) چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر
نسرین فلک اوج فلک پر ہوئی نخچیر

کس روز وہ ظالم کو نہین دیتے ہین تعزیر
ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر

کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر
اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر

کیونکر نہون جبرئیل امین تابع فرمان
اُستاد کی خدمت سے ہے شاگرد وہ ہے توقیر

(ق) ہو لطف جو حضرت کا نہ انسان کا معالج
اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر

پانی کیطرح آگ پگھلکر ابھی بہ جائے
گرمی یہ بڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

(ق) بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم سے مطلے
باطل ہو نباتات و جمادات کی تاثیر

گل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ
دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر

اشیاے جہان سے جو کرین دفع ضرر وہ
زخمون کے لیے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر

حکم آپ کا جس دور سے ہو محتسب شرع
ہے زخم کے بھی چور کو اندیشۂ تعزیر

ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر
حاصل نہین کچھ انکو بجز خجلت و تشویر

عزا و ہبل حکم خدا سے ہون جو گویا
اصنام پرستون کی کرین آپ وہ تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزۂ معشوق — اسدرجہ ہے آوازۂ انصاف جہانگیر

دیوانہ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے — نقش گیسوئے محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہان خوف ہے پیسا — سیماب کو کشتہ نہ کرین صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم ہوا تنگ دل ظالم — پہنچے شرر سنگ سے شیشہ ہے بغلگیر

اوڑ اوڑ کے جو خس دیدۂ مرہم مین پڑی ہین — اس جرم پہ گلگیو مین ہوا ہوتی ہے تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی — جب کچھ نہ ہوا بخشدیے شبپر و شبگیر

کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر — ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرات — اٹھتے ہین سنائے سے کہین جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ تو ہے بدتر — کب طبع با غور ہے ہمطالع تطہیر

پرداز عدو بہر عدو مرگ عدو ہے — جسطرح پہ ہے مور حق مور مین شمشیر

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدو کو — طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تقدیر

جینے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن — قسم اسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر

کام آئے مخالف کی سپر خاک دم جنگ — کہاٹے پہ جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آئینہ تیغ مصفا ہے کہ جسمین — کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیے ہے وہ کلید در جنت — کفار کا بادہ ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جائے اگر بحر مین اس تیغ کا پرتو — پیدا ہوا ابھی آگ مین تیزاب کی تاثیر

کھنچ جائے یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار — زر یاب ہے جو اس تیغ کو کہیے مد تو فیر

پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ — شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون — کیونکر ہو صفت اسپ سبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ — نقاش اگر کھینچدے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھہرے کوئی سامنے اسکے سر میدان — چلنے مین یہ ہے تیر چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیر کہ مشرق سے جو مغرب کو رواں ہو — پہونچے صفت گردنہ خورشید کی تنویر
تیزی کا تصور دل مجرم مین جو گذرے — ٹھہرائے سو ناخن کی کہ نہ ٹھہرے کبھی تقصیر
تنویر جبین روشنی چہرۂ ایمان — گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر
تعریف کرے کیا یہ اسیر آپ کی شاہا — توصیف سے ہے دریا صفت کوزہ ہی تقریر
یا شیر خدا دست خدا بازوے احمد — مین بھی ہون تمہارا سگ درصوت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز — وقت پر آگئے تم عمر تمہاری ہو دراز
آئی ہر گام جو در پیش رہِ ناہموار — یہ بھی تھا ایک زمانے کا نشیب اور فراز
آبلے آ کے پڑے پانو مین ہر ایک قدم — سوزنی خار مغیلان کی رہی پا انداز
رحم اللہ کو آیا کہ تمہین بھیجدیا — شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز
اب جو حضرت کا طریقہ ہو وہی راہ مری — مقتدی کیون نہون جب آپسا ہو پیش نماز
رہنمائی سے تمہاری سر منزل پہونچون — سہل ہو جائے یہ راہ سفر دور و دراز
مہربان خضر ہوئے مجھسے کہا کون ہے تو — کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر روئے نیاز
عرض کی مینے مسافر ہون زیارت کا ہے عزم — کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز
حضرت خضر بغلگیر ہوے سنکے یہ بات — کردیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز
خندہ زیر لبی کر کے ہوئے گرم سخن — قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز
تو روان پیشتر اس دشت سے ہو چار قدم — راہ سیدھی ہے مگر ساتھ خدا بندہ نواز
اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر — نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب اور فراز
عرض کی مینے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤن کہین — گو مکان کوئی سفر مین نہین غیر قصر نماز

آپ کے ساتھ چلوں تا نہ ہے کچھ کھٹکا
خضر بولے کہ نہیں یہ نہیں فرمان خدا
تو نہ کر خوف کہ تائید خدا ہو ترے ساتھ
حسب فرمان خضر مین نے بڑھایا جو قدم
دور ہی روضہ اقدس پہ پڑا دیدہ شوق
حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک
نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہی نقاش کو فخر
در و دیوار سے اس گھر مین برستا ہو نور
باب وہ باب کہ کہتے ہین جسے باب قبول
خوشنما حلقۂ خور مردمک چشم پری
روزنون سے ابھی آنکھونکو بدل لین آہو
اسقدر شوق لب بام کا رکھتے ہین طیور
چادرین نور کی روضو مین بچھائین پر فرش
دل محمود لیے قبر سے آتا ہے یہان
جسطرح گرد سر شمع پھرین پروانے
خلد مین حور کا نظارہ اسی کو ہو حلال
آکے اس روضہ کی دیوار پہ چسپان ہوگا
جانب قبلہ ہو جسطرح رخ قبلہ نما
آئے روضے مین زیارت کو جسے ہو منظور
قلب ہو جاتی ہین اس روضہ مین ہر عشق سی ری
لحظہ لحظہ ہے کرامت سے کرامت ظاہر

خار دامن پہ مبادا ہو کوئی دست انداز
کام ہین اور بھی مجکو نہین کہنے کے وہ راز
دم مین پہونچیگا اگر شوق ہو بال پرواز
آئی اک جنبش مژگان مین نظر خاک حجاز
حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز
حبذا روضہ کہ ہے عرش جہان پا انداز
صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز
ہو روا شرع مین شب کو جو پڑھین نکی نماز
پردہ در پردہ وہ کھلے جس سحر سرا پردۂ راز
یا کوئی خاتم انگشت عروس طناز
پر یہ ڈر ہے نہ کہین مشک کی بو ہو غماز
سایۂ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی آواز
چرخ سیم و زر شمس و قمر کرکے گداز
بہر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز
کرتے ہین اُسکے حوالی مین طلا نگ پر و ناز
ملگیا اس در اقدس سے جسے حکم دراز
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز
کعبۃ اللہ کا اس در کی طرف رو ہے نیاز
کہ در آئینہ ہے روی بد و نیک پہ باز
جسطرح بوتہ زرگر مین طلا پاکے گداز
صبح تا شام ہوا کرتے ہین لاکھون اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہان
ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا
وسعت روضہ تو کیا آپ کی معراج کا حال
نورِ معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
آئے جبریل مین لائے سبک سیر براق
سر سے آنکھوں سے جو رکھا دولت قدم
مرد اسے لطف کہ معلوم نہین رسم ادب
بزم سب غالیہ سا پر کہین خوشبو نہ مشام
دائرہ وہ کہ جسے دائرہ کہنا ہے خطا
کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کی اطلاق سے دور
ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
ہوگی بے ذائقہ و شامہ حاصل سر دست
وہ سوالات و جوابات کہ جنمین وحدت
کیون نہ خورسند ہو مرغ نظر دیدۂ دل
کیا گلستان نہ اکت تھی وہ محفل کہ جہان
نئی طلعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
آپ کیا آپ کی امت بھی ہوئی آمین یک
سارے عالم مین پھری آئی گئے کتنی دور
کر یقین دیکھ ذرا شک کو نہ دی لمین جگہ
اور آیا ہے مرے دھیان مین مطلع دو بیت

توڑے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز
خسرو شرق کو بھی جسکی غلامی پہ ہے ناز
ہو مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز
مرغ مضمون کی ہے بال و پری مین آواز
طے ہوئی چشم زدن مین وہ رہ دور دراز
کبر کے سامنے یون عجز ہوا انکسار طراز
عفو ای ناز کہ معلوم نہین طرز نیاز
کب زمین عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اسمین آغاز
عود بے مجمرہ و نغمۂ بے پردۂ ساز
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کوئی دست دراز
بوے بے مادۂ عطر و مے شیشہ گداز
ایک ہو جیسے کہ آواز سے مل کر آواز
ہوا سے شاخ نشیمن جو کلہ گوشہ ناز
گوش گل کو بھی گران طائر بو کی آواز
ایک محراب و حرم ایک مصلے و نماز
عقدہ کھلجائے تو ہو رشتہ کوتاہ و دراز
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہوے باز
نہ گئی گرمی بستر اسے کہیے اعجاز
عقل رکھتا ہے تو انمین پہ نہو دست دراز
جسکے دو لخت ہین : مصرع : یہ و آوازہ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز | خوب تمثیل ہے پر قصہ محمود و ایاز
پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگار کی | حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز
اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک | سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز
راے عالی کی اجابت کا جو ضامن ہے اثر | ہے ستون کعبۂ اسلام کے ارکان نماز
بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اسکا | روے پر نور ہو جب آئینہ عکس گداز
کون ہے اس کے سوا واقف اسرار خفی | کون ہے اس کے سوا محرم خلوتگہ ناز
حکم محکم نے یہ اشیا کی بدل دی تاثیر | میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز
کعبہ رخسار و دو ابروے خمیدہ قوسین | مثل عمر خضر و نوح دو گیسوے دراز
واقف حکم شریعت ہون جو لاعقل بھی | ق | بلبلین باغ مین ہون پھر نہ کبھی نغمہ طراز
زخم چھیڑے بھی اگر نشتر مژگان کسطرح | صورت تار نگہ تار نہ دین کچھ آواز
بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو مضطرب غربت | ساز کہتے ہین طبیعت ہے ہماری ناساز
حکم اسکا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی | آئے پھر منھ کی طرف منھ سے نکلکر آواز
ذکر مین اسکے ہے قرآنکی قرات کا ثواب | سجدہ ہے اسکے در پاک کا کعبہ مین نماز
فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل | بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز
کلک قدرت نے جو لکھا ورق حسن ثنا | سبجگہ چاہیے انجام لکھا وان آغاز
ہو بھلا اس تن پر نور کا سایہ کیونکر | جسکا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز
خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر | تحفہ لے جائین ملائک نہ اگر خاک حجاز
دل عشاق سے اس نقش قدم کو آگے | حاک سے ہے نقطے کی طرح نقش حسینان حجاز
دست بدعت کی درازی سے ہے ایسی نفرت | حکم خواب مین فتنہ نہ کرے پانون دراز
ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود | آفرینندہ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جائے
خبری مین جو کھنچین تار تو ہون اور دراز

جو ریاکار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردہ پوش حقیقت ہین انھین ننگ مجاز

ورا غیار یہ ساجد ہین جو اس در کے سوا
پشت بر قبلہ پڑھا کرتے ہین کج فہم نماز

یا نبی آپ کے جانے سے سو خلد برین
کیا جہان برہم و درہم ہے در فتنہ ہے باز

خندۂ گل مین بھی ہو گریۂ شبنم کی روش
کسقدر گلشن عالم کی ہوا ہے ناساز

دیجیے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب
مثل گیسوے بتان دست ستم ہو جو دراز

زہے گردش ایام کی یہ نیرنگی
نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز

پھر وہی خوف عدالت سے ہو صحرا نہ ہو نت
گرگ کو دوستی مین ہووے سرمایۂ ناز

گرگ چھالہ ہو غزالون کو تن شیر کا پوست
آشنا ہو نہ کبوتر کے لیے چنگل باز

اور دو مطلع دلچسپ سناؤن اسجا
مثل مفتاح کشایندۂ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرداز
کار مقراض کرے سایۂ گیسوے دراز

خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز
کہ قضا ہو نہین سکتی ہے مصلے کی نماز

وقع ظلمت ہے ہمانتک کہ ہو محمود کو خوف
کہین جاتی نہ رہے ظلمت گیسوے ایاز

ایک ایک معجزہ اور انکو خدا نے بخشا
دہ دیے اور دیے اسکو ہزارون اعجاز

جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سے ہوے سیر
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے دراز

کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی
سنگریزون نے سر دست سنائی آواز

تیغ انگشت مبارک سے ہوا ماہ دو نیم
کسپر اظہار نہین شق قمر کا اعجاز

طفل دہ مردہ جو تھے زندہ ہوے اٹھ بیٹھے
قسم ہوئی جب دہن تنگ سے نکلی آواز

چاہ بے آب مین فوارہ ہوے چشمے جاری
عندالمعجزہ آب دہن شاہ حجاز

ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز
کسنے دیکھا نہ تماشا ہے بہانہ اعجاز

کس فرشتے نے نہ تعلیم سے حصہ پایا — کس پیمبر کے نہ حامی ہوئے سلطان حجاز
نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کشی — ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز
یاد مولا مین نہ معلوم ہوا صدمہ درد — گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز
چاہ زندان مین وہ یوسف کی کبھی تھے ہمراز — بطن ماہی مین وہ یونسؑ کو کبھی تھے دمساز
غرق ہونے سے بچی کشتی طوفان نوح — جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز
کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالائے شجر — لن ترانی کی جو موسی نے سنی تھی آواز
خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسی پہونچے — فیض حضرت سے ملا انکو یہ اوج تگ و تاز
سجدہ آدم کو نہ کسطرح سے فرشتے کرتے — صاحب مین انکے تھا نور شہ کونین نواز
یا نبی آپ کی تعریف کہاں ممکن ہے — بحر آیا ہے سبو مین یہ ہے کسمین اعجاز
عرض کرتا ہے یہ اب عظمت جان کہ یا آپ سے — مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز
بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بے رحم — آفتین لاکھ ہین مین ایک فلک فتنہ طراز
سوزش غم نے دیئے ہین یہ مجھے داغ پہ داغ — شمع کیطرح ہوا ہون ہمہ تن سوز و گداز
گریم افغان وہ مرا دل ہے کہ جس باغ مین ہے — نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن سے لے آواز
پانی پانی ہے مرے موج مژہ کے آگے — موج دریا کی طرح زلف عروسان طراز
داغ سودا جو سویدا کیطرح ہے دل مین — مردم دیدۂ محمود ہے ہر حال ایاز
ایک مین کیا کہ زمانے مین ہے غم کو ہے کیا — جو ہے جور و ستم چرخ سے ہے شکوہ طراز
بہتے ہین روز ولادت کیطرح زرع مین اشک — الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز
دیر لوٹے ہے مرے بخت کو کوتاہی مین — جسطرح دست خدا رزق رسانی مین دراز
آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہون حل — سر سے ٹلجائے بلائے فلک شعبدہ باز
ایک مدت سے ہوس ہے کہ زیارت ہو نصیب — سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز
اب ذرا درد جدائی کی نہین تاب مجھے — آتش شوق مرے سینے مین ہے صبر گداز

بیٹھتا ہون سر رہ روز اس امید پہ مین
کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوے حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اُسکے بصد شوق ادب
سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف
میرے طالع کی قسم کھائین جو ہین واقف راز

سرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھون مین لگے
صاف مانند نگہ ہوتی ہی جس سے آواز

آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل
جلوہ گر شاہد معنے ہون کھلے پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہے ادب
ختم اس بات پہ ہے بس سخن اے بندہ نواز

گرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا
کیجیے اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہے یہ قصیدہ جو پہونچ جاے وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سے ہو کسطرح یہ دل مانوس
کہ چار دن کی یہ جہان ہر مثل شہر عروس

کسیکے سر پہ جو پھرتا ہی چتر بیاہ کے روز
مین جانتا ہون یہ ہر رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے امید ہے رہ گزر ہے
یہ عمر راہ ہوا مین ہر شمع بے فانوس

زوال نعمت ایوان کی دیرہی ہی خبر
عبث عبث نہین ملتی نگین کف افسوس

الٹ کے دیدۂ اعمی ہی ساغر جمشید
پلٹ کے جام گدائی ہی تاج کیکاؤس

بڑھے جو سن تو گھٹے اور مثل شعلۂ شمع
اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس

نہین ہی تنگی بزم جہان سے جاے ادب
کہ جسم شمع سے چھپا ن ہو جائے فانوس

ہوا ہے دامن صحراے مدعا خشک
زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہے لیکن ہی بے تمیز حکیم
نہین غبی کو صحیح و مریض تک محسوس

اگر جناب کو درکار ہو علاج ورم
کرے طلا تن ماہی پہ دل کے نغز فلوس

مقام اسکا ہو کابل کی کوٹھری تجویز
کوئی مریض کرے گر شکایت کابوس

دواے تعلق ساعت نہی بتاتا ہے
دوا ہے تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد
غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ
شناخت ایسی کہے زرد چوب کو ہلدی کر
نمائے مسئلہ طب مین چوک کر جاہل
اُنکی زبان ہے نئے ہین لغت نئے معنے
حکیم کیا ہے بلا ہے غضب ہے آفت ہے
کسی کی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار
کہان سخن کوئی شیرین بجز ترش روئی
فنا ہے ہاتھ سے اُسکی کھلی ہوئی ہے یہ بات
دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا
جو جیب کے قافلہ راہی ہو شہر تو کسی کو کوئی
کسیکو تخت عروسی ہے تختہ تابوت
ہوے ہین دین سے بیگانے ایسے دنیادار
بٹھائے طفل کو زنجیر طلا آہستہ کے
شریف خوار ہون دور ہے کمینون کا
گمان ہے زاغ کو مین ہونگا بلبل شیراز
بھوجنگے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ چش
زمانہ واغ اسی گرم کرگیا آہن تیغ
دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان
ہمیشہ خاص جسد ایا تمال ظلم رہے

کہ گوشوارہ بے گوش چاہیے افسوس
دکھائے نبض جو کوئی ملے کف افسوس
یہ وہ غذا ہے نہین جسکو حاجت کیموس
مقام شک نہین اصلا یہی ہے اصل السوس
کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس
سوائے رنج کے کچھ راحت مطلب قاموس
بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس
جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس
مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہے عبوس
کہ حضرت ملک الموت کا ہے یہ جاسوس
ہزارون چاک کیے اپنے پردہ ناموس
کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس
کہین ہے عقد کی شب ہو کوئی تازہ عروس
جہاد راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس
اسی بہانے سے بے جرم ہو کوئی محبوس
کہ شمس ذرہ ہے سمجھے ہین مثل شمس شموس
زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس
بنا ہے شاہ جہان تاج رکھکے سر پہ خروس
طلب کرے کوئی زخمی اگر بہ طامس
ابل نکے دام سے نکلا ہے پھنسکے جالینوس
عیان ہے قصہ اصحاب کہف و دقیانوس

کھچا ہے ذکر یا پہ ارہ بیداد
وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم سے جسکے پر
خلیل کو کفرہ نے جو آگ مین پھینکا
علے الخصوص شہید ونکا بادشاہ حسین
چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسول
اسی کے بزم کا ہے آفتاب ایک چراغ
کتاب مین جو لگا ئین وہ کحل خاک قدم
جو مان سے کی سحر عید بہشت لڑکپن مین
پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر
ہمیشہ خواب مین کی آکے مہد جنبانی
وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیاے سلف
ہوے یہ جور و ستم اسپہ دست امت سے
جہان مین سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہین
نبی کے بعد زمانے نے کی عجب گردش
یہ فکر قتل نبی زادہ تھی کہ یثرب تک
چلے مدینے سے وارد ہوے جو غربت مین
یہ کربلا مین ہوا جمع شام کا لشکر
دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے
سرو نیہ خود کہ قندیل باب تجانہ
عیان ہوتی شب عاشور جب محرم کی
رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز

الم سے برگ شجر تک ہوی کف افسوس
کہ زیست سے ہوے الیاس خضر تک مایوس
اسی الم سے ہر کعبے کا ماتمی ملبوس
کہ تخت عرش ہو جسکے لیے مقام جلوس
امام سجدہ خاصان ایزد قدوس
اسی کے باغ کا ہے آسمان اک طاؤس
عجب نہین جو ہون معنے کلام مین محسوس
خدا نے بھیجد یا خود بہشت سے ملبوس
اس افتخار سے واقف نہین ہر دم کہ رس
یہ جبرئیل تھے سبط رسول سے مانوس
وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس
کہ جنکو جنکے تحیر مین ہین یہود و مجوس
کہ لا بقا ہو جو اقبال کو کرین معکوس
کہ ملک شام مین ٹھہرا یزید پر راس رؤس
لگے ہوئے تھے برابر ہزار ہا جاسوس
مع عزیز مع اقربا مع ناموس
فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس
ہوئی زمین کے سوتونکو علت کابوس
زرہ بدن پہ لعینونکے خندق سا لوس
در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس
ہوے سلام کو حاضر وہ سب ہوے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو
وہ کون حضرت عباس جنسے تھو مانوس

ادھر یہ حامی دین اسطرف وہ بانی کفر
یہان اذان ہوئی بجنے لگے ادھر ناقوس

سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا
گئی سپہر برین تک صدای طبلک و کوس

ادھر بھی شوق مین آمادہ جہاد ہوے
بدل بدلکے شہیدان راہ حق ملبوس

اگرچہ جن و ملک انبیا ہوے حاضر
کہ ہم شریک ہین وقعت وغا نہو مایوس

مگر قبول نہ کی آپ نے کسی کی مدد
کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد و قدوس

قلیل فوج جو لیکر چڑھے لڑائی پہ
نشان جرات اہل ستم ہوے منکوس

ہزارون قتل کیے ایک ایک نے لڑکر
کفن ہوے تن اعدا پہ جامہ سالوس

سوار خاک پہ گھوڑے گرے سوار ونہ
ہوا معاملہ جنگ اشقیا معکوس

مگرچہ لاکھ کہان اور کہان بہتر تن
دلونمین شوق شہادت قضا سے جانوس

کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے منہ پر
نہو نہ پائی جو اسروز بھیڑ مین پابوس

خیال سبط نبی بھی کیا نہ امت نے
سمجھ کہان کہ ستارے تھے بخت کے منحوس

غضب کیا کہ بھرے ایسے خون پاک سے ہاتھ
کہ جنکے ملتے ہین جن و ملک کف افسوس

کمال ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر
کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس

گرے زمین پہ حضرت کہ رو ہو خاک پہ عرش
بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس

پڑے وہ نشے لاشہ اقدس پہ سایہ افگن تھے
ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس

پھر اسکے بعد سے لٹے خیمہ امام غریب
اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس

تمام گھر کو سپاہ عدو نے لوٹ لیا
چھپے نہ پیرہن نو نہ جامۂ بدروس

کسی نے بیوہ قاسم پہ بھی نہ رحم کیا
رداکو لیکے کیا اسکو شمع بے فانوس

دلھن کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے
کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمین یہ گنج عروس

خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا
غضب ہے خانۂ زندان ہمین ہون وہی محبوس

جو پائین اپنے محبون کو میوۂ جنت — اُنھین کو حیف ملے آب گرم نان سبوس
غرضکہ خاک اوڑائی نہ میٹے ماتم مین — فلک ہوا ہمہ تن داغ صورت طاؤس
جو اہل دین ہین کوئی انکی قدر گھٹتی ہے — ورق اُلٹنے سے ہوتا نہین ہے خط معکوس
امیر خالق عالم سے اب یہ مانگ دعا — کہ بہر شاہ نجف شاہ کربلا شہ طوس

رواج دین محمد ہو اہل دین رہین شاد
رہائی پائین جو زندان غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لاتی ہے کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول — دکھلا رہے ہین باغ جنان کی بہار پھول
کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد — ہر رنگ مین ہین صنعت پروردگار پھول
انجم سے ہون چمک مین سوا کچھ عجب نہین — پھینکین سپہر پر کلہ افتخار پھول
پائے جو اون اسپہ کرے زر گر فلک — سیم و طلائے شمس و قمر کے نثار پھول
آراستہ چمن مین ہے کیا لشکر بہار — کتنے پیادہ پا لگے ہین کتنے سوار پھول
بخشی خدا نے جوش صفا سو وہ زرق برق — ایک ایک ملک حسن مین ہے تاجدار پھول
سیمین تنان چرخ جو جا ہین معاوضہ — بدلین کبھی نہ بھیس ہین زرنگار پھول
وہ نقشہ ورکہ شید وقت ہین — شبنم کو جانتے ہین مے خوشگوار پھول
توڑے سے زر کے کم نہین ہوتا کہین کہین — اہمین درم ہزار تو اُس مین ہزار پھول
نیرنگ حسن و عشق سے خالی نہین ہے باغ — مجنون ہی بید لیلی محمل سوار پھول
صیاد کی طرح جو بنا ہے گونکا جال — کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول
قدرت خدا کی ہمہ تن گوش سے ہون — ناواقف صدائے فغان ہزار پھول
چھوڑین شگوفے آپ ہی بلبل کے سامنے — پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بااختیار پھول
عالم کو کر لیا ہے احاطہ بہار نے — پھیلے ہین کاشمیر سے تا بنزار پھول

کثرت ہے اسقدر کہ سبھی باغبان ہوا
دیتا ہے مفت اہل تماشا کو ہار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لے جاتی ہے اوڑا کے نسیم بہار پھول

گلیو نمین کوچہ کوچے مین پھولا م کا ہے فرش
اسدرجہ بچھ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ دام مین
جتنا باغ ہون نہ اور کہین زینہار پھول

مس کے خریدنے کو جو مانگ کوئی کہے
لے آئین مول مردم خدمتگذار پھول

آیا ہے ہاتھ خوب بہانہ بہار کا
بے خوف پی رہا ہے ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانہ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاو میش مین پھولے ہزار پھول

پہونچے جو باغ مین نظر آئی عجیب سیر
لیتے ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جمائی ہوئی ہین صف
باندھے ہوئی کھڑے ہین وش پر قطار پھول

پوچھی خبر جو مینے تو کہنے لگی نسیم
اسکا ہے انتظار ہین جسپر نثار پھول

وہ لالہ روکہ جس سے رہائی کی ہو بہار
جسکے عرق سے ایسے ہوئی عطر بار پھول

دیکھا نہین ہے بسکہ کبھی وہ نسیم دو پاک
بلبل کی طرح انمین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہو کہ درد جدائی سے ہو کو تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئے نظر جو چہرہ مولا تو عید ہو
پھولونسے صحن باغ مین ہون ہمکنار پھول

آیا ہے اور مطلع رنگین خیال مین
جسپر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اس آفتاب رخسے اگر ہون دو چار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین ہین لیے ہوئے پھر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اسکی ہوا ی لطف
پھر بلبلونسے دلمین نہ رکھین غبار پھول

اللہ رے لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوئے ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچے جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی مے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھپائے جو رعب شہ تو یہ ہین شکل خار خشک
پنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول

دستار پہ اگر وہ گل کفش طرہ ہو
خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول

دولت ملی یہ اسکی بدولت کہ باغ مین
رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول

اللہ نے دیا ہے یہ اسکو جمال پاک
سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پیر نثار پھول

کمیتا ہین آسکے خلعت خوبی کے چار قب
طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول

واللہ کیا وہین ہے کہ باتین ہین معجزہ
ہوتے ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول

وہ مہرہ وہ دہن کہ فدا جنپہ غنچے
ستر ہزار غنچے بہتر ہزار پھول

فردوس مین کیا شب معراج جب گذر
لایا لگا کے ڈالی مین رضوان ہار پھول

یارون نے اسکی بوسے معطر کیے مشام
رخصت کو وقت پائے تھے جو عطر بار پھول

ست کا بوجھ پشت پہ اپنے اٹھالیا
طاقت کی بات تھی کہ ہوا کو ہسار پھول

یہ فیض تھا اسی کا کہ حق خلیل مین
انگر ہوے تمام دم اضطرار پھول

ونے یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین
تپے لگے ہزار پھل آئے ہزار پھول

اللہ رے رعب کچھ نہ ابوجہل کی چلی
کافر کے ہاتھ پاؤن گئے مشک دار پھول

ہے دشمنو نکے حق مین چمن مرغزار زار
کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول

رنگ بہار انکو جلائے برنگ نار
تاثیر مین ہون اختر دنبالہ دار پھول

بھاگین چمن سے صورت ابلیس بد نصیب
مثل شہاب چھوٹ کے پھینکین انار پھول

پاتے ہین خونمین ڈوبکے دشمن لباس سرخ
زخمون کے بانٹتی ہو دم شمشیر دار پھول

یا شاہ دین ہین تیری عنایت سے فیضیاب
بٹتے ہین رونق چمن روزگار پھول

امت پہ وقت باغ شفاعت ہے آپکا
مجھ کو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول

وقت دعا ہے ہاتھ دعا کو اٹھا امیر
جب تک کھلین چمن مین شمار خسار پھول

غنچے کیطرح آپ کے دشمن گرفتہ دل
خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

مژدہ اے امت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اسکا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کان رحمت سے ہوا یاقوت لب انکا ظہور
قلزم توحید سے دُرِ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائین گے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبرئیل امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی
باعث ایجاد افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی مشکل نجات
دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشواے اولیا و مقتدا اے انبیا
رہنماے اولین و آخرین پیدا ہوا

یاور ایوب و یونس ہمدم یعقوب و نوح
دستگیر عیسیٰ گردون نشین پیدا ہوا

رائج جسکم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہاے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدانِ رزم
لشکر آرا صاحبِ تاج و نگین پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اٹھیں جو ہیں محفل نشین
نائبِ خاصِ خدا سے ماوطین پیدا ہوا

لالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوبِ خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمد نے شرف حق کے بدولت پایا
شافع حشر ہوئے تاجِ شفاعت پایا

میہمان جب شب معراج ہوئی دعوت مین
چشمہ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا

جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین جتنے
لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اورکا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا
انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا

داغ سینے مین جو حضرت کی محبت کا پڑا
ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب فرقت پایا

خواب مین گیسوئے حضرت نظر آیا جس رات
سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا

عمر بھر دھیان جو اُسکے لب شیرین کا رہا
نزع کے وقت بھی ہمنے وہی شربت پایا

روضۂ پاک بدل دیگئی پوشش جس سال
حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا

ق

کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم
بخت یاور ہوئے سرکار سے خلعت پایا

حسن یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضائے کلیم
جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعتِ مولا مین کہو شعر نئے تو نے امیر
واہ کیا صلِّ علیٰ حسنِ طبیعت پایا

بالائے آسمان کہ سر لامکان نہ تھا
احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نہ تھا

پڑتی دل عدو پہ نہ کیونکر سنان رشک
اس نوک کا مجاز مین کوئی جوان نہ تھا

معراج کے سفر مین ملائک تھے رہ سے چپ
افسوس مین غبار پس کاروان نہ تھا

تھا لامکان وہ طور نہ تھا حضرت کلیم
انسان کیا ملک کا بھی کو سون نشان نہ تھا

ڈر تھا نہ روز عرض دلاول کرمی کمی
کچھ اور اضطراب دمِ امتحان نہ تھا

روضۂ پاک کی بدلی گئی پوشش

جاری تھی کیا کہ خوانِ شفاعت تھا میرے ہاتھ
گھر کا غلام تھا میں کوئی میہمان نہ تھا

فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکن حجاز
کیا اس زمین کا تختہ تہ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ الفت حضرت میں جان دی
ان داموں اے امیرؔ یہ سودا گران نہ تھا

مومن کو عشق سرورِ عالی صفات کا
طوفانِ حشر میں ہے سفینہ نجات کا

مظہر مصطفےٰ کہ آئینہ ذات حق تھے آپ
بندہ کہاں ہے کوئی خدا کی صفات کا

ہوتا جو ابرِ فیض نہ حضرت کا آبیار
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا

حضرتؐ کی ذات ہے سبب رونق جہان
دولہا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

آوازہ دین حق کا کیا کس قدر بلند
سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا

حضرت کو لطف خاص ز کی انکی رہبری
چشمہ ملا جو خضر کو آبِ حیات کا

شیریں ہے مے محبت حضرت سے کس قدر
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

نغمہ جو مدحت شہ امی لقب کرے
ایسی زبان قلم کی نہ یہ منھ دوات کا

میخانۂ ولائے رخ و زلف شاہ میں
وہ مست ہوں کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا

کی لامکاں میں حق نے یہ حضرت سے گفتگو
جب تک نہ ہم زبان ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوئے جو قتل شہ کربلا امیرؔ
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمران جو ہے وہ ہے فقیر باب انکا
کون آزاد نہیں بندۂ احسان ان کا

سیر ہے نعمت کونین سے مہمان انکا
یا رب آباد رہے خانۂ احسان انکا

لے چلے بخشش امت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میدان انکا

سرنگوں پیش گریبان ہے جو چوگان فلک
گوے سبقت ہے عجب گوئے گریبان انکا

تحفہ سمجھیں جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہیں موسیٔ عمران انکا

کسطرح گر کے کنوئین مین نکل آتے یوسف
ہاتھ آتا نہ اگر گوشۂ داماں انکا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحون سے جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن انکا

خلد مین مجرم الفت بھی پہونچ جائینگے
تھام کر سلسلۂ گیسوے پیچان انکا

حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام
کوثر انکا ہے بہشت انکا ہی رضوان انکا

کسکی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان انکا

بادشاہون کو کیا فقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا انکو تھا نگہبان انکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہے ہمارا
ابروے نبی قبلۂ ایمان ہے ہمارا

وہ مور ہین ہر چند کہ ہین مور سے کمتر
سر تاج سلیمان کا سلیمان ہے ہمارا

ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہے ہمارا

بلبل وہ ہین کہتے ہین شرف روح قدس کا
جنت جسے کہتے ہین گلستان ہے ہمارا

دیوانے ہین اس گل کے جو ہی مالک جنت
فردوس کا در چاک گریبان ہے ہمارا

پروانے ہین اس شمع کے جو نور خدا ہی
جشن شب معراج شبستان ہے ہمارا

حضرت کی شفاعت سے گناہونکا نہین خوف
جو کام ہے دشوار وہ آسان ہے ہمارا

معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک
اک حرف غلط نامۂ عصیان ہے ہمارا

بخشا ہے امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہے ہمارا

آستان شہ لولاک پہ ہے سر اپنا
واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا

قسمت اپنی ہے رسا بخت ہی یاور اپنا
فخر ہے سارے رسولون کا پیمبر اپنا

خوف عصیان ہی کسے وحشت محشر کیا ہی
ہے جو محبوب خدا شافع محشر اپنا

ہین وہ تصویر کہ ہو الفت حضرت روغن
تیغ وہ ہے کہ ولا شہ کی ہے جوہر اپنا

سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرۂ صاف
آئینہ ہمکو دکھائے وہ سکندر اپنا

میکدۂ عشق ہے الفت حضرت ہے بہشت
یہی شیشہ ہے یہی خم یہی ساغر اپنا

عاشقون کے جو گیے نام قلم سے مرقوم
نام صد شکر کہ لکھا سر دفتر اپنا

نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو
یہی جوشن ہے دعا مین یہی مغفر اپنا

دولت الفت حضرت ہے ہماری دولت
گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا

ٹھہرے موت کہ حضرت نے بلایا ہے ہمین
پہونچین یثرب مین تو وعدہ ہو برابر اپنا

ق

شوق یثرب ہے یہانتک کہین لگتا نہین جی
ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا

وہین مارسے کم روزن دیوار نہین
کہاے کہتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا

پیاس کا غم رہ یثرب مین اٹھایا ہے بہت
خیمہ جنت مین گڑے گا لب کوثر اپنا

داغ دلمین ہے جو حضرت کی ولا کا روشن
ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہے امیر
غرق دریا ہوئے دامن نہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکے در دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا

اسی پر دیکھین حسرت گرد پھرتی تھی ہما باقی
کہ مہر و ماہ خاک سے بنا حظیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہے تماشا تحت نازل کیا یا عارض مین
ثمرہ سے گرتے آگے پھول بنجاتا ہے جنت کا

تڑپتی ہے جو تجلی جلوہ گاہ طور مین اب تک
کبھی پرتو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا

نرکھ محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

تشکک کیون یہ کہتے ہین ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہے جوش عصیان کا ادھر ہے جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اس ادا سے جان دیتا ہے
قضا منہ دیکھنے لگتی ہے مشتاق شہادت کا

کہیگی حشر مین مراحت مسلسل آپ کی بڑھکر
کہ مین ہون سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا

-

کوئی جائے گا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینہ کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

ترے جلوے کی حسرت رہ گئی مشتاق کو پھر بھی — نقاب الٹی تو پردہ پڑ گیا آنکھوں پہ حیرت کا

امیر بے نوا کیا غم اگر تیرا نہیں کوئی
بھروسا بیکسی میں ہے تجھے اسکی حمایت کا

شرف وہ ہو گر ہے جو نام روشن جد امجد کا
کھنچا ایسا ہی نقشہ سراپا ے محمد کا
تبسم کیجیے غش آئے دانتوں کی تجلی سے
ہوا ہے محو حسن پاک اے محبوب یزدانی
اتر کر عرش سے بیٹھے ہیں نورانی قدسی
پھرین جب پتلیاں آنکھوں کی شوق زیارت میں
نہیں ہو جیہ حسن یوسفی کی دھوم عالم میں
شب معراج حوروں نے بچھائیں سقف آنگن میں
ہوا نان چمن باہر ہوئے جاتے ہیں جامہ سے
الٰہی لے چلے شوق زیارت جب مدینے کو
مدینے میں نہ کیونکر لہلہاوے سبزۂ جنت
ہجوم خلق آتا ہے سبب ہو میں نما نونگا
سیہ کاران امت کے سروں پر ہو گیا سایا

الف احمد کا میم احمد کا دال احمد میں احمد کا
کہ نقاش ازل نے آپ سایہ رکھ لیا قد کا
یہی ہو در د قفس پر حرم شوق بے حد کا
کہ تجھ پر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا
دبایا سنگ دیں نے تیرے پہلو سنگ اسود کا
کہ پھر جائے نظر میں گرد پھرنا تیرے مرقد کا
کہ سایہ چھپ گیا اس پر دہن آیا تھا محمد کا
کہ سبزہ ترکستان ہو گیا چرخ زبرجد کا
جتایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا
خضر ہو جائے بڑھکر وہ نوا عشق محمد کا
خضر چھڑ کا کرتے پھرتے ہیں آب زمرد کا
قیامت نے بھی کچھ پرواز اڑایا ہے ترے قد کا
گیا محشر میں سودائی جو گیسوے محمد کا

امیر اس وضع پہ پہونچوں تو استغنا ہی در میں ہوں
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

میں طفلی سے ہوں عاشق اسم پر خندار احمد کا
تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائیں لے
ترے روضے میں جو نیچے سے نیچی جھاڑ لٹکا ہے

کمان حسن کا ناوک الف ہے میرے ابجد کا
دل صد چاک شانہ نکلے گیسوے محمد کا
فلک اس جھاڑ میں ہے ایک آویزہ زمرد کا

مدینے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے — شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا

نگاہ چشم ہر بسمل اشارو نمین سکھاتی ہے — طواف آنکھونسی کرنا مرتے دم تک تیری مرقد کا

درِ فردوس پر محشر مین رضوان یون پکاریگا — بڑھے جس جسکے دلمین داغ ہو عشق محمد کا

قدم سے کیا ہے تیز اپنی سواری جانب مکان — نہ پہونچا ساتھ آخر رہ گیا سایہ دہن قد کا

کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا — شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا

سیہ کاران امت اب سب کڑیان اٹھا لینگے — الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے محمد کا

مزاج اس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہے — کبھی کیا بیٹھے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا

اٹھائے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی — جدھر دیکھون نظر آتے مجھے جلوہ محمد کا

سپر ہوتا سیہ کارونکی حق مین مہر محشر سے — اٹھا رکھا گیا محشر پہ سایہ آپ کے قد کا

امیر بے نشان کا نقش جب بٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

سورۂ والشمس صفت روی فخر انبیا — آیۂ واللیل ہے گیسوے فخر انبیا

قبلۂ ایمان ہے ابروی فخر انبیا — ہون اسیر حلقۂ گیسوے فخر انبیا

پنجہ پر زور مین تھی طاقت دست خدا — قدرت حق قوت بازوے فخر انبیا

دیدۂ یعقوب روشن ہوگئے اسوجہ سے — جامۂ یوسف مین پائی بوے فخر انبیا

کیون نہو مقبول درگاہ خدا میری نماز — سامنے ہے کعبۂ ابروے فخر انبیا

کیا حقیقت میرے دلکی طائر سدرہ بھی ہے — قمری سرو قد دلجوے فخر انبیا

دونون عالم کی ہے آبادی فقط اسوجہ سے — ہین یہ زیر سایۂ گیسوے فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ پہ پہلوے فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمد کا — ورد ہے صبح و شام احمد کا

قاب قوسین جس کو کہتے ہیں ہ / ہے وہ ادنے مقام احمدؐ کا
مُردے ہوتے ہیں زندہ باتو مین / معجزہ تھا کلام احمدؐ کا
کرلیا قبضہ حوض کوثر پر / پی لیا جس نے جام احمدؐ کا
جس جگہ عام خاص ہوتے ہیں / ہے وہ دربار عام احمدؐ کا
زندہ جب تک رہو خدا سے رہا / روزنامہ پیام احمدؐ کا
خاک یثرب ہے مرتبہ مین حرم / واہ رے احترام احمدؐ کا
وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلالؓ / ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا

خوف محشر امیر کیا مجکو
ہے وہاں اہتمام احمدؐ کا

آنکھیں ہین اپنی طالب دیدار مصطفےؐ / گوش آشنائے لذت گفتار مصطفےؐ
ہے مہر پرتو گل گلزار مصطفےؐ / ماہ دو ہفتہ لالہ کہسار مصطفےؐ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےؐ / خود صانع ازل ہے خریدار مصطفےؐ
مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے / آئے نظر جو گیسو خمدار مصطفےؐ
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا / کیا گرم ہے مدینے مین بازار مصطفےؐ
گھٹتی نہین ہزار گھٹاتے ہین اہل کفر / ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفےؐ
کیا کیا دکھائے جوہر مردی جہاد مین / نصرت خدا ہے جرات انصار مصطفےؐ
دیکھی تھی طور پہ جو تجلی کلیم نے / وہ بھی تھا ایک پرتو رخسار مصطفےؐ
مرا اثر ہوا جو آپ کا وہ جنتی ہوا / جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفےؐ
حاصل ہے خوان نعمت دین کا اسی مزا / جو لذت آشنا ہے نمکخوار مصطفےؐ

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفےؐ +

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صل علیٰ — زبان غیب سے آئی ندا کہ صل علیٰ

کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن — ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صل علیٰ

رہیگی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر — چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صل علیٰ

وہ ورد پڑھتے تھے قدسی جو کہتے تھے وہ رخ — لب آپ کے تھے وہ معجز نما کہ صل علیٰ

جبین وہ لوح کہ جسمین نقوش حرمت حق — جمال پاک وہ نور خدا کہ صل علیٰ

دہن وہ چشمہ شیرین اگر نظر آئے — کہے یہ چشمۂ آب بقا کہ صل علیٰ

عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم — عجیب خضر عجیب رہنما کہ صل علیٰ

لگاتے آنکھوں میں جو خال عیب از نظر — وہ سرمہ آپ کی تھی خاک پا کہ صل علیٰ

پڑی جو ضرب تو جوز صفت فلک ہو دو نیم — وہ دست باز و تیغ آزما کہ صل علیٰ

زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول — وہ مستجاب تھی ان کی دعا کہ صل علیٰ

شگفتہ کیوں نہ ہوں زائرونکے غنچۂ دل — مدینے کی ہے وہ آب و ہوا کہ صل علیٰ

یہی کہے کوئی رضوان سے اگر پوچھے — وہ روضہ ہے چمن دلکشا کہ صل علیٰ

ورق جنان قلم اپنا بحر غیرت ہو بلے
لکھی امیر وہ مدح و ثنا کہ صل علیٰ

ابتدا و انتہائے مصطفیٰ — جانتا ہے بس خدائے مصطفیٰ

خاک پا اسکی ہے جنت کا عبیر — وسمہ جو ہے خاکپائے مصطفیٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان — سب ہوئے پیدا برائے مصطفیٰ

ماسوائے حق جو ہین فانی ہین سب — حق کہان ہین ماسوائے مصطفیٰ

لامکان مین ہمنشین حق ہوئے — کسقدر برتر ہے جائے مصطفیٰ

مصطفیٰ ہین خلق کے حاجت روا — ہے خدا حاجت روائے مصطفیٰ

اولیا سارے فدائے انبیا — انبیا ہین سب فدائے مصطفیٰ

حشر میں گھیرے گئے کیا مجھکو گناہ	جلد ہے جسوقت آئے مصطفےٰ
محشر سے شاہی سو طلب کچھ نہیں	میں ہوں راضی جو رضای مصطفےٰ
مشکلیں کیا نزع میں آسان ہوئیں	وقت پر تشریف لائے مصطفےٰ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا	نترانی تھی صدا سے مصطفےٰ
زبان حضرت جان تن حضرت کا تن	دست پا ہیں دست و پای مصطفےٰ
اولیا و انبیا محشر کے دن	سب کرینگے اقتدای مصطفےٰ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
دل میں والی ہے وہ اے مصطفےٰ

حشر کے دن رتبہ والای سرور دیکھنا	زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیب منبر انبیا و اولیا و اتقیا	جلوہ فرما ہونگے وہ بالای منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن	مجمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتی بخشے ہیں سب کو بخشوا لینگے نبی	ملتجی ہونگے انھیں سے سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار	موجزن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیاں بھیجے گا انکو نار و جنت کی خدا	انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملائک کیطرف دیکھینگے آپ	دست تسلیم آنکے اٹھیں گے برابر دیکھنا
پھر زہے آئینہ برق تجلے روبرو	دست قدرت شانہ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلیں گے جسگھڑی بہر شفاعت آپکے	ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمال امت سادہ ہو جائینگے سب	ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب	آپکے قبضے میں ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنوں کی ہے خرابی دوستوں کی ہے نجات	خاتمہ اسپر شرف اللہ اکبر دیکھنا
حضرت والا میں حاضر ہوگا جب اسدن امیر	چشم رحمت سے اٹھائے گل کو داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہ دانا غیب کا — قبضۂ قدرت مین تھا اُنکے خزانہ غیب کا

راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے — ہر قدم پیش نظر تھا آستانہ غیب کا

واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف — بازوے قدرت سے تھا پیوند شانہ غیب کا

نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور — بن گیا کیا نخل ہو کر سبز دانا غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانہ غیب کا

قطرہ کے منھ سے نام جو اُنکا نکل گیا — بادل سے گر کے روے ہوا پر سنبھل گیا

لکھا جو وصف گیسوی پیچان مصطفٰے — کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا

حضرت نے جسکے حق مین کیا جو وہی ہوا — کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

چمکا جمال پاک کا جلوہ جو شکل برق — حشر مین گناہ امت عاصی کا جل گیا

کیسی بلا جو مین نے لیا نام آپ کا — آیا بہا تو بھی مرے آگے تو ٹل گیا

بے آب جاہ حکم نبی سے ہوا پر آب — ایسا درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف بای موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب — کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب

جتنے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح — آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب

فیض سے آپ کے رتبہ یہ زمین کا تھا بلند — عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب

وہ وہ سطر فراز کہ کہتے ہین جسے روح القدس — آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

دہ اٹھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی — غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتون کو خوشی حورین مست — غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عیاں اس بات کی تھی سبکو کہ پورا ہوا وہ
حق تعالیٰ سے جو وعدہ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایماں کی ضیا فرش سے تھی تا سر عرش
بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ در کاشانہ قرب
ہر طرف پردہ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزد غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی بزم دورنگی سے وہ خلوت گاہ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع در پرتو میں نور الٰہی تھا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق جب ملک عرب میں ہو وہ سلطان عرب
ہفت کشور ہوں نہ کیوں تابع فرمان عرب

آپ کو فیض قدم سے یہ بڑھی شان عرب
ہو گیا سارا عجم ذرۂ میدان عرب

عادل اس شان کا پیدا نہوا تھا جبتک
کبھی شاہیں سے نہ واقف تھی نہ میزان عرب

غارت موج ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جب سے نگہبان عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور
ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جان عرب

ایک بھی چل نہ سکی ان سے گئے سب لوٹ
پہلوانان عجم ہوں کہ دلیران عرب

فیض حضرت سے یہ بوئے گل ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگ گلستان عرب

رشتے ہے برگشتہ اس احسان پہ حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردم نادان عرب

ردیف تائے فوقانی

کیا سناتے ہیں یہ واعظ ہمیں جنت جنت
اپنے نزدیک تو ہے روضۂ حضرت جنت

ہوں گنہگار بہت پر ہے یہ امید مجھے
ہاتھ آ جائے گی حضرت کی بدولت جنت

روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہیں
دے گا اللہ ہمیں روز قیامت جنت

حورین فردوس سے ہمراہ ملائک آئین
فیض حضرت سے ہوا گوشہ تربت جنت

عشق کامل ہے جنھین آپ سے ہے اُنکے لیے
آپ کا ہجر جہیم آپ کی وصلت جنت

دولت قرب خدا چاہتے ہین پیر و شاہ
زاہد عیش طلب کو ہے غنیمت جنت

زائر شاہ جو ہو قرب خدا حاصل ہے
یہ وہ طاعت ہے کہ جسکی نہین اجرت جنت

خواب مین صورت حضرت جو نظر آجائے
کیون نہو جائے مرا بستر راحت جنت

ہے وہ مجرم مجھے مجرم جو سمجھتا ہے امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہے حسرت جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھو دیا بہت
رات اب تھوڑی ہے جاگ اسے بے خبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجکو نظر
ملکے آنکھین جا در تربت سے مین رو دیا بہت

سب سے کہتا تھا یہی آکر مدینے مین اویس رہ
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہے وہی ابتک ہیا ہے شامت اعمال کی
آنسوؤنسے میری آنکھون نے اُسے دھویا بہت

غفلت اندک بھی بُری ہے آدمی کو موت تک
ایکدم بھی تو جو سویا جان سے سویا بہت

ایک مین کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئے
تو ہے محبوب دو عالم ہین ترے جویا بہت

ق

چرخ نیلی فام کے کشتے تو لاکھون ہین مگر
زہر میرے حق مین اس کم بخت نے بویا بہت

دور برسون روضۂ پر نور سے رکھا مجھے
وقت میرا اسنے ہندوستان مین کھویا بہت

جاگتے سوتے ادھر کی لو رہے دلکو لگی
پھر نہین پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرع امید سے مجکو ہوا
عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر ہین نعت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف ثاے مثلثہ

بجز ترے کس سے کرے مسکین بیت الغیاث
الغیاث اے شافع روز قیامت الغیاث

صدمۂ درد جدائی سے بہت ہون بیقرار — اب نہین باقی ہے میرے دم مین طاقت الغیاث
ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون مین — خضر رہ ہو جلد آ اے شوق زیارت الغیاث
ضعف دل نے کر دیا ہے ستر تا قدم بے دست و پا — پانو مین طاقت نہ ہاتھو مین ہے قوت الغیاث
گور کی ظلمت سے کم شام سیہ بختی نہین — نور کی حاجت ہے اے صبح سعادت الغیاث
آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہے مجھے — رحم اے ابر کرم اے جوش رحمت الغیاث
دو ہی راہین بند ہین جاؤن کدھر مین نا قبول — الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث
اس ورا ہی سے کسی صورت تو آؤن راہ پر — الغیاث اے خضر صحرا اے شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہے سیاہ
اے شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث — جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث
وہ بلبل چمن شاہ ہون کہ روح قدس — نہ کر سکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث
مین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید — کرے نہ جام جہان بین خم غدیر سے بحث
کرون جو وصف رخ شہ کہ گل ہون غرق عرق — کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث
ثنائے شاہ مین حسان مین اپنے وقت کا ہون — غزل سرا نہین مرزا سے ہے نہ میر سے بحث
زمین وضع ہو لاسی ہے رجوع اپنی — دماغ کسکو کرے کون چرخ پیر سے بحث
گدا ہون مین ور حضرت کا مرتبہ ہے بلند — کرے نہ تخت سلیمان مرے حصیر سے بحث
تمہارے کوچے کے ہین بوریا نشین ایسے — کہ دور ہین جو کرین صاحب سریر سے بحث
فلک الجھتا ہے کیا ایسی راست بازون سے — کمان کج نہ کرے راستی مین تیر سے بحث
جو آپ کی بھی رہا ضنت کہان وہ آدم کی — مجال کیا ہے جو گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہون مین امیر آپکے آستانے کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سے بحث

ردیف جیم غزل

جب ہو نہ مقابل سحر مقابل شب معراج
پردہ ہو کہاں بیچ میں حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگرنہ
بے فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا
تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جتنے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مؤدب
افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علیٰ عرش پہ قدسی
اوراد و وظائف میں تھے شامل شب معراج

لاحل تھے جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے
گنجینۂ اسرار ہوا حل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ امت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سر عرش پیمبر شب معراج
لینے کو ملک آئے برابر شب معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

سن سن کے رسولان سلف جسکو ہیں حیران
وہ قرب ہوا شہ کو میسر شب معراج

وہ دائرہ جسکا کہیں آغاز نہ انجام
نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شب معراج

جو عقدہ لاحل تھے سراسر وہ ہوئے حل
جتنی تھیں مہمیں وہ ہوئیں سر شب معراج

کی صاحب خانہ نے عجب خاطر مہمان
دعوت میں ملی جنت و کوثر شب معراج

اصرار لیا لی سند بخشش امت
محبوب ہوا شافع محشر شب معراج

کی تھی جو فرشتوں نے رقم فرد معاصی
رحمت سے ہوئی خارج دفتر شب معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادات
پانی کی طرح بہ گئے پتھر شب معراج

پروانوں کے مانند شیاطین کے جلے دل
کیا شمع عنایت ہوئی انور شب معراج

ماتم تھا امیر آنکو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شب معراج

ردیف حائے حطی

چہرہ دکھلاؤ مجھے برق تجلی کی طرح
طالب دیدار ہوں مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت ڈسکا ہے مجھے
آرہی ہیں کیسی کیسی لہریں دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہوں ہر دامن پہ راہ شوق میں
ہیں حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہیں تو باب ناامیدی بند ہو
در کھلے مقصد کا آغوش تمنا کی طرح

انتظار رہبر توفیق ہے ایسا مجھے
چشم وا ہے دیدۂ نقش کف پا کی طرح

گھر میں مردہ سا پڑا ہوں جان قالب میں نہیں
تم شفا کر دیجیے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کروں
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہے عنقا کی طرح

زندگی جب تک ہے ہرگز محو ہونیکا نہیں
داغ الفت میرے دل میں ہے سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینوں سے ہے کہنا مجھکو ننگ
چپ پڑا رہتا ہوں میں تصویر دیبا کی طرح

تو جو بندے کی خبر لے در شفقت سے ہمیں
مہرباں ہو تم بھی سب پر حق تعالیٰ کی طرح

دستگیری آپ کی رہبر نہو گر مثل خضر
چھوٹ جاؤں تیہ حیرانی سے موسیٰ کی طرح

روضۂ پر نور تک پہنچوں اگر سمجھوں یہ میں
چرخ پر مینے جگہ پائی ہے عیسیٰ کی طرح

آنکھیں تم منھ سے ملوں حاصل ہو دلکو روشنی
اشک روضے پر گریں عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمیں بھی ہے تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے ہجر میں اگر نکلجاتی ہے روح
جب تصور آپ کا آتا ہے پھر آتی ہے روح

شوق طالب ہے غم فرقت سہا جاتا نہیں
دم الجھتا ہے نہایت تن میں گھبراتی ہے روح

کیوں طلب میں ہے تسکین پورا ہوتی نہیں
گو کہ پہروں صبح کو دل دلکو سمجھاتی ہے روح

ہے عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
مست الفت جو ہو اُسکو نزع مین ایذا کہان
تازہ ہو جاتی ہو باطن مین جنان کو دیکھکر
آپ کے اعدا کو حاصل ہو وہ عرفان کہان

منقلب ہوکر بدن مین حور بنجاتی ہے روح
موجین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہو روح
گو بظاہر نزع کے عالم مین گھبراتی ہو روح
خود نظر آباتی ہین وہ اُنکی نظر آتی ہو روح

دوست سے بدلا نہین ہوتا ہو عصیان کا امیر
پاک جاتی ہو جو ایذا نزع مین پاتی ہو روح

ردیف خاے معجمہ

ہے یہ روشن شجر روضہ پر نور کی شاخ
مست الفت ہون کٹو سرتو بڑھے اور ولا
وہ معطر شجرہ خلق ہوئے ہے جس مین
شوق غالب ہو تو اُس دھی مین ہیو پجز اُگر
وصف کچھ ہم بھی صفائے تن اقدس کا لکھین
آپ کا باغ شفاعت ہو وہ جنت کہ کہان

جسکے آگے ہو خجل نخل سر طور کی شاخ
جسطرح پھلتی ہو ہوکر قلم انگور کی شاخ
عود کی برگ ہین پھل مشک کی کافور کی شاخ
دست کوتاہ کو ملتی ہو کہان حور کی شاخ
ہاتھ ہر قلم آجاے تو بلور کی شاخ
لاتی ہے میوہ بخشش مژدہ حور کی شاخ

سامنے اُنکے ہو سر سبز عدو خاک آمیز
ٹوٹ جاتی ہو رگ گردن مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازو در عرفان کا ہو بازوی محمد ﷺ
قوسین سے ہے تفسیر دو ابروے محمد ﷺ
آنکھین جو پھری ہون طرف کوی محمد ﷺ
مشتاق وہ ہین ہونگے روان روز قیامت
منظور نظر اسلیئے ہے سیر گلستان

زنجیر آہنی در دار ہے کی گیسوے محمد ﷺ
کونین تہ ظل دو گیسوے محمد ﷺ
پانی ہو اگر دل تو بہے سوے محمد ﷺ
سب سوے جنان ہم طرف کوے محمد ﷺ
شاید کہ کسی پھول پہ ہو بوے محمد ﷺ

امت مین جو مشہور ہے منشور شفاعت
گیسوے محمدؐ ہے وہ گیسوے محمدؐ

کسطرح زبردست نہو دست یداللہ
بازو مین جو ہو قوت بازوے محمدؐ

سبطین محمد تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحلؐ وزانوے محمدؐ

حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی وہ بلندی
ہوتا نہ اگر تکیہ پہلوے محمدؐ

کعبے سے جو ملجاے مجھے مصرع محراب
تضمین کرون مصرع ابروے محمدؐ

پچھلی کے مضامین مجھو ہاتھ آئین کیونکر
رہتا ہے سر مدحت گیسوے محمدؐ

ق

عاشق ہون مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا
دل مین ہے سمائی ہوئی خوشبوے محمدؐ

ہر داغ جگر لالہ گلزار پیمبر
ہر نالہ دل سرو لب جوے محمدؐ

قطعہ پنج بیت

ہو سیر جنان خواب مین آنکھو نکو میسر
اللہ دکھائے رخ نیکوے محمدؐ

قربان کرون مردمک چشم کوتل پر
پلکین ہون مری شانہ گیسوے محمدؐ

سر پانو پہ رکھکر کے کرون شوق سے سجدے
محراب حرم ہو مجھے ابروے محمدؐ

دیکھون کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے
سونگھون کبھی خوش ہو کے خوشبوے محمدؐ

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ کے دون اپنا
تعویذ کے بدلے سر بازوے محمدؐ

چار آنکھین کرے شیر فلک مجھسے ہے کیا جان
سب جانتے ہین مین ہون سگ کوے محمدؐ

صحبت کو ہے تاثیر اکسیر نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہو خوے محمدؐ

جنت سے ہے اگر لالہ صحراے محمد
کوثر بھی ہے اک موجہ دریاے محمدؐ

ہر شعر مین ہے مدحت اعضاے محمدؐ
دیوان ہے مرا نقل سراپاے محمدؐ

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ مہوس
ملتی جو اُنھین خاک کف پاے محمدؐ

کہدونگا جو محشر مین ہوگی پرسش احوال
شیداے محمد ہون مین شیداے محمدؐ

معراج ہوئی آنکے سوا کسکو میسر — کب اور رسولوں کو ملی جاے محمدؐ
اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے تو ہی تر — پر زور ہے کیا بادۂ مینائے محمدؐ
کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی — مطلع نہ ہوا مصرع یکتائے محمدؐ
دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی — جنبش ہوے گویا لب گویائے محمدؐ
محبوب ازل شوق سے رکھتا ہے دم زیب — پیش نظر آئینہ سیمائے محمدؐ
عاقل ہو نہیں سب کوئی دیوانہ نسمجھے — سودا ہے مرے سر مین تو سودائے محمدؐ
ذرہ ہوں تو ہوں ذرۂ صحرائے محبت — خورشید ہے میرا رخ زیبائے محمدؐ
قمری ہوں تو ہوں قمری گلزار مودت — شمشاد ہے میرا قد بالائے محمدؐ
پوچھو مرا میخانہ تو میخانۂ اسلام — ہوں جرعہ کش ساغر صہبائے محمدؐ

جنت کا قبالہ ہے امیر اُن ہو کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمنائے محمدؐ

جہان مین ہے شہ نامدار کی آمد — چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد
سواری آئی ہے حضرت کی ملک ہستی مین — اٹھو اٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد
نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی — سحاب رحمت پروردگار کی آمد
دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہشت — شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد
نزول رحمت رب ہے کہ ساتھ ہے انکے — صف ملائکہ کردگار کی آمد
اٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے — ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہیں منتظر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف ذال معجمہ

اہل دنیا کے لیے مستبا لوان ہے لذیذ — عاشقوں کو الم سید ذیشان ہے لذیذ

خون ہو دل تو ملے کیف مے صاف ظہور — داغ مثل ثمر روضۂ رضوان ہے لذیذ

جانتے ہین جنھین معلوم ہے الفت کا مزا — سیب جنت سے بھی وہ سیب زنخدان ہے لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہ حضرت کا نصیب — زاہدون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ

معجزہ یا وہم یقین ہی کہ بنے معجز قلم — ایسی تحریر ثنائے شہ ذیشان ہے لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اسے — دہن زخم بدن مثل نمکدان ہے لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہی لذیذ

ردیف رائے مہملہ

ہے رنگ اسی سے مہر کا فق آسمان پر — جسنے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دلکو تڑپ دکھاؤن جو حضرت کی عشق مین — پہونچین زمین کے ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی — ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاک پاسے کیا اسکو سرفراز — ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اس تاجدار دین کا جو لکھا ہے ہمنے وصف — ٹوپی اچھالتا ہے ورق آسمان پر

اٹھوائین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا — آجائے قدسیون کو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین — جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھے جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق آسمان پر

دو طرح کے ہین رکھتے شرف احمد مختار — حق انکی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہوے قلزم عرفان مین تو سمجھو — ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

قرآن ہی خورشید تو نجم اور صحیفے — اللہ گہر ہے تو صدف احمد مختار

کیا تاب ہے دم مار سکے کوئی مخالف — جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمد مختار

کفار کو دیتا تھا صدا جبین کہ بھاگو
آتے ہین جاتے ہوئے صف احمد مختار

کیا حشر کا کھٹکا ہے کہ ہین تین معاون
شاہ شہدا شاہ نجف احمد مختار

باطن مین ہین یہ حضرت آدم کے مربی
ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمد مختار

سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس
موتی ہوا ٹھالین جو خذف احمد مختار

مرجائے تو روح اسکی قیامت مین ہو سیاہ بھی
تیرون کا کرین جسکو ہدف احمد مختار

آئینہ دل آنکھ سکندر سے ملائے
دیکھین جو امیر اسکی طرف احمد مختار

نقش قدم ہین آپکے اختر زمین پر
کیونکر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور
عرش برین ہے روضۂ انور زمین پر

تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر
قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر

سلطان ہین اب بھیجے ہوئے تھے سب آپکے
آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر

ہاتھون مین انکے آپ کے بازو کا زور تھا
حیدر جو کافرون سے لڑے ہر زمین پر

دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثری مین بھی
جبریل کے نہ کھینچتے اگر پر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفےٰ
امت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقت صبحگاہ سر شام سے ہوئے
جاری فیوض خالق اکبر زمین پر

بس اتنی دیر مین کہ رہے گرمی بستر
پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر

جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین سیل اشک
موتی بچھے ہوئے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینہ کا ای امیر
آجائے جو موت بھی تو اسی سر زمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمد مختار
ہون خاص جو محبوب خدا احمد مختار

سبطین کا ہے مرتبہ ظاہر کہ ہوئی ہین
وہ وجہ سے شاہ شہدا احمد مختار

ہے پیش نظر آئینہ خالق کی تجلی
محبوب ہین کیا نام خدا احمد مختار

مختار ہین کل کارگہ خلق خدا کے
کہتے ہین انھین لوگ بجا احمد مختار

ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمد نے میم
بے میم ہوے عین خدا احمد مختار

کونین مین تشکل ایک تھی دنیا ہو کہ عقبےٰ
اک دم نہ خدا سے تھے جدا احمد مختار

ہر جنگ مین کسطرح ظفر ان کی نہوتی
مختار کے تھے راہ نما احمد مختار

یعقوبؑ کے ایوبؑ کے آدم کے معاون
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمد مختار

توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدہ لاحل
ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمد مختار

کعبہ جو دہن ہے توزبان آپکی ہی ذات
مصحف جو زبان ہے تو صدا احمد مختار

ظاہر جو ہوئی اور رسولون سے کرامات
در پردہ تھے اعجاز نما احمد مختار

کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح
تھے ماہر احکام خدا احمد مختار

حضرت کا ارادہ بھی ہی خالق کی مشیت
ہین رائج فرمان قضا احمد مختار

دیکھو جو حقیقت مین وہ مشتق ہین یہ مصدر
آدم سے ہین رتبے مین سوا احمد مختار

محشر مین جو اٹھین تو امیر انکی زبان پر
یا حیدر کرار ہو یا احمد مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آئے نظر
جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئے نظر

آنکھین روشن ہون کہ سی کحل بصیرت ملجائے
دور سے بھی جو مدینے کا دیار آئے نظر

دامن گرد بچھا کلفت دل دور ہوئی
اب یقین ہے کہ کوئی نامہ سوار آئے نظر

گل مقصود سے لبریز ہو دامن میرا
جب مدینے کے درختونکی قطار آئی نظر

دور بیتابی ہوا امید بر آئے یارب
صورت صبر مجھے شکل قرار آئے نظر

وادی شوق مین تقدیر دکھائے رستہ
خضر ملجائین جو حضرت کا مزار آئے نظر

طور وہ روضہ ہے مین صورت موسےٰ لیکن
ارنی منہ سے نکالون جو مزار آئے نظر

کیا کہوں شکل جو روضہ مین پہونچکر دیکھی
آنکھیں لطف و عنایت کی دو چار آئے نظر

شافع حشر ملے دہشت عصیان نہ رہی
بر طرف دغدغۂ روز شمار آئے نظر

جو محمد مین ہے یہ رنگ یہ بو اور ہی ہے
یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئے نظر

نہ کہین پائی یہان آ کے جو صورت دیکھی
یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئے نظر

شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین
اور جتنے تھے وہ سب آئینہ دار آئے نظر

تو بھی آنکھوں سے اُسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم سے جہان انجمن آرائے نظر

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر
دکھائے مجکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہوا اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ میرا
کہ جسکے سائے مین ہے سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ غش یہ مس قلب ہو طلا میرا
ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہو جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو
مرض یقین ہے کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرینگے یاد کبھی مجھ ضعیف کو حضرت
ضرور کاہ کو کھینچے گا کہربا کا اثر

صفات خالق باری تھی یون محمد مین
خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

ہوئے صبا کو جو تعلیم خلق حضرت کا
کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمہارا آب دہن اُسکا آبیار ہوا
اسی سے چشمۂ حیوان مین ہے بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہے سر و کرے دست و پا حنا کا اثر

ثنا ہے شاہ جو کی مجھسے اہل مکہ ہین شاد
زمین ہند مین سکے مین ہے ثنا کا اثر

نصیب دولت و دین کیون نہو کہ ہے اکسیر
امیر صحبت اصحاب باصفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب وہ مصطفیٰ کو دیکھکر
مصطفیٰ جسطرح انوار خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہے جتنے ہین جہان مین بادشاہ
اُٹھ کھڑے ہوتے ہین سب تیرے گدا کو دیکھکر

آدمی کیا سر جھکاتے ہین مہ و مہر فلک
آدمی بھیجا ہے حضرت کو طلب کیو اسطے
لامکان مین قرب حق انکو ملا بے واسطے
ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہین
اہل دین ہین عاشق شہ انکو کیا دنیا سے کام
ہینے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب حیات

آجتک پتھر پر انکے نقش پا کو دیکھکر
نزع کے دم مین یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر
غش ہوے موسے تجلی حسد اکو دیکھکر
ہم بھی آتے ہنسنگے جنت کی فضا کو دیکھکر
دیکھتے ہین چند کو کب یہ ہما کو دیکھکر
خضر خوش ہون چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پر
قبضہ پائینگے کسی دن خلد مین گلزار پر
تیز بھی شمشیر حضرت کس قدر کفار پر
طائران عرش سے آنکھین ملاتے ہین طیور
وہ بھی بکتے تھے تمہارے نام سے پاشاہ دین
کیون نہ مومن ولے ہون وارفتہ ابروی شاہ
ہند سے سوئے مدینہ سر سے آنکھو سے چلون
دور باغ شرع سے ہے جسکو کہتے ہین جلیس
طاہر اسکو بھی الفت آپکے مژگان سے تھی
اڑ کے پہونچو تھا مدینے مین اگر غالب ہے شوق
سمجھے مجرم آپکے گیسو و عارض دیکھکر
مدحت دندان مولا اس سے ہوتی ہے رقم
تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہے یہ حسب شرف

ختم ہے حق رسالت احمد مختار پر
داغ کھاتے ہین جو عاشق آپکے رخسار پر
دوڑتی تھی جنگ مین طاؤس بنکر مار پر
بیٹھکر اس روضہ پر نور کی دیوار پر
منکشف ہے حال یوسف مردم بازار پر
راہ چلنا ہے صراط حشر کی دیوار پر
راہ ہو گر نیش زنبور و زبان خار پر
کب ہین کانٹے گلشن فردوس کی دیوار پر
بے سبب منصور کا کھنچنا نہین ہے دار پر
طائر دل کی طرح کچھ مجھکو نہین درکار ہے
چھا گیا ابر شفاعت عفو کے گلزار پر
ابر نیسان کا گمان ہے کلک گوہر بار پر
طرہ ہے خورشید عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہوں شکل مولا عالم رویا میں میں
چشم مولا سے یہ چشم کا دعوی کیا کرے
وادی ایمن میں سرگردان رہے سالہا
کیا شرف ہے راستا پیروں کا تک سر گلوں

غبطہ ہے یوسف کو میرے طالع بیدار پر
زردی چھائی ہوئی ہے نرگس بیمار پر
پہلے ہی چلتے اگر موسیٰ تری رفتار پر
ہیں فدا حوروں کی آنکھیں دزدن دیوار پر

[illegible] عصیاں عمر کیونکر نہ دھو جاؤ امیر
شوق ہے ابر کرم کو ابر دریا بار پر

کیا چمن آئے ہر روضہ [illegible] رہیں سے دور
ہاتھ ہوں نہیں دستوں کے الٰہی ہو [illegible]
پردہ رہے عدیں بھی حباب شاہ کا
کس درجہ عدل ہے کہ ہو سب جا کر
گویا زباں شمع جہ [illegible] پکار [illegible]
اے شوق چل شتاب [illegible] قصد کر
کیا خاک پاک ہے کہ ذرا کتنی ہی قدم
کیونکر تمہیں سر شک جو چھوڑ دو تو کسی دور

تڑپے نہ کس طرح جو ہو بلبل چمن سے دور
دشمن کی آنکھ زلف شکن در شکن سے دور
در دکفن کا ہاتھ الٰہی کفن سے دور
آثار ظلم و وحشت شاہ زمن سے دور
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور
ایسا نہیں ہے وادی غربت وطن سے دور
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور
یعقوب اور یوسف گل پیرہن سے دور

نکلی جو کچھ زباں سے امیر آپ بھی سنی
گوش بشر نہیں ہے بشر کے دہن سے دور

ردیف زای معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت رہی ناساز
حضرت کی زیارت ہوئی رویا میں میسر
کیوں صورت آئینہ نہ ہو صاف دل اپنا
کیا امر ہے بتخانہ سے نافر ہے برہمن

حضرت کے مطب کے ہیں مسیحا بھی وہ اسامی
ہاتھ آگئی کیا دولت بیدار خدا ساز
جب آپ کی الفت ہو شب ورد وظیفہ
کیا نئی ہے خود توڑتے ہیں اہل غنا ساز

وصف آپ کا لکھے تو ملے تازگی ایسی
ہو نغمۂ گردون کے فلکدان کا نیا ساز
حضرت کی شریعت سے تھا واقف دل ہر دم
ہوتا اُسے ہاروت سے ماروت سے کیا ساز

ہو معتدم اک دم مین آمیز انکے کرم سے
ہر چند ہوائے چمن دہر ہے ناساز

چلتے ہین میکدے مین محبت کے جام روز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز
منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز
ہے ہند مین بھی ورد درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میرا سلام روز
رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپکا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہو نمین ذرہ تمام روز
کٹتے ہین مدعی جو مین کرتا ہون وصف شاہ
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز
کب مہبط فیوض نہ تھا آپ کا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز
جاتا ہو کب مدینے مین اقلیم ہند سے
ہو جاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز
ہو نمین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان ازدحام روز
تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پہرون ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز
حضرت سے باتین کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہوا ادھر کے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اٹھکے یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہون مین حشر تک مر کر بھی پیغمبر کے پاس
ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس
موت آئیگی تو بولا حباب حضرت کی خصلو
عقد کی شب آتی ہے جیسے دلہن شوہر کے پاس
شاعر ہو نعت وصف اہل دنیا سے جدا
کیون صنمخانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

محضر اپنے عشق کا جس روز لکھواؤنگا مین — مہر کو لے جاؤنگا مقداد و بوذر کے پاس
صاف حضرت کی تصور سے ہے جیسا دل مرا — آئینہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کے پاس
کھینچ لیجائینگے فرشتے سوے دوزخ کیا مجال — روز محشر ہونگے مجرم شافع محشر کے پاس
کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو شہ کے قریب — جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہ انور کے پاس

باہمہ در سنے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
ہست اُنکے پاس تھی وہ خالق اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہے ہوس کو کیمیا کی تلاش — کرے تو خاک در پاک مصطفےٰ کی تلاش
گدائی در حضرت نے کر دیا یہ غنی — نہ سیم کی نہ مجھے معدن طلا کی تلاش
وہ بات کر کہ رضا مند ہون رسول کریم — اگر ہے تجکو رہ مرضی خدا کی تلاش
مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان — فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش
یہی ہے کحل بصیرت یہی ہے سرمۂ چشم — تلاش ہے تو مجھے اُنکی خاک پا کی تلاش
انھین کے بحر کرم کی وہ نہر سمجھے تھے — سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش
رجوع شرط ہے شافع سوا اہل عصیان کو — جو درد مند ہے تو چاہیے دوا کی تلاش
جہان مین مجھسے زیادہ ہے کون طالب حق — کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مے محبت حضرت کا جام کافی ہے
امیر کسکو ہے جام جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش — ہو تجھے تو نقد دلکو کرے جان نثار پیش
جاتا ہے زائرون کا مدینے کو قافلہ — اتنا ہے فرق جادہ مین پیچھے تو چار پیش
آئے کہین طلب تو مدینے کو مین چلون — کب تک رہے گا مرحلۂ انتظار پیش
ممتاز ہے جو پیشرو عشق شاہ ہے — کیون فرق ابتدا پہ نہو طرہ دار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ بہ پیش ضریح شاہ
جا کر کرون مین وان گہر آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تجھے سارے رسولونمین وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمد کو دیا خاص

دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبرؐ
درویش و غنی شاہ و گدا عام ہو یا خاص

احمد سا نہین کوئی ہزارون مین پیمبرؐ
طائر ہین سبھی پر ہی سعادت مین ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت
شافع ہین وہ سلطان امم روز جزا خاص

خاتم ہین یہی حکم جہان انکو ملا ہے
تو ہیرے ہین شرف انکو یہ ہین پیش خدا خاص

نور انکا مقدم ہے ظہور انکا موخر
اول مین بھی آخر مین بھی ہین خیر ورا خاص

جبرئل براق انکے لیے عرش سے لائے
معراج کے رتبہ مین بھی ہین شاہ ہدا خاص

امت کو انھین کی ہو شرف جملہ امم مین
ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبزۂ کشت توقع
بندہ ہو امیر آپکا ای بحر عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون روی شہ کا مجھکو گل سے کیا غرض
قیدی مین گیسوؤنکا ہون سنبل سے کیا غرض

خوف صراط حشر ترے عاشقون کو کیا
بیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشور عقبے کی سلطنت
دنیا مین انکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپکا
عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خواب تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آئے نسیم بہار فیض
مدت سے یہ غلام ہے امیدوار فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے
نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظار فیض

باقی رہے نہ گلشن جنت کی تازگی
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

صانع فدا ہے زہد ہین یوسف فدا حسن
عیسےٰ نثار خلق ہین موسےٰ نثار فیض

حاصل جہان مین ہے ثمر زندگی اسے
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رخ آپ کا ہی لالہ گلزار معرفت
قد آپ کا ہے سرو لب جویبار فیض

جو کچھ ملا کسیکو وہ ہاتھون سے آپکے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین الگ
دل کو عنایت ورسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہو گئی آتش خلیل پر
برسا جو نیر آپ کا ابر بہار فیض

ہر چند آنگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

ردیف حای مہملہ

پوچھے یون شہ سے تو لکھون حور سے شادی کا خط
مانگتا ہی مجسے رضوان خانہ دامادی کا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہو دوزخسے آزادی کا خط

دشمن حضرت کی ہین بدخواہ سارے نیک و بد
چند لکھتا ہے ہما کو اسکی بربادی کا خط

جانتا ہے مجکو رضوان ہون رعیت آپکی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادی کا خط

زائران شاہ کو لکھا ہے ہمنے خط شوق
کیون نہ اڑنے مین ہمسر کاغذ بادی کا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
دادرس تک جسطرح جاتا ہے فریادی کا خط

ہے زبان میری بھی کہدونگا مین عرض شاہ سے
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین استادی کا خط

وصف لکھتا ہون نبی کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانے اس وادی کا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن مین حدیثونکو امیر
ہے مرے مرشد کا نامہ ہی مرے ہادی کا خط

ردیف حائے مہملہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھنچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے تھپیڑے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتون کا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے امید رکھتا ہے امیر
المدد اے خاص ذوالمنن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہے یہان فرش مشجر کی طمع
آپ کے کوچہ مین ہے نیا شاہ بستر کی طمع

آپ کا سایہ ہو سر پر آپکے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طمع

خاک پا حضرت کی بہتر ہے ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرہ و زر کی طمع

کون ڈوبے آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طمع

تارک دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تم سے تسنیم و کوثر کی طمع

گر در اہِ شاہ ہو جامہ یہ تن کو ہے ہوس
آستان پاک ہو اور مین یہ ہے سر کی طمع

گرد پھر کر کیون نہ روضہ کی کرین زائر طواف
مومنون کو ہے ثواب حج اکبر کی طمع

خار و خس ہی جھاڑتے ہین صبحکو جیسے ملک
چھوڑ کر دنیا کو ہمنے دل سے باہر کی طمع

روضۂ حضرت پہ پہونچے سائل شفقت امیر
تا در سینا نہ لائی ہمکو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہماری دل مایوس کو داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کو داغ

محو ہو جائینگے اشک غم حضرت کے گناہ
جسطرح دھونیسے مٹجاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون مہد مین شیرب کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین طائر محبوس کے داغ

روضۂ مہر منور کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دل مایوس کے داغ

پہونچون روضہ پہ تو اتنے گل مقصود چنون
جتنے ہین دلمین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا بلغم با عوز سمجھ دلمین آمیر
نہ مٹے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی نبی ذ زمان نعمت نصف نصف
ہو گئی دو نون نواسونکو عنایت نصف نصف

دو نون ٹکڑے ہو تھے پوری یہ ادنی عدل تھا
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف نصف

معجزۂ شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کسنے نہ کیا فی الحقیقت نصف نصف

دو طرف سے آکے ذات پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمان اور یوسف مین جو شوکت نصف نصف

یاالٰہی وہ رخ سیمین نظر آئے مجھے
بانٹ لین باہم مری آنکھین یہ دولت نصف نصف

سلطنت دونونکی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
ہی برابر دو جہان کی جو ولایت نصف نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسف کنعان صبیح
بٹ گیا دونونمین کیسا حسن صورت نصف نصف

آپ کی ذات مقدس پہ ہوئی آکر تمام
نوح و آدم کو جو دی حق نے کرامت نصف نصف

یاالٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدۂ دل کو اٹھے لطف زیارت نصف نصف

پھر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
لیجیے مجھ نیم بسمل کی خبر

دل ہوا راہی مدینے کی طرف
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین — آتی ہے میرے سفینے کی طرف
رعب حضرت سے نہین اتنی مجال — سنگ دیکھے آبگینے کی طرف
مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر — ماہ کے داغی نگینے کی طرف
بحث جب کرنے لگے عطر و عرق — گل ہوے اسکے پسینے کی طرف
دیکھتا تھا آپکو بوجہل یون — جسطرح اعمی خزینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جبدم امیر
روح جائے گی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو چاہیے ذات خدا سے عشق — بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفیٰ سے عشق
کب خالق جہان کو تھا مصطفیٰ سے عشق — ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سے عشق
اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر — ایسا ہے مجکو آپ کی زلف دوتا سے عشق
دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی — اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے انکی صدا سے عشق
کھیلے ہوے ہین جان پہ ہم دل ہے مال کیا — ہستی ہو ناگوار شہادے بلا سے عشق
محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے — انکو ایاز سے ہے مجھے مصطفیٰ سے عشق
پیدا ہو عشق بیچ لحد سے تو خاک ہون — ایسا ہے مجکو گیسوے خیر الورا سے عشق
بے عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے — آہن کو بھی جدا نہین ہے آہن ربا سے عشق
یوسف پہ اسقدر رہے جو یعقوب شیفتہ — در پردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق
انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول کے — بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزارون سیکڑون معشوق ہے امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہے اس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کبتک
دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کبتک

آنکھیں تھپراگئی ہین اوسبت دیکھے چلکے
سختیان درد جدائی کی اُٹھائین کبتک

پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل
بات بگڑی ہوئی لوگونسے بنائین کبتک

صاف مطلع ہو دکھاوے ہمین امید کا دن
گہری گہری شب غم کی یہ گھٹائین کبتک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین
درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کبتک

نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑونسے نجات
یا نبی گرد رہینگی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بلانے کا کہ اب تاب نہین
کہیے بدلین گی مخالف یہ ہوائین کبتک

چل زیارت کو بہانے نہین اچھے ہین امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ راہین کبتک

دشمن ترے عدد کا ہے اسے منتقد افلاک
پامال ہو زمین سے وہ جاتے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین
ہوتے اگر نہ آپ نہ ہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون ہم
ہرچند منزلو نمین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند
کہتے ہین سب یہ زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرا دین نظر سے آپ
بنجائے خار کاہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ اسپہ ہین بخشدون جو بار جرم
ملجائے خاک مین صفت نقش پا فلک

امید ہے یہ تمسے کہ پردہ نہ فاش ہو
جسدن کہ روئی کیطرح اڑین جا بجا فلک

مضمون وصف شاہ ہین ایسے بلند امیر
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف فارسی

غزل عارفانہ

سیرت عشاق ہے ارباب صورت سے الگ
ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہے انکی کوثر نخل طوبے انکی آہ — انکا باغ دلکشا ہی باغ جنت سے الگ

دل حرم انکا گریبان انکا محراب حرم — ہے یہ آئین عبادت ہر عبادت سی الگ

موت انکی زندگی ہی زندگی ہی انکی موت — رنج و راحت انکو ہین سب رنج و راحت سی الگ

درحقیقت خاص ہین یہ پیرو شرع رسول — ہے شریعت انکی ظاہر مین شریعت سی الگ

تیغ غیرت سے ابھی رکھدین سر اپنا کاٹ کر — پانون پڑ جائے اگر راہ محبت سے الگ

کاہ ہو کر کوہ غم سر پر اٹھا لیتے ہین یہ — یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سی الگ

خون دل ہی ہی تو ہی لخت دل بریان کباب — لذتین انکی ہین دنیا بھر کی لذت سی الگ

ہین رجوع قلب سے یہ اسطرح واصل بحق — جسطرح معنی نہین ہوتی عبارت سی الگ

آستین سے انکی جیب قدس کا پیوند ہی — دامن مقصود ہی کب دست ہمت سی الگ

یہ ردیف اتنی لمبی کہی ہے اے امیر — ہاتھ محشر مین نہو دامان حضرت سے الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہی جو ہے خاکپائے احمد مرسل — کلید باب جنت ہی ولائے احمد مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت — ہوئی افلاک کی خلقت برائے احمد مرسل

ہوے ممتاز مرسل جسکے اقرار نبوت سی — جہانمین کون ایسا ہے سوائے احمد مرسل

یہ مصرع کندہ ہی دروازہ عرش معلے پر — کہ اس سی بھی کہین اعلے ہی جائے احمد مرسل

دل مومن مین کیون کر نہو داغ انکی محبت کا — پڑے جب سنگ پر بھی نقش پائے احمد مرسل

انہین ادا رضا بخشی انہین فرد فضل بخشی — بنائے جب خدا نے دست و پائے احمد مرسل

پھر آئے عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی — عیان کسپر نہین ہی ماجرائے احمد مرسل

خطر کیا امتحان سی تھا کہ بزم لامکان مین تھا — خدا کی ذات پر تکیہ عصائے احمد مرسل

ہوا دونو طرف سے گفتگو کا ایک ہی عالم — ملی آواز حق سے کیا صدائے احمد مرسل

امیر ان پیشواؤنکا مین صدیق کسی پیرو ہون — جو ہین صدر شریعت پر بجائے احمد مرسل

زندہ کر دیتا ہی مردے لب خندان رسول
ہے مسیحا سے یہ جیتا ہوا میدان رسول

کسکی گردن مین نہین ہی خم چوگان رسول
لے گیا سب سی سبق گوی گریبان رسول

وسعت روی زمین ذرۂ میدان رسول
رفعت ہفت سما قطرۂ عمان رسول

قید سے حضرت یوسف بھی چھٹے انکے سبب
کون عالم مین نہین بندۂ احسان رسول

کیا سبب ہی جو مرے دلمین چبھی جاتی ہی
نوک نیزہ نہین نشتر نہین مژگان رسول

ایک دروازہ ازل ایک ہی دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کرے سیر گلستان رسول

جام کوثر کے پیا کرتے ہین ہم لیست مین بھی
کب تصور مین نہین چاہ زنخدان رسول

رتبہ یعقوب سے حضرت نے دوبالا پایا
دونون سبطین تھے دو یوسف کنعان رسول

گریہ کوہ سے کیونکر نہون چشمے جاری
سنگ آزردہ کرے جب در دندان رسول

رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین
سارا آفاق حقیقت مین ہی مہمان رسول

عالم قدس سے ہے باغ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفال گل ریحان رسول

بے نشان انجم و مہتاب تھے جبرات کہ تھا
جلوۂ نور خدا شمع شبستان رسول

نقد بخشش سے رہونگا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامان رسول

ردیف میم

خلق کے سرور شافع محشر صلے اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم نیر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عیان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین سیف زبان ہین
سب پہ عیان ہین آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کان مروت آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلے اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز کے محرم
جان مجسم روح مصور صلے اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کو خالی دل کو تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلے اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ہادیٔ عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبےٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سرو خراماں چہرہ گلستاں جبہۂ تاباں مہر درخشاں
سنبل پیچاں زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری فاضہ باری گرد سواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

بھرے ہو ور ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دیار میں ہم
یہ شوق ہے کہ نہیں اپنے اختیار میں ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہیں
عبث درنگ کریں کسکے انتظار میں ہم

خیال حلقۂ گیسوے شاہ دل میں جو ہے
تمام راہ رہینگے اسی حصار میں ہم

بڑنگ بانگ ذرا سب سے بڑھکے کیوں نہ چلیں
ہیں ایک تیز قدم لاکھ میں ہزار میں ہم

کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
امام سبحہ تو ہیں گو نہیں شمار میں ہم

جو بحر قافلہ ہے زائر و نکا ہم میں حباب
گرے ہے آنکھوں سے ہیں قطرہ زن قطار میں ہم

اگرچہ ہیچ ہیں لیکن ہیں تحت سب اپنے
مد حساب ہیں گویا کہ اعتبار میں ہم

لگا دیے ہیں یہ پر شوق نے کہ رکھتے ہیں
نظر سے اپنے قدم بڑھ کے رہگذار میں ہم

خدا جو چاہے تو ناتوانی بھی ہوں رستے میں
پہونچ کے روضے میں مرقد کو لیں کنار میں ہم

کبھی سرہانے کبھی پائینتی کے لیں بوسے
چمن چمن گل تازہ چنیں بہار میں ہم

امیر لے کے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرینگے سیر جناں گوشۂ مزار میں ہم

ضعف سے گو ہے اٹھانا مجھے دشوار قدم
شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبی چار قدم

راہ مولا میں میں چلتا ہوں تو یوں چلتا ہوں
بڑھ کے پڑتے ہیں نظر سے مرے ہر بار قدم

سر سے آنکھوں سے کروں منزل مقصود کو طے
تھک کے رہ جائیں جو میرے دم رفتار قدم

خوش ہیں ایسے کہ نہیں پھولے سماتے گھر میں
کیوں نہ گردانے پھریں صورت پرکار قدم

آپ کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز — لیتے یوسف کے نہ پھر مردم بازار قدم

سوئے تو آپکے کوچے مین پہونچکر سوئی — واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم

پیرو شہ مین چلے ہمین رہا دامن شاہ — ہاتھ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم

ساتھ جب تک نہ وہ لینگے گنہگارون کو — مصطفےٰ خلد مین رکھین گے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہروی وادی یثرب ہو امیر — کس کو پروا ہے جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین — پر لگا دو ہمین اسے شوق کہ اڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور — دیکھیے منزل مقصود پہ کیونکر پہونچین

ق قبر مین نحت فرشتون نے ستایا ہو مجھے — آرزو ہو کہ مدد کے لیے یاور پہونچین

گر ہو آپ کو دربار خدا سے فرصت — حکم کر دیجیے حیدر کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذری بھی بھولین — خضر الیاس یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے — حورین جنت سے لیے ساغر کوثر پہونچین

ق تھا یہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب — خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

قبر ہی خوب ہو اس منزل ہستی سے امیر — ٹھوکرین کھاتے ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوئے ہین لوگ جو عشق جناب مین — کیونکر جلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفےٰ ہین جو زہرا کے نور مین — رحمت کے دو یہ سورہ ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا — نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر — حضرت کا ایک نام ہے سب کے جواب مین

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو بھولگئے ہین — یعقوب دیکھکر ترے جلوے کو خواب مین

چلیے برنگ مہر زیارت کے واسطے
سر کو قدم بنائیے راہ ثواب مین

حضرت ہوے شفیع تو ڈھونڈو نکو دی نجات
مجرم تھے کشمکش مین فرشتو عذاب مین

مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کے سامنے
ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدے جو وہ شیطان کو ہون شفیع
ہم مجرم ہونگے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہے آپ کو اسکا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہو شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قیدی بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچے خبر جو بند ہوا ہو حباب مین

جاتے جو سوے عالم بالا نگاہ تھی
پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیال انجمن لامکان ہمین
دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق خواب مین

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اس زلف و رخ کی مدح و ثنا کی ہے سب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقام امتحان ہے دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سودا ہے بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون چشم حضرت کو
سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین

کتابیں سطر حکمی ہو سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دل کے عقدے کھول لیتے ہین

کہو بزم عزا کرتے ہین گو میلاد کی محفل
کبھی رو بیٹھ لیتے ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کرنے کو قد ہے غیرت شمشاد حضرت کے
بہت ہم سرو سے آزاد بندے مول لیتے ہین

جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

مزاج و طبع سنجیدہ ہوا اپنی فیض حضرت سے
یہین اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان سوا ہے نفع بازار محبت مین
جو بک جاتے ہین اسکے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین

امیر الفت جو دل مین رکھتے ہین ہو وے حضرت مین
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ نعت حضرت مین جان دیتے ہین
ملک انھین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے منکر ہو جو نبوت سے
گواہی اسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر ہے نام محمد کا اسم اعظم ہی
کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان اترتے ہین رستے مین آپکے زائر
ردائے امن ملک سر پہ تان دیتے ہین

خیال روضۂ والا جو سرفراز کرے
جو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمھین کو یا رسول اللہ
جو مسجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سوئی کی کان دیتے ہین

برہمن آئے مسلمان ہو خطر نہ کرے
ق   کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

بتون کو توڑ کے تو پائیگا یہ باغ بہشت
خدا کو صاحب دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھتے یہ جائے گا پہلے یثرب مین
امیر پیر کر طیبہ جوان دیتے ہین

زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اس تڑپنے مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم ہے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شے ہے اسے اہل عدم جانتے ہین

کہہ دو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

رعدت کرنے لگے موسی تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمد کو جو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جنکو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرعۂ امید رہے گا انکا
جو ترے گیسوؤن کو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے انھین ہستی جو ترے پیرو ہین
عمر صد سالہ کا دقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم مرقوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

ورد کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر ہین ترے نقش قدم جانتے ہین

تیرے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین

تشنۂ شوق ترے قلزم ہمت کے حضور
بحر زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہین

جلوۂ نور سیہ اور کوئی کیا جانے
تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہین

جا سکے اوڑ سکے نہ معراج مین ہمراہ براق
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ اُسے مجمع امکان قدم جانتے ہین

ہرچند کوئی گنج سے خالی زمین نہین
گو چرخ مین شاہ کو ہی جو دولت کہین نہین

کسکی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمال پاک
دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین

وہ دن بھی ہو کہ روضۂ اقدس ہون مقیم
رضوان بلائے مجھکو کہون مین نہین نہین

بے شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستان
پر لائق سجود کسی کی جبین نہین

جس بزم مین کہ جمع ہین خاصان کردگار
وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین

در سے ترے آفتاب تلک سب مطیع حکم
قبضہ مین آسمان نہین یا زمین نہین

یثرب مین جاکے روضۂ اقدس کو دیکھ لے
دشوار کچھ نظارۂ عرش برین نہین

معراج جب ہوئی گئے حضرت کہان کہان
واقف سوا ای حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون ای امیر
خرمن ہی میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

مرتے مرتے جو ترا نام نہین لیتے ہین
وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین

دستگیری نہین کرتے ہین محمد کسکی
کون کہتا ہی کہ وہ تھام نہین لیتے ہین

اے تو للہ الٹیے رخ انور سے نقاب
دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین

خاکسارون کو ترے آب بقا سے کیا کام
خضر دیتے ہین انھین جام نہین لیتے ہین

جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن
آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین

دل ہے دنیا سے محبت یہ ہے تعلق کی صدا
ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہی جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بے دام نہین لیتے ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہی ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتے ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہی غربت کی طرف
گھر کا بھی بھولکے وہ نام نہین لیتے ہین

آپ کے عارض و گیسو کے جو دیوانے ہین
چین وہ صبح سے تا شام نہین لیتے ہین

وصف حضرت مین کہا کرتے ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتے ہین تو

پہونچا امیر خیرورا کی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور پہ کرم
مین ہون شفیع روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سے وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوب خاص رب علا کی جناب مین

دونون جہانکا امن ہی دونو جہانکا حفظ
اُس بادشاہ ہر دوسرا کی جناب مین

پیاسو لیے کہدو آمین کہ ہی شربت حیات
بحر کرم محیط سخا کی جناب مین

ق

کہتا ہون اب بھی دیکھ اٹھا تا تھ جور سی
اے چرخ ورنہ ہونگا مین شا کی جناب مین

مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہے گا شاہ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلین گے تو تجکو ضرور رب
بھیجین گے قید کرکے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منھ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
جو عرض ہینے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سے ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پاے مبارک پہ بار بار آنکھین

بجبر ہے شرط مریضان عشق کا ہی یہ حال
کہ چھت سی لگ گیئن یا شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارض مولا نے پھل دیا ہی ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھے شہادت دندان پاک کا جو خیال
تو کیون نہ صورت نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زرداغ نذر ین آنکھیں دل
قدم پہ اشک کے گوہر کرین نثار آنکھیں

ابھی بھی منتظر و نکی جو ہجر مین آئے
انگشتگی صورت نرگس پہ سرفراز آنکھیں

یہ دی ہے آنہ قوت دل اہل دین کو ہین شہر
مجال ہے سگ دنیا کرے جو چار آنکھیں

کرین جواب قدم سجدہ قدسیون کی طرف
بچھائین زیر قدم لاکھ دل ہزار آنکھیں

جو مہر و مہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھیں

اسیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کی اطفال شیر خوار آنکھیں

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
حسرت آتی ہے یہ پہونچا مین رہا جاتا ہون

المدد والمدد اے شافع روز محشر
بوجھ بھاری ہے گناہو نکا دبا جاتا ہون

ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون

دو قدم بھی نہین چلنے کی ہے مجھ مین طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہے مین کیا جاتا ہون

قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے
مد واے شوق کہ پیچھے مین رہا جاتا ہون

کاروان رہ یثرب مین ہون آواز درا ق
سب مین شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون

اسلیے تاند ملے رونے والون کا پتا
محو کرتا ہوا نقش کف پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزار شہ کونین نہین
بے زیارت مجھے آرام نہین چین نہین

ہو سوا اسکے دل جتاب کہ موقع ہی نہین
راستہ صاف ہے حائل کوئی ما بین نہین

جبہ سائی کو ہین مشتاق بشر ہون کہ ملک
جز در شاہ کوئی قبلۂ دارین نہین

در پہ جھکا اسکو مین ل جسنے دیا تھا مجھے دین
فارغ البال ہون ذمے مرے اب دین نہین

ابرو جسکا معراج ہے یان پیش نگاہ
نقش کب دل پہ مرے معنی قوسین نہین

ہی اشارہ کہ ہین ہمراہ محمد کے علی ؑ | لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نور عینین شہ ہر دوسرا ہین یہ امیر
سب ہین آنکھ وہ نہان تہ سبطین نہین

دو دھ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
جب لب لعل کی تاثیر سے پتھر بولین

ہو گنہگار نہ انجام بجز رسوائی
کیا عجب ہین جو ہر جرم پہ اعضا دم حشر بولین

دل زائر مین جو اکسیر کا آجائے خیال
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین

سبزہ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
طوطی ان نیک خصالون کی نہ کیونکر بولین

عاشق شاہ ہون جھگڑین نہ قیامت مین تلک
ہے یقین میری طرف سارے پیمبر بولین

آنکی چشم سخندان کا ثنا خوان ہو نہین
شہ ہے کیا آگے مرے اور سخنور بولین

دشمن شاہ وہ بدبین ہی جس گھر مین رہے
چھت کی کڑیان کبھی چپ چپ ن برابر بولین

وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین انکو
جی اٹھین مردم تصویر مقرر بولین

باعث حفظ جہان نام ہے حیدر کا امیر
حکم حیدر نہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پر نہین شبہ مری اقبال مین
نام حضرت بھی ہے میرے نامۂ اعمال مین

رشتہ توڑے دام کے صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرت لے جو طائر قید ہو کر جال مین

جب اگر [illegible] ہے مین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لا تقنطو کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھ دے باغ جنت کی سند مجکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرت کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائے ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روئین اپنی آنکھین اے امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لا کے رومال مین

ردیف واو

میرے الفت نے دیا رتبہ بے حد مجکو
کر دی خاک در شاہ کی مسند مجکو

پھول وہ چہرہ ہے شمشاد ہے وہ قد مجکو
سیر گلزار جناں سے ہے یہ مقصد مجکو

عمر بھر دولت کونین کی کرتا تھا تلاش
مل گئی آج تہ دامن احمد مجکو

اب وجد فخر عرب آپ ہیں فخر اب وجد
یاد ہے مکتب ایمان میں ابجد مجکو

رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہوں حضرت کی عبا
حشر کے روز کرے گا نہ خدا رد مجکو

ہیں وہ محبوب خدا اس سے ہیں سبکے محبوب
راست گو ہوں نہیں آتی ہے خوشامد مجکو

اس خط سبز کا عاشق ہوں نہیں مانند خضر
کیوں نہ جنت میں ملے قصر زبرجد مجکو

کس دولت کسی ثروت کی نہیں اب پروا
میرے اللہ نے دی الفت احمد مجکو

یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ
روز آ آ کے ستاتا ہے یہ مرتد مجکو

آسمان پہ کلہ فخر نہ کیونکر پھینکوں
ہاتھ آیا ہے ترا گوشہ مسند مجکو

شافع حشر کا احسان کہ وارد میں ہوا
کر چکے تھے مرے اعمال [illegible] مجکو

ہوں گنہگار مگر خوف معاصی نہیں ہیں
بخشوائیں گے قیامت میں محمد مجکو

نکہت گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہے صبا
یاد آ جاتی ہے اس شاہ کی آمد مجکو

مست ہوں بادہ الفت سے میں بیہوش کسطرح
کیوں نہ سمجھے صف عشاق سرآمد مجکو

قصر جنت میں جو دیکھونگا جواہر کے کلس
یاد آ جائے گا وہ روضہ وہ گنبد مجکو

خلعت بادشہی حلہ جنت سمجھوں
دیں جو زہرا کفن پوشش مرقد مجکو

گذرے چالیس سن عمر کے ای طالع بیدار
تا کجا ہند میں رکھے گا مقید مجکو

کم نہیں ہے یہ شرف کچھ مرے حق میں ای امیر
نام میرا ہے یہی کہتے ہیں احمد مجکو

اب کہاں چین خبر دی مرے جی نے مجکو
کہ مدینے میں بلایا ہے نبی نے مجکو

عاشق چہرہ حضرت تھا گیا بے کھٹکے
در فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو

بحر امت مین نبیؐ اور علیؑ ہین حامی — پار اترنے کے ملے ہین یہ سفینے مجکو

عشق کر ختم رسل سے کہ خدا راضی ہو — کی یہ تعلیم اویسؓ قرنی نے مجکو

آتش عشق مین جلتا ہون مین شب کیسے دم صبح — شمع سان موت کی آتے ہین پسینے مجکو

پر نکل آئین جو طائر کی طرح وہ نہین — ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجکو

شوق محبوب الٰہی مین نہین صبر کی تاب — لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجکو

ہے یقین راہ مین ملجائین گے جبریل امین — سب بتاوینگے زیارت کے قرینے مجکو

اب نہ ٹھہرو دن جو کرے میری مشاہد بھی وطن — کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجکو

مومن و زائر و حاجی ہون یہ تین شرف — کی دعا ہاشمی و مطلبی نے مجکو

رات دن ہند مین رہتا ہے یہی ہیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی نے مجکو

مدح خوان ہو نہین جو آواز نہین ہے تو نہو — سوز حاصل ہے مجھی ساز نہین ہے تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہوگا — باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہو

ہے مے عشق سے حضرت کے مرا دل مخمور — جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہو

دیکھ سکتا نہین کنجشک کو دہشت سے تری — بندہ گرویدۂ شہباز نہین ہے تو نہو

مردہ دل جتنے ہین اقرار نبوت ہے انہین — مردہ دل قائل اعجاز نہین ہے تو نہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح — مثل داؤد خوش آواز نہین ہے تو نہو

درد الفت کا ہو انجام الٰہی اچھا — خوبصورت اگر آغاز نہین ہے تو نہو

لڑکے مر جائینگے خود خبث طبیعت سے عدو — آسمان تفرقہ پرداز نہین ہے تو نہو

آشیانہ ہے مدینے مین درختون پہ مرا — اب اگر طاقت پرواز نہین ہے تو نہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہین خضر ترا جمال — پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہے تو نہو

رہ نہین جائیگا مین ان کی مدحت مین امیر — توسن فکر سبک تاز نہین ہے تو نہو

یہ باعث تھا کیو سجدہ فرشتون نے جو آدم کو
کہ انکے صلب مین دیکھا ضیائے فخر عالم کو

جو عالم ہمنے دیکھا ہے دلمین فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر ہمکو

شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان پر عرش اعظم کو

نظارہ شاہ کا لون فدا مین ترحشک کرتا تھا
ہٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سے تمہاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسیٰ عمران کو لب عیسیٰ مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حسرت
کہ لیلون دوڑ کر آغوش مین مین قد پرخم کو

تری محراب ابرو ہے تو اچاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہون مین کعبہ کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف مین پایا ہے یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہین عیسیٰ مریم مرے دم کو

نکلسکتے نہین ہین ایکدم قید محبت سے
لپیٹا ہے یہ دونون گیسوؤن نے دونون عالم کو

اگر اس خاک کو دانے کا بوسہ ہے ملے لیتے
نہوتی کھا کے گندم احتیاج عذر آدم کو

وہان چالیس تھے ہین دفیض آپکی لاکھون
سخاوت مین بھلا کیا آپسے نسبت ہے حاتم کو

یقین ہے مثل حاتم شوقسے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک مین جو خاتم کو

امیر آوازہ معجزات پہونچتا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان مین گور رستم کو

کہونگا حشر مین یہ تھامکر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچہ مولا کا سرمہ ہے عجب سرمہ
کیا ہے نور روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقۂ گیسو نہین آزاد حسرت ہے
الٰہی قید ہون آمین ملے یہ طوق گردن کو

یہ شوق دید مرقد ہے کہ جب دربند ہوتا ہے
فرشتے جھانکتے پھرتے ہین دیوار و در روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنالے آشیانہ چھوڑکر اپنے نشیمن کو

تمنا ہے نہ نکلون گر کبھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائے نہین یا شاہ مدفن کو

تمہارا بوسہ دریون بد دنکو نیک کرتا ہے
بنا دیتا ہے سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کہ جو زر کی کو لگا تھا وصف باغ و روضۂ حضرت
لباس شاہ کو سینے کی ہو خیاط کو جرأت
جنان سے روضۂ شہ تک جو حوریں آ نہیں سکتیں
ابھی تو اڑ کے آتی کوچۂ مولا میں گلشن سے
بہار اترتا ہوا قطع رہ معراج کرتا تھا

خدا کی اسی دیں کہ ہاں میں نخل سوسن کو
جو رشتہ مانگ لو ادریس سے عیسیٰ سے سوزن کو
بحسرت دیکھتی رہتی ہیں دیوار دنیٰ روزن کو
جو ملتی بلبلوں کی طرح پر لگا ہاے گلشن کو
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیوں نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اس شاہ کا عاشق نواز ہے
بچھا دے سرو پائے فاختہ پر اپنی گردن پر

رکھتی ہے خاک کوچۂ مولا چمن کی بو
سونگھے جو کوئی اس کے لباس بدن کی بو
کیا حلقہ ہائے زلف مسلسل میں عطر بیز
اس چہرۂ صبیح کی دل کو چھپا رہی
لکھوں جو مدحت تن نازک کتاب میں
گویا زمین عطر سے ہے خاک جسم پر
کافور کی جگہ تھی جو خاک مزار پاک
خوشبو دہان پاک کی مجھکو پسند ہے
یعقوب وار یوسف شب پہ ہوں فدا
آئے شمیم باغ جنان کی دماغ میں

ذرہ ذرہ گل میں آتی ہے غنچہ دہن کی بو
خوش آئے کیا دماغ کو اس کے چمن کی بو
آتی ہے صاف نافۂ مشک ختن کی بو
داغوں سے آ رہی ہے گل یاسمن کی بو
آئے ورق ورق میں گل نسترن کی بو
شبو کی بو ہے زلف میں تن میں سمن کی بو
خوشبو سے فرشتے سونگھ کے میرے کفن کی بو
سونگھیں کبھی نہ غنچۂ گل کے دہن کی بو
روشن ہوں آنکھیں سونگھیں اگر پیرہن کی بو
لائے صبا جو آ کے حبیب ذوالمنن کی بو

فیض ثنائے شہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہنچی بہشت میں مرے باغ سخن کی بو

طاعت حق ہے محمد کی اطاعت مجھکو
کچھ نہیں زشتی اعمال سے دہشت مجھکو

حج ہے کعبہ کا مدینے کی زیارت مجھکو
بخشوا لیں گے نبی روز قیامت مجھکو

کون اب دولت دنیا کی ہے حاجت مجکو / میرے اللہ نے دی ہے دین کی دولت مجکو

چہرہ پاک کی تعریف کیا کرتا ہوں / ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجکو

روضہ شاہ تلک ہند سے پہونچیں شتاب / یا خدا جلد دکھا روضہ جنت مجکو

اڑ کے پہونچونگا میں طائر کیطرح یثرب میں / دی مرے شوق نے پرواز کی طاقت مجکو

فیض عشق شہ والا سے تونگر ہوں میں / مال ہے گنج ہے دولت ہے الفت مجکو

سن لیا ہے کہ نبی شرع میں آئیں گے ضرور / اسلیے مرگ کے آنے کی ہے حسرت مجکو

شاید آجائیں وہاں ختم رسالت کی قدم / جلد اے مرگ دکھا گوشہ تربت مجکو

حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے / کیا غم تشنگی روز قیامت مجکو

جانتے ہیں کہ بہت تشنہ دیدار ہوں میں / ہے یقیں سبسے پہلے کریں جام عنایت مجکو

شکر ہے بیٹھ رہا ہوں در مولا پہ امیر
ملگئی سارے بکھیڑوں سے فراغت مجکو

عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو / اس کاہ کو اور کوہ کے انبار کو دیکھو

کہتی ہے کہ میں پرتو چشمان نبی ہوں / لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

ہر اسکے نظارے میں جو لو اس سے زیادہ / قرآن کے بدلے اسی رخسار کو دیکھو

فاقو نہیں اس ابرو کا رہے دھیان تو بہتر / ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو

اے اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہے / بل کھائے ہوئے گیسوئے خمدار کو دیکھو

جنت میں یہ کہتے ہیں نوشتوں سے فرشتے / یثرب میں چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اس خرم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاق سجدہ میں تا چند دل بیتاب ہو / سر مرا ہو اور اس دروازے کی محراب ہو

مدتوں سے آرزو رکھتا ہوں یہ لیکن فلک / چادر مرقد کسی شب چادر مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون کسسے مین کر — کلیان کرنے کو پہلے موتیون کی آب ہو

حفظ حضرت کا بچائے جسکو کیا اسکو خطر — برق خاطف مزرع دہقان پہ گر کر آب ہو

آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے — کیون وہ ہر کانٹا رگ گل کیطرح شاداب ہو

شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند — آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو

مہر مولا ہو یہ دلمین ہون جو اس کوچہ مین خاک — اڑکے ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو

دل جلانا عشق مولا مین ہو دولت کا سبب — صاحب اکسیر ہون کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سے جسدن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہوا سکو خواب ہو

لے چل اے شوق سوے روضۂ مولا مجھکو — تو نسے ہے زیارت کی تمنا مجھکو

روضۂ پاک کا شب مین نظارہ مین کرون — اسلیے حق نے دیے دیدۂ بینا مجھکو

سر ہو اور سنگ در شاہ ہو تا آخر عمر — جب سے پیدا مین ہوا ہے یہی سودا مجھکو

شوق دیدار ہے اس برق تجلی کا کمال — یا خدا جلد سے ملے رتبۂ موسے مجھکو

جان قالب مین نہین دوری و جدائی کے سبب — زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجھکو

کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہے کیسا — صورت رشتۂ تیر اتہ و بالا مجھکو

بادپیمائی گردون سے نہین کچھ مطلب — تو ہی اے شوق کر اب بادیہ پیما مجھکو

خضر پھرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ — نہین معلوم رہ یثرب و بطحا مجھکو

راہ خشکی ہو اگر راہزنون سے مسدود — گر ہئے شوق و دکھا تو رہ دریا مجھکو

کور آنکھین جو کرے راہ مین اندھی تو کرے — کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجھکو

سستی بخت ہے یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجھکو

ردیف ہاے ہوز

آنکھوں میں ہو گھر دل میں مرے جا ہو مدینہ
ان تین مدینوں میں سے ہو ماوائے مدینہ

موسیٰ کو مبارک ہو تجلی سر طور
اللہ مری آنکھوں کو دکھلائے مدینہ

ہے قصر جنان روضہ ستون طوبیٰ فردوس
جنت کا تماشا ہے تماشائے مدینہ

فیض قدم شہ سے یہ پائی ہوا ایسی
خورشید ہو اک ذرۂ صحرائے مدینہ

محشر میں ہوا لائے گلزار شفاعت
جس دل میں پڑا داغ تمنائے مدینہ

بازار محبت میں کہاں مجھ سا خریدار
سر بیچ کے لیتا ہوں میں سودائے مدینہ

ہر صبح بنا دار روضۂ حضرت کا آئینہ
جب آنکھ کھلی کھل گئے دروائے مدینہ

فردوس سے وہ روضۂ پرنور ہے بہتر
رضوان سے ہے بڑھکے ہمیں رائے مدینہ

کثرت میں فرشتوں کی صفیں ہیں صف محشر
ہے شرق سے تا غرب مصلائے مدینہ

موسیٰ ہیں اگر محو تجلائے سر طور
ہے روح مری محو تجلائے مدینہ

مالک ہے امیر اسکا یہ مصرع ہے بہتر
زیبا ہے اگر مصرع ہے شیدائے مدینہ

اس روضے پہ ہو گنبد اخضر کا اشتباہ
اس شمسے پہ ہے مہر منور کا اشتباہ

کرسی در بلند ہے ایسی کہ جسپہ ہے
عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ

رفعت ہے کسقدر کہ فلک تہ دہ زمین
ہے جسکے ذرے ذرے پہ اختر کا اشتباہ

کیا خوب پیش روضۂ والا ہو سائبان
ہوتا ہے جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہیں ہے غور سے دیکھو تو باغ ہے
زیبا ہوا ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہاں کے ہیں
سلمان کا ہے گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو رات کو ہو دشخانہ فراز ہے
ہے آسمان پہ برج دوپیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہے وہ اختر سے کم نہیں
ہر قمقمے پہ ہے مہ انور کا اشتباہ

جا کر وہاں جو دیدۂ زائر پر آب ہو
امیر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار نیر صبح معلے کا ہے خضر
آئینہ دار پر ہے سکندر کا اشتباہ

باہر نہین ہین نیر م سے یہ انجم و فلک
اُس سیر سپیدا پہ ہے مجمر کا اشتباہ

در پر جھکے جبین تو ہوا سجدہ تابناک
ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ

وہ باغ لطف شاہ ہے جسمین صبا کو ہے
شبنم کے قطرہ قطرہ پہ گوہر کا اشتباہ

پہونچا ہے سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

فلک سے ہے برسر بیداد یا رسول اللہ
بچائیے مجھے فریاد یا رسول اللہ

مین اضطرار مین دیدہ دین کو ملیں
یہی تو ہے دم امداد یا رسول اللہ

تمھین ہو داد رس علے انبیاے سلف
مجھے بھی تم سے ملے داد یا رسول اللہ

جہان مین جتنے تھے ناشاد انکو شاد کیا
مجھے بھی کیجیے اب شاد یا رسول اللہ

شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ

عبادتین جو ہون مری آپکے سبب سے قبول
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہ

اگر نہ ہون کسی کی نظر سے نہ دو تو عالم مین
پڑے نہ مجھپہ یہ افتاد یا رسول اللہ

خدا نے خلق کیا ہے تمھاری خاطر سے
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ

ہر ایک سرو ہرا اس بوستان عالم مین
کرم سے آپکے آزاد یا رسول اللہ

وہی ہے حکم خدا خوب جانتا ہون مین
جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یا رسول اللہ

ہمیشہ آپ کا ہے نام مجکو ورد زبان
ہمیشہ آپ کی ہے یاد یا رسول اللہ

فلک کو تیغ کرو جان امیر کی بچ جاے
ستا رہا ہے یہ جلاد یا رسول اللہ

رہتی ہے زبان پہ صفت شان مدینہ
ہون مرغ نوا سنج گلستان مدینہ

جنت ہی حقیقت مین گلستان مدینہ
طوبا ہے جنان سرو خیابان مدینہ

اللہ نے بخشی ہے جسے شاہی کونین
سلطان مدینہ ہے وہ سلطان مدینہ

زیر قلم شاہ ہے ہر ایک قلمرو
کس ملک مین جاری نہیں فرمان مدینہ

حاصل ہو مجھے زیست مین بھی یہ سیاحی
بہتر ہے تہ نخل بیابان مدینہ

ہے شوق بہت گھر مجھے زندان سے نہین کم
یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ

حورین ہین فدا جبہ مین حضرت پہ فدا ہون
قربان ہین ملک جبہ مین قربان مدینہ

اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤن مین جلدی
مدت سے مرے دل مین ہے ارمان مدینہ

ہین دیو و پری تابع فرمان سلیمان
حاکم ہے سلیمان کا سلیمان مدینہ

جانون کے حصہ مین وہان کیون نہین لذت
ہے حسن ملاحت نمک خوان مدینہ

قالب مین دو عالم کے مدینہ ہو اگر جان
ذات اس شہ کونین کی ہے جان مدینہ

نغمہ ہے مزا نغمہ داؤد سے بہتر
بجتا ہے کہان مرغ خوش الحان مدینہ

روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم
اللہ کا مہمان ہے مہمان مدینہ

کہتا ہے امیر اس لیے عالم مجھے حسان
ہون حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یای تحتانی

قبر کا زائر جو حضرت کے قدم سے ہوگی
زائر در پہ وہ آئی باغ ارم سے ہوگی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہوگی
رونق آئین بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی

دل سے نکلیگی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی

کاتب صنع نے نام اسلیے پہلے لکھا
رسم راضی نہ کسیطرح قلم سے ہوگی

نزع کے وقت کوئی کام نہین آنیکا
شکل آسان مری تیرے کرم سے ہوگی

جادۂ عشق نبی ہے دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

زندے ہونگے وہان ذکر حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون حج
حکم تم دو گے تو توڑ ہی گا مسلمان ہو کر
چاہیے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل
کھینچ لے جائین گے کس طرح فرشتے ہو کر
حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث

بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی
نفرت اسدرجہ برہمن کو صنم سے ہوگی
رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی
خلق لیکن ہوئی حضرت کو علم سے ہوگی
روشنی آئینہ مین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون نبی خواہ ولی حشر کے میدان مین امیر
التجا سب کو شہنشاہ امم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے
جھک جھک کے چوم لیتی ہین جنت کی ڈالیان
تسلیم جبرئیل امین تھی برائے نام
پایا ہے بوسہ نقش کف پا کا خواب مین
اے شوق قافلہ جو مدینہ کو ہو روان
رہ رہ کے کل زمین مدینہ کی راہ مین
پلہ جو نیکیون کا گھٹا ہے تو غم نہین
اللہ رے شوق پہونچ کے مدینے مین دن رہی

قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے
کیا بیل بوٹے ہین سر مسند کڑھے ہوے
حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے
ہین اب دماغ عرش برین پر چڑھے ہوے
بانگ جرس سے پاؤن ہون آگے بڑھے ہوے
تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوے
امت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوے
منزل سے ہم اگرچہ روان دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق پڑھے ہوے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے
مزار پاک ہے آنکھون سے نزدیک
زمین ہے آسمان بھی اسکے آگے
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت

کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
عجب یہ چشم بینا دوربین ہے
عجب برتر مدینے کی زمین ہے
مرا دل بھی سلیمان کا نگین ہے

گناہ ہو نہیں محشر مین کچھ خوف ۔۔۔ کہ حامی رحمۃ للعالمین ہے

بڑی کہیے امیر اسمین غزل کیا
ذراسی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرینگے یہ ہمین دیکھ کے محشر والے ۔۔۔ خوبی کے غول وہ آتے ہین پیمبر والے
ہوگئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید ۔۔۔ اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے
لطف حضرت سے زحل کی ہے سیاہی کا نور ۔۔۔ قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے
حشر مین دینگے یہ ہم ساقی کوثر کو جواب ۔۔۔ ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے
دشمن شاہ ابوجہل ہو عاشق ہون اویس ۔۔۔ حیف گھر والون سے اچھے رہین باہر والے
ہے جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب ۔۔۔ حق تو یہ ہے کہ کہان ہمسے مقدر والے
لگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر ۔۔۔ ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے
انبیا کب شرف قرب مین ہمکو پہنچے ۔۔۔ غیر تو غیر رہے دور برابر والے
ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف ۔۔۔ ق ۔۔۔ ہین وہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے
ہر اعزاز شرف چرخ سے اتری جو عبا ۔۔۔ یہی دو چار شریک اسمین ہوئے گھر والے
کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہے جہان بیٹھے ہین ۔۔۔ سلطنت چھوڑی ہوئے سیکڑون کشور والے
خوف کیا حشر مین امت کے سیہ کارون کو ۔۔۔ کہ لپٹین گے انھین بال وہ گھونگھر والے
دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے فراخ ۔۔۔ سیر سب ایک طبق مین ہوئے لشکر والے
آپ ہی کی طرف آخر کو ہے دونو کی رجوع ۔۔۔ جو ہین سلمان کی طرف جو ہین ابوذر والے
زور یہ قوت بازوئے محمد نے کیا ۔۔۔ کہ جسے دیکھ کے ششدر ہوئے خیبر والے

مین نے دیکھا ہے وہ آئینۂ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نبی کونسا اس شاہ عرب کے آگے ۔۔۔ پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب سے آگے

کیا ہوا آئے رسولون مین جو سب سے پیچھے — نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے
دوری منزل حضرت نہین سدرہ شوق — دو قدم پر ہے جو ہو جبین دلطلب سے آگے
کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی — اٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے
ق
انبیا کا ہو مرا ساتھ رہ یثرب مین — کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے
شوق کہتا ہو ہر اک گام جو ہوتا ہو سوا ہو — ہو رہ وان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے

کب کمی شوق نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین بھی ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوئے — خیل انجم مین آفتاب ہوئے
عشق مولا نے کر دیا بیخود — ہم سیہ مست بے شراب ہوئے
ہم نے پایا ہے ولا کا مزا — جلگئے سب مدعی کباب ہوئے
بیخودی ایسی دی خدا سب کو — پینے سے داخل ثواب ہوئے

قطعہ چہار بیت

بھیجے بھیجے خدا نے پیغمبر — سب کے سب یون تو لاجواب ہوئے
موسیٰ و نوح و عیسیٰ و آدم — ایسے دس پانچ انتخاب ہوئے
پایا کتنون نے اقتدار صحف — کچھ نبی صاحب کتاب ہوئے
پر محمد کہ ہین حبیب خدا — سب رسولون مین انتخاب ہوئے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخل امت جناب ہوئے

چاہیے مجھ کو عنایت شہ دین تھوڑی سی — دیجیے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی
آرزو ہے کہ محبت مین تمھاری کٹجائے — عمر باقی ہو جو اے خسرو دین تھوڑی سی
ہے وصیت کہ کفنین مین مرے رکھدین احباب — خاک روضہ کی جو ملجائے کہین تھوڑی سی

زعم مین انکے ہی یہ بات کہ الفت شہ کی
ہم بہت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی

سنگ در آپ کا ملجاؤ تو سجدہ یہ کرون
سو وہ ہو کر مری رو جاتی جبین تھوڑی سی

سیر تھی نعمت دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑی سی

طول کیا دون کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے ہوتے کہو ہے یہ زمین تھوڑی سی

جس روز مدینہ کی طرف گھر سے چلین گے
آنکھون سے رواں ہونگی کبھی سر سے چلین گے

وہ ہم نہین سمجھائین جو پیچھے صفت گرد
اُڑتے ہوے بڑھتے ہوے صرصر سے چلین گے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا بڑھ کے ہو روضۂ انور سے چلین گے

یثرب سے ملک آئین گے لینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلین گے

حضرت ہو جو مشتاق تو گنہگار ہی پہلے
جنت کی طرف وادی محشر سے چلین گے

کفار کے سر تا نیزہ ٹوٹین گے دم جنگ
کیا چال ترے تیغ دو پیکر سے چلین گے

دہشت سے گھٹے جاتے ہین دل رعب ہے ایسا
کیا بڑھ سکے تا صف لشکر سے چلین گے

ٹوٹین گے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلین گے

جس روز کھلے گا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلین گے

پیمانون کو شیشون کو بلائینگے جو یہ مست
آنکھون سے وہ آئینگے تو یہ سر سے چلین گے

حاجت جو گزک کی ترے میخوارونکو ہوگی
اشعار نئے انکے مقدر سے چلین گے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو بنا رکھے ہین وہ سر سے چلین گے

جنت ہے جو در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دون کی رضوان مرے آگے

پہونچا ہون جو اس در پہ تو پائی ہے یہ شوکت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال ہی کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچہ حضرت کی گدائی
کیا مال ہے گنجینہ سلطان مرے آگے

ہوتی ہو جو ہمراہی یثرب تو ادب سے
چلتے نہین رستے مین سلیمان مرے آگے

ابرو و رخ شہ کو سمجھتا ہو مین ایمان
مومن ہون یہ کعبہ ہو وہ قرآن مرے آگے

فیض شہ والا نے وہ بخشی ہو کرامت
ہین کاسہ بکف قیصر و خاقان مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہون کہ حقیر سے ہون کمتر
دُر عدن و لعل بدخشان مرے آگے

رستے مین کیا شوق زیارت نے اندھا
ہو چاہ تو ہے چاہ زنخدان مرے آگے

سدرہ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت
آندھی نہ کچھ چیز نہ باران مرے آگے

حائل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہو اک بوند
قطرے سے ہو کم نوح کا طوفان مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے
ظلمات سے خود چشمہ حیوان مرے آگے

شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لاتے ہین طبق نعمت الوان مرے آگے

اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت
پیچھے ہین خضر موسیٰ عمران مرے آگے

ہر گام مین ہون روضہ حضرت کا قرین مین
ہر وقت ہے وہ کعبہ ایمان مرے آگے

حضرت کی شفاعت ہو تو ہو ظلمت عصیان
دم بھر صفت دود پریشان مرے آگے

لیجاؤ حضور شہ ذیجاہ فرشتو
لاؤ نہ مرا نامہ عصیان مرے آگے

بھیجے ہوئے حضرت کے سب احباب ہین موجود
ہین راہ نما بوذر و سلمان مرے آگے

اوصاف معلے سے امیر ایسی ہے الحان
ہین مرغ چمن سر بہ گریبان مرے آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
حضرت کی جو دعا بھی خدا نے قبول کی

جائے عجب نہین جو بہا انکھیون سے آب
بحر کرم تھی ذات جناب رسول کی

وہ ابر مرحمت کہ طراوت اسی سے ہے
ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی

غم مین شریک یونس و یعقوب کے بچے
انکے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

کافی ہے یہ تنا کہ حبیب خدا تھے وہ / حاجت نہیں ہو مدحت و لائق رسول کی

مریم سے آسیہ سے کسیطرح کم نہ تھی / نطفہ کنیز تھی جو جناب بتول کی

کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہیں ہوا / بہتان ہے اتحاد کا تہمت بتول کی

بوجہل پھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا / طوبے سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھ کی تو ہمنے زیارت رسول کی

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے / جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے

قطرہ ہے بحر آپ کی ہمت کے سامنے / ذرہ ہے مہر مہر و مروت کے سامنے

کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان ہے خطر د / ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے

چھپتے [illegible] تھے خندق بدر و حنین کے / سب مردہ دل تھے آپکی جرات کے سامنے

جھکتے تھے دل کہ نعرہ قرنا تھا فتح حد / رہتے تھے کافر انکو قیامت کے سامنے

بچا کے [illegible] لینے کا وہاں حکم حق نہیں / کاٹوں زبان کڑی ہو جو حضرت کے سامنے

چاہے تھے وہ دولت کونین بخشدے / یہ بات کیا ہے اسکی سخاوت کے سامنے

ہو سامنا اجل کا تو غریب میں یا خدا / مرقد ہے تو شاہ کی تربت کے سامنے

عاشق نبی کا ہوں گل و شبنم میں شگفتہ داغ / کوثر کے روبرو کہوں جنت کے سامنے

پڑھتے تھے منہ جو ادبی سو زبان دراز / کٹاتے تھے سر کی تیغ شجاعت کے سامنے

ممکن نہیں گر کو نہیں مدینے کی راہ میں / ہر چند سیکڑوں ہوں قیامت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں / کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

مشکل نہیں ہے تشنگی وہاں تیرا امیر
آئیں نہ آفتاب مہر و مروت کے سامنے

یادش میں جو کوئی رات گذر جائیگی / بہت اچھی مری اوقات گذر جائیگی

دیر ہوتی ہے زیارت مین تو کہتا ہے یہ دل
عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائیگی

ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اسکے
آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی

صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور
جب نظر سے یہ مناجات گذر جائیگی

جسطرح ہوگا روان ہونگا مدینے کی طرف
اے امیر اب کی جو برسات گذر جائیگی

سوے یثرب جبکہ ہم زائر چلے
شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے

راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق
پاؤن تھک جائین تو اپنا سر چلے

یا رسول اللہ جلد ہی آیئے
لشکر اندوہ مین ہم گھر چلے

نخل دل مین تھے گنا ہونکے جو برگ
حب حضرت کی ہوا سے گر چلے

کیا نصیب انکو ہوئی راہ راست
چال پر کب آپ کی کافر چلے

ق

پھر رسائی کی رسا تقدیر نے
پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے

شوق دل سنئے کی دوبارہ رہبری
آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین اڑا ہون امیر
اڑ کے کیا مجھ سے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانیوالے
چند صابر تھے محمد کے گھرانے والے

بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہین مصیبت کو اٹھانیوالے

آنکے پیچھے جو ہوے وہ سر منزل پہونچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پہ آنیوالے

کچھ بہکتے ابھی کیا ہو نہین نبوت کو نشان
علما ہوتے وہ عیسیٰ کے زمانے والے

گنج پرویز کے جانب جو ہوا شہ کا گذر
کنجیان لائے پئے نذر خزانے والے

کربلا مین جو ہوے گرد علی اکجا لاکھون
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

بھوک مین پیاس مین ایک ایک ہزارون سے لڑا
کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے خود لب دریا پیاسے — حشر میں چشمۂ کوثر کے لٹانے والے

کیسے بچ پائینگے دوزخ میں جلینگے جسدم — خیمۂ آل محمدؐ کے جلانے والے

جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہے — کیسے کھسیے ہوئے نادم یہ چھپانیوالے

آجتک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا — مٹ گئے آپ ہی جتنے تھے مٹانیوالے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہیں جانیوالے

جلی جو دیدہ و دل میں فضا مدینے کی — نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی — پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

خزانہ معرفت حق کا دفن ہو آمین + — خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی

دماغ بوئے حبیب خدا کا ہو مشتاق — ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہیں — وہ راہ راست ہو سکے کی یا مدینے کی

حسنؑ کو سبز تو رنگت ملی حسینؑ کو سرخ — بنی لواسوئے کیں کیسی خنا مدینے کی +

کہو کریں ملک الموت نزع میں نرمی — وگرنہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہیں پروا — پر آرزو و ہوس سے جدا مدینے کی

تمام جرم معاصی کے ہوں غلط اہل — ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی

مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم سے — ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

جو زائر آئیں یہاں ہوں بہشت میں داخل — خدا کے گھر سے پہنچے ہو التجا مدینے کی

ہمیشہ کاتب تصویر سے صفحۂ دل پہ — شبیہیں کھینچتے ہیں انبیا مدینے کی

کمال ہند میں دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

کافر ہوئے جو اس شہ ذیشاں سے پھر گئے — برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

نکلی تھی نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر فلک کے شیر نیستان سے پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سے پھر گئے

برگشتگی کا حال یہ ہے اہل کفر پہ
پہلے جو دور گنبد گردان سے پھر گئے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منھ سب کے لشکر شہ ذیشان سے پھر گئے

بارے چمک کے ذرّون ز میدان رزم نبرد
کیا ون طلوع مہر درخشان سے پھر گئے

ٹھہرے مقابلہ پہ نہ اہل مباہلہ
بد عہد کیسے قول سے پیمان سے پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے اے امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

غزل درشان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوے قرآن سے پھر گئے

نصرانیون نے حضرت عیسی سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سے پھر گئے

امت کے سرکشون نے نہ کی نوح سے وفا
کیا رو سیاہ دیو سلیمان سے پھر گئے

کافر ہوے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوے کہ قبلۂ ایمان سے پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بازی شیطان سے پھر گئے

ہرچند تھا مقابلہ لاکھون کا ایک سے
منھ سب کے تیغ شاہ شہیدان سے پھر گئے

آئے تھے جو کے واسطے جن و ملک کمک
انکار بادشاہ غریبان سے پھر گئے

بنیاد تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سے پھر گئے

ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا مین ساتھ
سست اعتقاد سستی ایمان سے پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ اے امیر
کچھ بھی سنا نہ ایسے وہ ایمان سے پھر گئے

غزل در نعت

دل کبھی قصد زیارت مین جو دم لیتا ہی ۔ چل کھڑے ہونیکی شوق اس سی قسم لیتا ہے

جو مدینے سے رہ ملک عدم لیتا ہے ۔ کب ٹھہرتا ہی کہین خلد مین دم لیتا ہے

قصد ہستی کا جو کرتا ہے تو ہمسر اسکا ۔ راستے ہی سی وہ پھر راہ عدم لیتا ہے

جسکو ملتا ہے مے الفت حضرت کا مزا ۔ پھر وہ کوثر ہی کو نہین ساغر جم لیتا ہے

گھر سے چلتا ہی مدینے کی طرف جو زائر ۔ ہر قدم بڑھ کے ثواب اسکے قدم لیتا ہی

حکم دیتے ہین جو حضرت تو برہمن کیسا ۔ اٹھ کے بتخانہ بت راہ حرم لیتا ہے

مین بھی ہون سبط محمدؐ کے عزادار ونمین ۔ تعزیہ رکھتا ہی دل نالہ علم لیتا ہے

کیون نہ سمجھے گا وہ طاعت مین کسکی محنت ۔ ہول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے

طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا ۔ ٹھوکرین راہ مین رہوار قلم لیتا ہے

ہین تری دور مین خونریز بہانتک خائف ۔ کر لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

مدح حضرت سے ملا ہی تجھے رتبہ یہ انیس ۔ نام تعظیم سے حسان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سی روسیاہونکی ۔ کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھاتے ہین جو مرتبہ اپنا ۔ نظر سے اتر ے چڑھی بارگاہ شاہونکی

ثواب جملہ عبادت کا ہے ریاضت مین ۔ یہ ایک راہ ہی انہی ہزار راہونکی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اڑین حورین ۔ سمجھ کے سرمہ سیاہی مرے گناہونکی

نہین ہے گرد نواح مدینہ نخلستان ۔ قطار ہے یہ ترے عاشقونکے آہونکی

نظارہ کرکے رخ پاک پہ جو پھرتی ہین ۔ بلائین لیتی ہین آنکھین وہان نگاہونکی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوے ۔ نشان ہین دحین ہین ان مغفرت پناہونکی

فرشتے کرتے ہین ماتم الف جو سی صف ۔ جو گرد پڑتی ہی اس روضہ پر نگاہونکی

یقین ہے چشم در خلد کی نہین پلکین ۔ ترے کرم کی صفین ہین یہ روسیاہونکی

کریگی آگے شفاعت تری خریداری
کھلینگی حشر مین جب گٹھریاں گناہونکی

مین ناتوان ہون سہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذرخواہونکی

نگاہ لطف سے لازم کہ دور ہو یہ مرض
دبا رہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا ہے
امیر کیا ہے حقیقت مرے گناہونکی

اعجاز مصطفی نے ہر بار کیسے کیسے
امیر تھے منکرون کو انکار کیسے کیسے

فرمان ہوا تو بولی مٹھی مین سنگریزے
ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے

اندھون کو دی بصیرت مردے بہت جلائے
اچھے کیے نبی نے بیمار کیسے کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولی جری نے عقدۂ دشوار کیسے کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہوگئے شکستہ
ہرچند تھے بتون کو پندار کیسے کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوئے نہ سرکش
لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے

کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے مین
ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے

تائید کی خدا نے غلبہ انھین کو بخشا
دب کر ہوئے مسلمان کفار کیسے کیسے

سچ ہے کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا
الحق کہ تھے بہادر انصار کیسے کیسے

لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا
غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے

وقت غضب جو آیا دریا مین خاک اڑائی
جنگل کیے عطا سے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفی ہے
طبع رسا نے تیرے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہی تربت رسول کی
کچھ کم نہیں ہے حج سے زیارت رسول کی

منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے
توحید ہے خدا کی نبوت رسول کی

انکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے
دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

امت کا ذکر کیا ہے یہ نبدی ہین آپ کے
واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین
امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصہ محشر مین رستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہین پانچ وقت نمازین جو اہل دین
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین +
جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی

ق
پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی

خائن ہے جو نجات کہان اسکی روز حشر
امت کے ہے سپرد امانت رسول کی

آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
غالب تھی کافرونپہ یہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ پھرا ہوا
جرات تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

توفیق راہبر ہوئی اسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

چندے مین قبضہ عرب سے تا شرق کر لیا
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزار ہا
تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکان ہون درہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو جو آج بھی تربت رسول کی

پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اس سے سوا ہے کونسی دولت جہان مین
یارب نصیب سب کو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہے وہ الفت رسول کی

بندہ بھی جانب لحد مصطفے سے چلے
یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے

سب خلق سوے روضۂ شاہ ہدا چلے
باغ جنان مین ایسی الٰہی ہوا چلے

جسکو کہ دلسے شوق زیارت ہو شاہ کا
آئے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے

آتی ہے زنگ قافلہ وین سے یہ صدا
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے

باندھی کمر سفر کا سرانجام ہو درست
اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا چلے

یہ راہ مغفرت ہے یہ ہے جادۂ ثواب
جاتے ہین ہم اُدھر کو جدھر انبیا چلے

گھر سے ہے قصد روضۂ پر نور کیطرف
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے

شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
خود لیکے خضر ساغر آب بقا چلے

گھبرا جو رہزنون نے تو عیسیٰ پئے مدد
چوتھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے

دشمن ضعیف آپکے احباب ہین قوی
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اسکا کیا چلے

امید ہے یہ آپ کے مستون کو روز حشر
کوثر پہ جام بادۂ مہر و ولا چلے

حضرت ہی بخشوا ئینگے سب استین امیر
شافی نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

ادھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپ کے روضے کا ہون وہ قائل طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے

مدینے جاؤن دوبارہ پھر آؤن پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثنائے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مے الفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو ہو ہر قتل عدو آپ آستین الٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

بلا پئے اسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلا و بلد مدینے مین ہو امیر کو موت
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہم کو سزا ے گناہ کیا ہوگی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہوگی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہوگی

پہونچ ہی جائینگے یثرب مین ہین جو تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہوگی

مقابل آپ کے یوسف کو کون پوچھیگا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہوگی

رہے گا خلق مین جاری اگر نہ آپکا فیض
شکستہ حال ہی خلقت رفاہ کیا ہوگی

نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین
ہمارے چھالے پانون کی پھر دستگاہ کیا ہوگی

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھکے یہ بات
رفاہ خلق کی بے بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
انھین جحیم سے حاصل تباہ کیا ہوگی

جو روتے ہین غم شہ مین ہین گناہ سے کب پاک
ہوس چکی ہے جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپکی اُتری ہوئی ہین جو مجرم
جہان مین انکی چڑھی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت انکی ہی جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہی تن پہ نہ ہوگا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب حج تی ہی کب
عطش نہ ہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر مین سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر جیسی مضمونسے ہو امید ثواب
کہے جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پر تصدق جان آپ پر سی صدقے
آنکھوں سے سر ہی قربان آنکھین ہین سر سی صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
مین ہون ادھر سی قربان تو ہو ادھر سی صدقے

بولے ملک جو آدم نازان ہوئے دلا پہ
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہے مہر و مہ سے رخ دیکھکر نبی کا
تو شام سے ہے قربان مین ہون سحر سی صدقے

بام زمین ہے شہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قربان غربی ادھر سے صدقے

ٹکڑے دنیا مین پلے ہین جتنے تھے اہل حاجت | شاہ و گدا نے پائی حضرت کو در سے صدقے

جو مال امیر کا ہے مالک ہین آپ اسکے
دل آپ پر سے قربان جان آپ پر سے صدقے

زبان ہو منہ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی | ہمین بھی کوئی ساغر میسر کوثر خیر ہو خم کی
پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا | شباہت دلکو یاد آتی ہے حضرت کے تبسم کی
زہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب | سیہ کارونکے سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی
کرو تر دامنونکو پاک دامن جنبش لب سے | ادھر بھی موج آجائے کوئی رحمت کے قلزم کی
مگر میں بطرح ہے انتظار شاہ انکو بھی | سپید آنکھین نظر آتی ہین گردون پر جو انجم کی
وہ عاشق ہون پڑھی جسدم گلستان بینے طفلی مین | پسند آئی نہایت ہے حکایت باب پنجم کی
کہین بڑھکر مسیحا سے ہے رتبہ ابن مسیحا کا | بلندی عرش کے آگے ہے کیا چرخ چہارم کی
ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت | کہ موجین ہیرے دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی
ترے منکر کے مردے کو جلانا ہو نہین سکتا | گرہ ہو جاتی ہے حلقوم عیسیٰ مین صدا قم کی
بڑے وہ ہی نہین جنکو ہے تری معراج مین شبہہ | نہین ہے پاس لقمان کے دوا انکے توہم کی
غذائے نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی | حقیقت جانتے تھے آدم و تحریص گندم کی
رہے خود جادہ آرا بوریا پر فقر پر حضرت | ہزارون کو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

جو حضرت ناخدا ہین بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنے سفینے کو نہین دہشت تلاطم کی

در شہ پر اجل اے کاش میسر ہوتی | میری تربت بھی شہیدوں کے برابر ہوتی
تھی جو اے برق سر طور نمائش منظور | آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی
جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع | جسم خاکی سے جدا روح نہ کیونکر ہوتی
راستہ کون مدینے کا بتاتا مجکو | تپش دل نہ خضر بنکے جو رہبر ہوتی

ہی ترے پیرہنِ پاک کی حسرت اسکو — ورنہ کیون نکہت گل جامہ سے باہر ہوتی

حشر کہ مجکو نکیرین سے درپیش ہے آج — آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

گرمی مہر قیامت سے نہ جی گھبراتا — سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجسے کیا مجکو سیہ کاری نے — کیون نہ آنکھ اشک ندامت سے مری تر ہوتی

خاک کچھ بھی ترے کوچہ کی جو ہوتی شامل — روح بیقرار قالب خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھونسے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

جو نگاہ خسرو عالی مکان سے گر پڑے — لاکھ سرکش ہون زمین پہ آسمان سے گر پڑے

اشک دامن پہ گرا قرگان دشمن سے تو یون — صحن مین جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے

آنے دنیا مین جو حضرت دہر مین تھی ہیبت — منھ کے بل سب خوف شاہ انس و جان سے گر پڑے

رعب سے میلاد کی جب کانپ اٹھے نوشیروان — کیون نہ ایوان ہیبت شاہ زمان سے گر پڑے

لطف حضرت نے یہ باندھی باغ عالم مین ہوا — دوستار دونکے گنہ برگ خزان سے گر پڑے

جو بھرا ہے آپ سے اسکو کہان رفعت نصیب — بام پہ چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے

آنکھ اٹھا کر بام عالی کو لگو جب دیکھنے — مہر کی دستار فرق آسمان سے گر پڑے

گنبد مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد — بام تک جانے نپائے درمیان سے گر پڑے

آپ کی مدح جو ہو میدان مین چھانے یہ رعب — ق — گرز دست پہلوان سیستان سے گر پڑے

مردمک آنکھونسے دل سینے سے پہلو سے جگر — جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے

جو نگاہ قہر حضرت کی اگر اسکی طرف — تاج رفعت کیون نہ فرق فرقدان سے گر پڑے

آپ کی رحلت کی پہونچی آسمانپر جب خبر — اشک ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑے

وحشیون نے خاک سرپہ جو نسے اڑائی دشت مین — سارے طائر اپنے آشیان سے گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی — خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا اے گھن مین مہر و ماہ
آنسوؤن کی طرح تارے آسمان سے گر پڑے

چاہیے ایام پیری مین خموشی اے امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سے گر پڑے

گل مہتاب سے اس رخ کا پتا ملتا ہے
بو تو کچھ بھی نہین پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضہ پاک بھی رتبے مین نہین عرش سے کم
جو پہونچتا ہے اسے آب بقا ملتا ہے

زائرون کو لیے ہر جہد زیارت مین ثواب
مر بھی جائین تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا پہونچتا ہے جو صحرا مین اثر
کاہ کو بھی اثر کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کی کملی کو نہ کیونکر سمجھین
سلسلہ تم سے کچھ اے آل عبا ملتا ہے

ہر ورق مین مری دیوان کے ہو وصف رخ پاک
تپتے تپتے یہ گلستان کا پتا ملتا ہے

چھاتے ہین جو گدا خاک ترے کوچہ کی
صورت خضر انھین آب بقا ملتا ہے

اوج ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
شکر حالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہے دیکھین مدینہ کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھکر ہمین غربت مین مزا ملتا ہے

رباعیات

گذرے سر عرش جب جناب والا
اللہ رے شوق دید قد بالا
طوبےٰ نے یہ سر اٹھا کے حسرت سے کہا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت مین ادب اپنا ہے
عشاق مین کیا خوب نصیب اپنا ہے
سب عشق مجازی ہین حقیقی ہے یہ عشق
اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

رباعی

ہون دل سے فدا اے رخ نیکوئے نبی
یارب مری آنکھون کو دکھا دے روئے نبی

سجدے بھی کرون سند شفاعت کی بھی لون ۔ سر پانون پہ ہو ہاتھ مین گیسوے نبی

رباعی

احمد کو شرف خدا سے سرمد سے ملا ۔ اعزاز سب انبیا کو احمد سے ملا
جان بخشی عیسیٰ ید بیضا سے کلیم ۔ جو کچھ جسکو ملا محمد سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور ۔ اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سر خفی ہے عین اعلان و ظہور ۔ فانوس مین شمع ساری محفل مین نور

رباعی

عیش آپ کی الفت مین فراوان پایا ۔ بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز ۔ اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ ۔ آجائے گا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اُسکے آتے آتے ۔ رکھدو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہے مدحت شہ ورد زبان خامہ ۔ ہے اور سے اور آج تو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہو ورق ۔ ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اس عشق سے خندان گل امید ہوا ۔ مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
اللہ رے یاوری حضرت کا اثر ۔ ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مجرم جو مجھے حشر مین پائینگے نبی ۔ لب حرف شفاعت مین ہلائینگے نبی

عاشق کہلا کے مین علیون و زخ مین
بخشتا ہے شرف تو بخشوا لینگے نبی

رباعی

جاؤ نگا مین مجرم جو سوئی باغ جنان
سب میری طرف دیکھکے ہونگے حیران
پوچھین گے جو قدسی تو کہے گا رضوان
بھیجا ہوا احمد کا یہ آیا ہے یہان

رباعی

کیا عشق نبی مین ہم نے پایہ پایا
رحمت کا خط جبین کو آیا پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل
خورشید یہان عدم مین سایہ پایا

رباعی

صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت
تشریف جنازے پر بھی لائے حضرت
محفوظ عذاب قبر سے مین ہون کہ ہے
تعویذ لحد کا نقش پائے حضرت

رباعی

جاری ہے زبان پر صفت شاہ امم
لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم
خالق نے کیا ہے فیض حضرت سے مجھے
اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم

رباعی

مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا
مطلوب نہین ہے بھلا ہی میرا
یا ختم رسل زبان یہ ہو وقت اخیر
ہو خاتمہ بالخیر الٰہی میرا

رباعی

اے راہرو مرحلہ صدق و صفا
یثرب کو روان ہو خواہ سوئے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہی ہو
رستہ ہے ایک کچھ ہے اونچا نیچا

رباعی

اعزاز مدینہ شرف عرش علا
دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا

پلہ تو مدینے کا رہا روئے زمین پر ۔۔۔ اور پلہ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہوں گنہگار ہوں اور خاطی ہوں ۔۔۔ کس منھ سے کہوں آیۂ عزین ناجی ہوں
ہاں ایک خیال ہے کہ خالق ہے کریم ۔۔۔ تم شافع عاصیاں ہو میں عاصی ہوں

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

فکر بلند و قسمت کوتاہ المدد ۔۔۔ منزل کڑی میں نابلد راہ المدد
ہولوں کا خوف راہ میں جانکاہ المدد ۔۔۔ کسمپرسش ہے ہر ایک قدم چاہ المدد

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہوں چاہ میں میں مور و بلا ۔۔۔ اک رشتۂ خام ہے وہ رسن جس میں ہوں بندھا
کھولے ہے چاہ میں دہن حرص اژدہا ۔۔۔ جلاد تیغ کھینچے سر راہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری ۔۔۔ سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دئیے بھنور نے تو کشتی مری تری ۔۔۔ پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہوکے خواب سے ہر ایک صبحگاہ ۔۔۔ ہوتے ہیں میرے دیدۂ دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کی دن ہے شب سیاہ ۔۔۔ ہر وقت وسوسے میں شیاطین سنگ راہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے	رہتا ہوں پھیر مین کہ دو راہ سیر ہے
سائل خدا سے دل سوی امداد غیر ہے	منھ کعبے کی طرف تو نگہ سوی دیر ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ امید شفا نہین	وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہین
در پیش راہ سخت کوئی رہنما نہین	منجدھار مین سفینہ ہے اور نا خدا نہین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولو گھسے دور خار سے دامن قریب ہے	بے بال و پر ہوں دام مین گلشن قریب ہے
منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے	جلاد سر پہ تیغ سے گردن قریب ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور سے کچھ اور رنگ ہے	ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
دل باغبان کا غنچے کے مانند تنگ ہے	بلبل کو آشیان نہین کام نہنگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابر سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے	بجلی وہ کوندتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
اسمین یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے	آندھی مین پڑ کے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہین چلنے کا حوصلہ	مدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجھ سے قافلہ

لنگر ہے میرے پانون مین پڑ کر ہرآبلہ ۔ جادہ لپٹ لپٹ کے بٹھاتا ہے سلسلہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہو ارادہ تو خوف نہنگ ہی ۔ صحرا مین مجکو دہشت گرگ و پلنگ ہی
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہی ۔ چلتا نہ پاؤن پر میری چھاتی یہ سنگ ہے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہی یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگو دعا جو ابر کی پتھر برس پڑین ۔ شاخون سے پھول چاہون تو اخگر برس پڑین
پیکان نجوم کے مرے سر پر برس پڑین ۔ دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جلکے خاک ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین ۔ قطرہ نہ دیکھ سکے جو دیکھون گہر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین ۔ دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہی یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے شغل اشک گرم کا یا آہ سرد کا ۔ مہر فلک ہے عکس مرے روی زرد کا
یورش ہے لشکر غم و اندوہ درد کا ۔ گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب ۔ کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
دے دور آسمان مجھے چکر پھرون خراب ۔ حامی ہو تم اور مین مضطر پھرون خراب

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

اُٹھا وہ دل میں درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مرے تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان میری تھک گئی

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

اُٹھا ہوا ہے دم کہ دم احتضار ہے
آنسو رواں ہیں سینے میں دل بیقرار ہے
کس کشمکش میں آج مری جان زار ہے
آنکھیں پھری ہوئی ہیں دمونکا شمار ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

تنہا نئے مکان میں مجھے بخت لائی ہیں
دونوں کنار قبر کے پہلو دبائی ہیں
بھٹکے کھڑے ہوئے ہیں جو آنچ پرائی ہیں
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہیں

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینائے دل ادھر غم میزان سے سنگسار
رعشہ بدن میں دہشت عصیاں سے بار بار
کھینچے ہوئے صراط ادھر تیغ آبدار

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

لغزش قدم میں دوری منزل کا سامنا
محشر میں ہر قدم رہ مشکل کا سامنا
میں مجرم اور خسرو عادل کا سامنا
میں مجرم اور خسرو عادل کا سامنا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت میں ہے یہ بندہ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم | یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
مختار کل ہو مالک روز جزا ہو تم | رحمت کا ہے مقام کہ خاص خدا ہو تم

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچایئے | جنت ولایئے مجھے جنت ولایئے
دنیا مین جب تلک مین رہون کام آیئے | دل لوٹتا ہے روضے پہ مجکو بلایئے

وقت مدد ہی المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہون مجھے شاد کیجیے | ویران ہی ملک دل اسے آباد کیجیے
کیونکر کہون نہ تمسے کہ امداد کیجیے | تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجیے

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمہارا امیر کو | دنیا مین آخرت مین سہارا امیر کو
بس ہے تمہارا ایک اشارا امیر کو | محبوب حق بچا و خدارا امیر کو

وقت مدد ہے المدد ای شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

مخمس در نعت بر غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمۃ

میگساران نبی نعرۂ مستانہ زدند | طعنہ از بیخبری مردم بیگانہ زدند
گفت جبریل کہ این زمزمہ بیجا نہ زدند | دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند

گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

نور ذات اسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت
جب ہوا بڑھ کے وہا نسے مجرجام ناسوت
ایک مدت وہ رہا رونق بزم ملکوت
ساکنان حرم سر و عفاف ملکوت
با من راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہے خدا کی تائید
مجکو اس گنج کی اللہ نے بخشی ہے کلید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

قول سلطان رسالت سے ہین ثابت کہ وہ ہم
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل رہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مین کہین دل تھا کہین پہلو پڑا تھا یہ فساد
کہ فقط مہر نبیؐ ہین یہ دو عالم ایجاد
اتفاق ایسا ہوا اب کہ یہ ہے عین مراد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس عشق مجازی مین ہون جمع
کب ہو ہر برق مین جو برق تجلی مین ہے لمع
ہم ہین شیدائے نبی صاحب تاثیر ہین سمع
آتش این نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع
آتش آنست کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیر اسنے کہیے شعر سبک درج کتاب
کیون نہ قائل ہون کہ لکھا اپنا بھی ایسا ہی حساب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا بہر ثواب
کس چو حافظ بگشود از سر اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

مخمس دیگر در نعت سرور کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ بر غزل حافظ شیراز

گوش کن گوش کہ بانگ جرسے می آید
مہر جان بخشیت آمادہ بسے سے آید
از پے دادرسی دادرسے سے آید
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے سے آید

که ز انفاس خوشش بوی کسے می آید

تا بکے آہ و فغان تا بہ کجا جوش و خروش … صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہے خموش
حال سن محبوب کہ تسکین ہو تجھ کو کم ہو یہ جوش … از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش

دیدہ ام فالی و فریاد رسے می آید

ہیں جگر سوختۂ عشق نبی پانچ نہ دس … کون اس سوزش قلبی سے نہیں گرم نفس
مجھ سے بہتر تو ہیں اس باغ کی ہر جا کے مگس … ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس

بوئے اینجا بامید قبسے می آید

عرش تو چیز ہے کیا ختم رسل ذرہ ترا … رہ گئے حیران ملک بات یہ ہے کیا کم دکھات
کہا جبریل نے عیسیٰ سے یہ سب ہے زجہات … کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست

اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

انبیا جن و ملک سب ہیں تری دین میں بہم … نسل آدم بھی ہیں اہل عرب و اہل عجم
یا نبی سب پہ ہے لازم نظر فیض شمیم … جرعہ دہ کہ بہ میخانۂ ارباب کرم

ہر حریفے ز پئے ملتمسے می آید

بیٹھ گئے شوق زیارت میں ملا گور و کفن … نہ گیا پر نہ گیا شوق فغان و شیون
اب جو پوچھے کوئی اس سے تو کرو پاس سخن … خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من

نالۂ می شنوم کز قفسے می آید

مرض عشق محمد نے کیا یہ مجھے پست … تن میں ہے طاقت برخاست نہ یارائے نشست
اے صبا ہر چند تو تو ہوا احباب پرست … دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم است

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے می آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہے کہاں … خاصہ ہے یہ محمد کا فدا ہوں دل و جاں
مہربان مثل امیر ایسے بھی ہیں شاہ زماں … یار دارد سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بشکار مگسے مے آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمۃ در نعت نبوی

رو بدرگاہ تو اے عالم پناہ آوردہ ام ... چون خط اعمال خود روی سیاہ آوردہ ام

چشم شرم آلود و قلب عذر خواہ آوردہ ام ... یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام

بر درت این بار با پشت دوتاہ آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر ... ساری ظلمت دور ہو جائے ادہر بھی اک نظر

پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر ... چشم رحمت برکشا موے سفید من نگر

گرچہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو ... پرورش منظور ہے رحمت سے سبکی آپ کو

کیا کرون ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گو مگو ... آن نمے گویم کہ بودم سالہا در راہ تو

ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پر خون اشک گرم و آہ سرد ... سینہ مجروح و دست رعشہ دار و رنگ زرد

تیرگے غم پریشانی دل مانند گرد ... عجز و بیچو بستی و درویشی و دلریشی و درد

اینہمہ بر دعوے عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میری خون کی پیاسی مین ... حرص دولت حرص زر باندھی ہوئی شمشیر کین

دیدہ دل مائل حسن بتان نازنین ... دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعداے دین

زینہمہ با سایہ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون منفعل ہون مین شہا ... لا تعد عصیان معائب ہین مرے بے انتہا

عذر بدتر جرم سے پر کیا کہون اسکی سوا ... گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا

کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام

کیا کہے تمسے امیر تشنہ میدان طبع ... جز متاع جرم کیا ہے مایہ دکان طبع

اندنون مانند جامی ہو گئی سرگردان طبع ۔ بستہ ام بر گنبد گر نخلے ز خارستان طبع

سوے فردوس برین شتی گیاہ آوردہ ام

دیگر مخمس بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نازِ جنان ہے تو ۔ مقصود آفرنیش کون و مکان ہے تو
مسند نشین انجمن کن فکان ہے تو ۔ مہر قبول و خاتم پیغمبران ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلوخانہ ہے تیرا ۔ کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہے تیرا
جو ہے پری جمال وہ دیوانہ ہے تیرا ۔ سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے تیرا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

طاعت ہے تیری ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہی ۔ مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے
آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے ۔ سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوی تیری نور سے ۔ کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے
قبل آفرنیش ملک و جن و حور سے ۔ آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا ۔ موسے ترے نظارے کا امیدوار تھا
جس باغ مین خلیل تھے تو آبیار تھا ۔ بیڑا تجھی سے نوح کا طوفان مین پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہین وہ سایہ ہی ترا ۔ نہ آسمان کہ منبر نہ پایہ ہے ترا
ادریس کا کہان ہی جو پیرایہ ہے ترا ۔ قرآن و آل خلق مین سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ تہ دستبرد ہین
تو صاف اور اہل صفا مشل درد ہین
شیر و نسی بھی جیری ترے لشکر کے گرد ہین
جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر مین جو تہمتن گرے پڑے
کاڑا ہو سرکشون کو زمین مین کھڑی کھڑی
قسمت کو رو رہے ہین وہ ابنی بڑے بڑے
چھوٹے تو نسی چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجھ پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوے
جو اولیا کے بعد ہوے اتقیا ہوے
جو انبیا کے بعد ہوے اولیا ہوے
ان سب کو مرتبے تیری بدولت عطا ہوے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے اے فخر کائنات
تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات
امکان کا وجوب کا مجمع ہے تیری ذات
مدحت مین تیرے اور تو کچھ نہین ہے بات

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی
مداحت رسا ہو ذات تری ہر طول کی
الفت تری کلید ہے باب قبول کی
حاجت نہین ہے کچھ تری مدحت مین طول کی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے
ہر شعر نعت حمد صفت جیباب ہے
تجسا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تعریف کا امیر کہان اختتام ہے
پیش نظر جو رتبہ خیر الانام ہے
جتنا کوئی بیان کرے ناتمام ہے
ہر بار اپنے دل سے یہی لا کلام ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تضمین شعر صائب

ہوئی جب آپ کے یاروں کو [illegible] سے خبر
کیا سوال کہ ہم بھی ہوں ہمرکاب سفر
کہ ہونگے راہی معراج شاہ جن و بشر
دیا جواب گروہ اس شرف سے قطع نظر

اگرچہ خوش بود سیر بوستان تنہا
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمہ

حصل الشفاء بجمالہ
ثبتت لواء نوالہ
وصل کامی بوصالہ
عمت جمیع فعالہ
عذبت عیون مقالہ
شرفت الذی بظلالہ
عظمت شئون جلالہ
سمک السماء بمعالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

گہر محیط عطائے رب
گل باغ نشو و نمائے رب
قمر سمائے سخائے رب
نگہ آشنائے ادائے رب
شجر ریاض رضائے رب
بکمال شوق رضائے رب
ثمر نہال ولائے رب
وہ ہمائے اوج ہوائے رب

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

شب جس میں خالق بحر و بر
جنہیں جن کو کھلے تھے در
جو طلب کی تو بندھی کمر
لگی جھومنے شجر و ثمر
صف انبیا تھی ادھر ادھر
ہوئی جبرئیل جو راہبر
وہ نجوم میں صفت قمر
تو سوار ہو کے براق پر

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

ہوا ادھر سے شوق لقا ہوا
الف ایک تھا نہ دو تا ہوا
تو ادھر سے شوق سوا ہوا
تھا اگرچہ سر پہ چڑھا ہوا
جو حباب نم کے جدا ہوا
نہ گزر و گمان کہ کیا ہوا
وہی قطرہ عین بقا ہوا
سر عرش ہر یہ لکھا ہوا

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

کبھی کبھو شاہ زمان گئے سوی چار سمت جہان گئے غرض اس سفر میں جہان گئے فلک نبی بھی وہان گئے
سر ہفت چرخ روان گئے پی سیر ہشت جنان گئے ہو وہانسے پھر بسکی قران گئے پھر دنگ سب کہان گئے

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

ہو جو آپ داخل بزم ہو وہ چمن کہ رنگ نہان نہ ہو نہ وہ طاق نیک خو رہا آستانے پہ سر خرو
رہی سبکے کانوں کو آرزو نہ سنی کسی نے وہ گفتگو جو بھیڑ تھی وہانسے وہ ہر خرو یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

کیئے خلق حق نے جو انبیا انھیں ایک ایک شرف ملا جو کلیم کو ید بیضا تو مسیح کو دم جان فزا
یہ خلیل کا ہر چمن چھپا نہ نہاں ہر ذبیح ذبیح کا مگر انمیں خاص ہین مصطفیٰ کہ خدا نے آپ بلا لیا

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

وہ نسیم گلشن کن مکان وہ شمیم روضۂ جاودان وہ قمر خدم فلک آستان وہ قضا علم وہ قدر نشان
وہ ہمای فرق پیمبران وہ مسافر رہ لامکان وہ ضیاء دیدۂ قدسیان جو چلا کہانسے گیا کہان

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

وہی ختم صنع آلہ ہے وہی متقیوں کی پناہ ہے وہی شاہ نجم سپاہ ہے وہی فرق دین پہ کلاہ ہے
وہی جن و انس کا شاہ ہے وہی خضر راہ رفاہ ہے بہت اسکی شوکت و جاہ ہے یہ صفت شرف پہ گواہ ہے

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

یہ جہان یار اسی کا ہے
قدم استوار اسی کا ہے
وہ جہان حصار اسی کا ہے
علم افتخار اسی کا ہے
بلغ العلی بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
ادھر اختیار اسی کا ہے
کرم اشتہار اسی کا ہے
کشف الدجی بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ
ادھر اقتدار اسی کا ہے
شرف آشکار اسی کا ہے

وہی نوبہار ریاض دین
ہمہ انبیا میں در ثمین
وہی ثمرہ شجر یقین
دم حشر شافع مذنبین
بلغ العلی بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
جو ولی ہیں آکے ہیں خوشہ چین
فلک آستانۂ و سرزمین
کشف الدجی بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ
جو نبی ہیں آکے وہ ہیں مہین
سر عرش جاکے ہوے مکین

مس قلب اکسیر طلا کرو
یہی نام منھ سے لیا کرو
سیہ آئینہ کو جلا کرو
یہی ورد صبح و مسا کرو
بلغ العلی بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
دل و جان کو نذر ولا کرو
جو زبان ہے تو ثنا کرو
کشف الدجی بجمالہ
صلوا علیہ وآلہ
کہ ولا خاص خدا کرو
یہی منبر و منبہ پڑھا کرو

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے
امت چلے رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے
یان آمد جناب رسالت پناہ ہے
سیدھی یہی بہشت میں جانے کی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہیں
جو ذرہ ہاے مہر فلک احترام ہیں
جو طالبان جلوۂ ماہ تمام ہیں
آئیں کہ دور میں مے الفت کے جام ہیں

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

در ہین کھلے وہ رحمت رب کریم کے | ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
خلعت بٹین گے لطف خدای کریم کے | تقسیم ہونگے بار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان سے جلوس شہانہ ہے | رحمت سے ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
سامان ہو رہے ہین نیا کارخانہ ہے | مسند بچھی ہے آمد شاہ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش | ہون گرم اہتمام ہین اسیر کلیم عشق
گرمی جو ہو ذرا دم عیسے ہو بادکش | پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنے والون کو پاتے ہین جبرئیل | خود جا کے در تک انھین لاتے ہین جبرئیل
رتبہ برتبہ سب کو بٹھاتے ہین جبرئیل | موقع سے کیا صفون کو جماتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق ومغرب مین ہو خبر | ارواح انبیاے سلف کا ہے یان گذر
الیاس بر سے بحر سے خضر آتے ہین ادھر | رونق فزا ہین چرخ سے عیسے زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسف کنعان کو دو خبر | محفل مین ہون شریک سلیمان کو دو خبر
یعقوب و نوح و آدم ذیشان کو دو خبر | تشریف لائین موسے عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جہان سے ملک چلے
بحر رواں سے مردم آبی تلک چلے
آنکھوں سے انجم و مہ و مہر فلک چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوشا نصیب
خاموش بیٹھیں سر نہ ہلائیں خوشا نصیب
کانوں کے پردے در سے لگائیں خوشا نصیب
اعجاز انکے لطف اٹھائیں خوشا نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

لو آمد حبیب خدائے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ہر چند از دہام خلائق دو چند ہے
اسکا سلام ہوگا جو اقبالمند ہے
بس کر امیر ختم سخن دلپسند ہے
مولود آگئے ہوگا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ترجیع بند در نعت

اے ختم رسل حبیب داور
تیرے لیے ہے بنائے جنت
مختار جہان شفیع محشر
بخشا تجھے حق نے حوض کوثر

اسمے لقب و صحیفہ و ل — مجموعہ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے — دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اول ہوئی تیری خلقت نور — آخر مین ہوا ظہور اظہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق — افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے — تھے صاحب عزم جو پیمبر
مشتاق ترا ہے سب زمانہ — محکوم ترے ہین ہفت کشور
مین بھی ہون اویس کی طرح سے — وابستہ گیسوے معنبر

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول ہے مین کیا ہون — اک لمعۂ نور مصطفےٰ ہون
کہتے ہین یہ نوح مالک احمد — کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اس سخن مین ہین خضر — حضرت کے سبب مین ناخدا ہون
ہے ناز خلیل کو بھی اسپر — گلچین ریاض اقتدا ہون
مخبر یہ یہ ہے کلام یوسف — مین بندۂ ختم انبیا ہون
کہتے ہین یہ تخت پر سلیمان — مین بھی تہ سایۂ لوا ہون
فرماتے ہین یہ جناب موسیٰ — دربار ہون کہ صاحب سہا ہون
یہ لوگ تو کیا خدا کا ہے قول — محبوب کا طالب رضا ہون
شاہا ہے یہ بات عقل سے دور — یہ سب مجھے چاہین مین پچا ہون

گر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا اول نور تیرا — آخر مین ہوا ظہور تیرا
ہین پانچ اصول پنج نوبت — آوازہ ہے دور دور تیرا
انسان تو کیا کر لائے ایمان — سنگ و شجر و طیور تیرا

ہے جلوہ نما تجلی حق — روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا
وا تو وہ ہے تو کہین ہو افضل — قرآن ہے یہ اثر نور تیرا
ہر نقش قدم ہے وقت رفتار — غیرت دہ روے حور تیرا
روشن ہے وہ کہکشان سے بڑھکر — جس راہ سے ہے مرور تیرا
بیتاب ہے یاد رسول اکرم — یہ عاشق ناصبور تیرا
آنکھین دیدار کو نہ ترسین — ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے — تو محمدہ بارگاہ رب ہے
ہوئے جیسے خضر سلیمان — تیری سی عظمت کسی مین کب ہے
جو اہل صفا کا ہے مرقع — نقشہ ترا اسمین منتخب ہے
کیا رات کو روشنی کی حاجت — رخسار چراغ وقت شب ہے
تھا کہ تری ولا سے کا کل — عالم کی نجات کا سبب ہے
تائید خدا اسیر ہے تیری — کیا تیغ عناد بولہب ہے
روشن ہے وہ خاتم نبوت — مہر عجم و مہ عرب ہے
جبرئیل براق لا کے بولا — یا ختم رسل چلو طلب ہے
بولا یہ براق ہو ہو راکب — مشتاق لقا جناب رب ہے

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوے سرور دو عالم — خورشید علم ستارہ پرچم
جبرئیل رکاب مین شتابان — پرواز وہ مرکب صبا دم
آئے سوے کعبہ قبلۂ دین — دوڑی ہوئی آبروے زمزم

کعبے سے جو بڑھ چلی سواری	اقصے مین تھے انبیا فراہم
دیکھی جب دور سے سواری	تسلیم کو گردنین ہوئین خم
وہ پیش نماز مقتدی سب	یعقوبؑ و خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ
اس جا سے کیا جو قصد افلاک	پایا انجم نے فیض مقدم
کرسی پہ گئے جناب والا	بولے ملک آج خوش ہوئے ہم
پہونچے جو قریب عرش حضرت	آئی یہ صدا اے عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت مین عجب رتبہ پایا	کیا کیا ہوئے پیشکش جو آیا
کیا بزم تھی بزم لامکانی	جس بزم مین نور تھا نہ سایا
بیگانہ دوئی سے بزم وحدت	اپنا تھا اس جگہ پرایا
چیدہ جو ہوا طعام دعوت	تنہا نہین میہمان نے کھایا
طعم نمکین و اکل شیرین	اوروں کے لیے بھی ساتھ لایا
بے فاصلہ میزبان و مہمان	کیا قرب نے بعد کو مٹایا
تحریک زبان و جنبش لب	کچھ حال سنا تو کچھ سنایا
خود ناز کو ناز سے حکایت	خود شوق کو شوق سے کنایا
کم کی جو ادب نے گرمجوشی	کہہ کہہ کے یہ شوق مسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنائے احمدؐ	مداح ہے خود خدائے احمدؐ
کیا رتبہ ملا کہ مثل نعلین	کونین ہین زیر پائے احمدؐ

داخل ہوئے قصر لامکان مین — اللہ رے ارتقائے احمدؐ
تھے اور بھی انبیا اولو العزم — پائی نہ کسی نے جائے احمدؐ
ہر چند یہ ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سوائے احمدؐ
دیتے ہین وہ سنگ کی خصوص و قر — دشمن یہ بھی ہو سخائے احمدؐ
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جسپر کہ ہے نقش پائے احمدؐ
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین سنے رضائے احمدؐ
ہوتا ہے جو شوق ذہن عالی — سنتے ہین یہ ہمطائے احمدؐ

اگر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

ای ناز فروش بزم امکان — ای حلقہ بگوش حکم یزدان
گر کعبہ رخ کو تیرے دیکھے — ہو دیر مین برہمن مسلمان
دیوانہ ہوا ای شوق مین ہر — گل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے سا ہر داغ داغ سینہ — سنبل کا ہے تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق — گلشن ہے تمام نرگستان
قد تیرا لوائے حسن و خوبی — پرچم ہین وہ گیسوئے پریشان
جان دو جہان فدا ہے تجھپر — قربان ہین ملک نثار انسان
ہے قول امیر کا یہ ہر دم — تو صورت زلف مثل مژگان

اگر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدۂ مولوی محمد حسن کاکوروی

مخمس تحقیقہ ۱۲۷۵

میں بسم اللہ آزادی ہوں سر تاج ہے مد کا
تجرد تختۂ اول ہے میری مشق بے حد کا
الف آوارگی کا دست نقشہ ہے میرے تن کا
مٹانا لوح دل سے نقش ناموس اب وجد کا
دبستان محبت میں سبق تھا مجکو ابجد کا

یہ کسکو جھنجھلا مارا ہے اُسنے تیر مژگان سے
پریشانی عیان ہے سر بسر زلف پریشان سے
کہ آیا جوش میں طوفان خجلت آب پیکان سے
الٰہی کسکے غم میں نکلے آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہے رومال اُس سہی قد کا

ہی بے در حسن صاف تک ہے ساری مشتاقی
یہ ٹھنڈھی کر میاں دکھ چھوڑ کچھ انصاف کر ساقی
گیا وہ دور اب نہ وہ نہ کیوں ہے اتنی ناچاقی
کہاں ہے آتش یاقوت لب میں وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے حاصل کیا آب زمرد کا

صف اغیار سے مجلس نشین پہلوی قاتل ہیں
یہی تغیر دی انہی تو ہو میری جگہ وہیں
کوئی کہدے کہ مجکو کیوں بٹھا رکھا ہے مشکل میں
کنارہ ہے یہ بٹھالے مجکو ظالم اپنی محفل میں
کشادہ شوق بیحد سے جو میں ہوں مستحق حد کا

قلم رکھدے قلمگر اپنے دونوں ہاتھ خنجر سے
چلا ہے کھینچنے اس قد کو کیا قمری کے شہپر سے
سراپا اسکا تو کھینچا ہے سر توڑ اپنا پتھر سے
بنایا خامہ مو کو بہار نے دست لاغر سے
کھینچا لیکن نہ دامن اک مصفا اس سہی قد کا

یہ اسباب جہاں بجا ہیں گے نقش فنا ہو کر
کمان بل کھائیگی اُتر سے گی چلہ دنیا ہو کر
کمند اسے ترک رہ جائیگی آہ نارسا ہو کر
اڑینگے چٹکیوں میں تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد سب ہے اللہ تیری ظلم بیحد کا

زباں میں خلق کی میرے سبھا [illegible] سب چلتی ہیں
یہی عادت جو ڈالی کتب باتیں بنا کے چلتی ہیں
کھینچے ہیں برابر چھپیاں ظفروں کی علیقی ہیں
قضیہ تم نجد کیوں سب بناتے ہیں شاخین نکلتی ہیں
تمھارے پردہ میں عالم ہے ذو القرنین کی سد کا

خبر آنے کی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو ۔ الف آسا بنایا مد نے زاید جسم لاغر کو
مٹایا نیستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو ۔ موا مین ناتوان سُنکر صدا پائے لبر کو

مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل اُسکی آمد کا

جو اکثر شعر کی موج آگئی صحرا ئے وحشت مین ۔ گیا جی ڈوب ڈوبے اسقدر دریائے فکرت مین
در معنی نہ پایا اور کوئی ہوش رفت مین ۔ لکھے رو رو کر مضمون بیکسی کُو دشت غربت مین

زمین شعر پر عالم ہوا دریا سے آمد کا

دکان حسن یکی بندہ بے دام خلقت ہی ۔ تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہی
خریداری تری جی یہ بیکر حکم شریعت ہی ۔ ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہی

دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ ۔ خراماں تو ہوا بھولا چلن کبک دری واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ ۔ تری کیا بات ہی اے شاہد پاک سخن واللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ جویان جہان یکسر ۔ نہین ہی تجھسا کوئی قاف تا قاف اے پری پیکر
گر الطرو نسی حسن نو خطان ہیں زیر و زبر ہو کر ۔ مقابل تیرے سو حرف آئی خوبان نگارین پر

ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز مجدد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہی ۔ مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہی
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہی ۔ مری طبع روان ہی یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرعہ ہے یا سیدھا سا مضمون ہی تری قد کا

مخمس تیری پانچون انگلیونکا ایک خاکا ہی ۔ رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہی
جو نگین قطعہ ہی یاقوت لبکا ایک ٹکڑا ہی ۔ تری زلف رسا کا شعر اک ادنی سا لٹکا ہی

کرشمہ ہی غزل تیری غزال چشم اسود کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش نہوں کیونکر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر
کہ تیری بوستان حسن ساری ہے اسے ازبر
لکھا سو جان سے دیباچہ گلستان کا سودیر
تصور جسکے دل مین خال خال آیا تری خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے
سواد زلف سے حل ہو وَاللَّیل کی عقدے
ہوے ہین معنی والشمس دشمن پر تو رخ سے
بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہتے
جو ابرو ہی کشیدہ ہین ہے نقشہ صاد کی کلک

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھے
سر مو سے تری سربستہ نکلے یکقلم نقطے
ہوے ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیرے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھون کا جل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار لاحل سے
ہوے حل معنی مازاغ چشمان کحل سے
نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

سواد خط ریحان ہے یہ سنبل زار مو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک
گل مضمون زیبائی ہے گل عارض سے بو بیشک
یہ سب باتین ہین لیکن ہے دہن مین گفتگو بیشک
کرین کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان عیب دان بھی ہون تو یہ از خفی سمجھین
سمجھ حق نے بخشین ہی تو معما یہ وہی سمجھین
مثالین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھین
خلل ہے گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے ندارد کا

دہن کے مدعی ہین ہیچ و صہبای نادانی
نہین آشنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی
جب آتریگا یہ نشہ آپ کھینچینگے پشیمانی
دہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون ہمیشا گردانی
یہ نقطہ ہو گئے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہے دل آئینۂ معنے
مرصع دست کاتب مین پری وہ بتینہ معنی
ثنا ہے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی
ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چار وطرف انبوہ قدسی کو
بنا کر آئنہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو
چراغان کی عوض جمکا کے انوار تجلی کو
بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین
گدا ادریس جسکے کو جیب چاک گریبان مین
سلامت نوح جسکی جوشش الفت سے طوفان مین
قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان امکان مین

ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھین جسکے خواب مین آنے کو خورشید ا
حمایت ہے ہے جسکی امت مرحوم کو تکیہ
کیا ہے جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھیرا

بروز حشر ہے بستر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اس سے حقیقت کا ہے زیبایش شریعت کی
وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینتِ مخفی
وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی
بیاض عارض صورت صفائے گیسوے معنی

جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم
ہوئی خاکِ قدم خاکستر آئینہ عالم
صفا پاتا ہے اُس سے جوہر آئینہ عالم
جلا سے کن نکان روشنگر آئینہ عالم

سعادت ہے شرف ہے نیر نور مجرد کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اسنے
نکالا اپنے مستونکی گدڑیسے لال اسنے
جدا کی ساغر افلاس سے وزر و ملال اسنے
مئے انگوری الفقر فخری کی حلال اسنے

ٹرا ہے جام جم سے سنگ مقصود اسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اور ونکی توسل سی
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
نہ اُسکو کام حشمت سی نہ کچھ مطلب تمول سے
سریر جاہ پر فخر اسکو دیکھیں توکل سے
حریم ناز نین تکیہ خدا پر اسکی مسند کا

چمکتا ہین ہر رخ روشن کہین خورشید سی افضل
شبیہ مصطفے کیون ہو نہ ہر مخلوق سی اکمل
یہ نقشہ نقش ثانی ہی وہ نقش یوسف اول
کھینچی ہی رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالے اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کی لیے ہو مظہر کامل
تخفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بازل
مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سی ہے حاصل
کھینچی ہی رحمت یزدانکی گویا شکل مستقبل
تعالے اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

نہین گو کام ہین عام رحمت کو تو غافل سے
تو دیکھین کیون گنہگار نکو دچشم تعقل سی
خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سی
سر تاکید منظور خدا ہے لام کامل سے
ہوا اظہار دوابرو سی اک نون مشدد کا

وہ صورت دھیان میں کبھی ہین ہم تصویر حاضر ہین
بھلا کر آپ کو بھولا ہین یہ جو وہ نار ہین
ہین دریا ہی خبت ٹھر گیان داتون کی ہوتی ہین
تصور کرنے والا آپ کے سیلے شبہ ناجی ہین
بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسی تو کوہ طور تک پہونچے
نشانے دونون تھی اُسکی نشانی سی کہین نیچے
بڑا اپلہ کیا عیسے لڈ چوتھے چرخ پر پہونچے
ہدف ہی ہو گیا زور کماندار نبوت سے
مقام قاب قوسین اکشادنے تیری مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر آئے
تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے
اکمان رکھدے کماندار آپ کھنچکر تا ہدف جالے
اکشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے
اکمان حاسی حلقہ کیون نہ اترے میم احمد کا

مدینہ کی طرف جائیں کہ ہم کعبے کا لیں رستہ
کہاں اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا
نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوہ
احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدہ
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردد کا

احد احمد ہیں ایک ان دونوں کا مضمون مطابق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل یہ دعوای صادق ہے
ہر اک ان میں سے ہے معشوق ہر اک ان میں سے عاشق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نص ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیہ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہیں آپ لیکن سب سے ہیں برتر
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
یہ برہان اپنے دعوی پر ہے کافی اگر خردہ پرور
ملا نون نبوت سب کو میم عمر کھونے پر
یہاں گھٹ جانے میں احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے
ہوئے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوا رتبہ میں افزوں قاف قلت کاف کثرت سے
معما پا گئے چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہنچا موجزن ہو کر تجلی گاہ یزداں میں
سراپا دونوں عالم غرق ہیں اس بحر عرفاں میں
بھرے سب قدسیوں نے گوہر مقصود داماں میں
چڑھا قاف قدم تک اور اترا کان امکاں میں
ہے شور اس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سر و نیزہ ابر شمشیر ہلالی اسعد رچھایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر میں
پھرا وہ اس سے آیا گردش قسمت سے چکر میں
آل کار بربادی ہی تھی اسکے مقدر میں
آثار اکا سنہ سر باڑھ کی ڈوری نے دم بھر میں
ہوا چاک اس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت
یہانتک پھیلی اُسکے گلشن اخلاق کی نکہت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے الفت
سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوئی وہ دانہ خرمن
کہ ہو یا وہ حشر شمع سحر کو پھونک کر روشن
پڑے پانی تو حق آتش سوزان میں ہو روغن
عجب کیا ہے کہ جواب نار میں سوتی رہے ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دین آب زمرد کا

عداوت یکقلم زائل محبت نقش ہر دل ہے
کہاں اب دیدۂ احول دوئی ہر شے سے زائل ہے
جو قاتل تھا وہ جیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
نہیں حیرت کے قابل گر کہو مین ارہ واصل ہے
بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھکر ہے کیا کہیے نبی اُسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہو جبیر کیا کمی اسکو
فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اسکو
وصال حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اسکو
بیان ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جسم روح و قالب کی جدائی کا
زبس تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا
جگر شق ہو گئے ہنگامہ محشر ہوا برپا
پڑا لرزہ زمین میں جسم اطہر جب اُسے سونپا
سکون کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
عزیز مصر مکہ سے مہ کنعان بطحا تھے
اوڑھائی آسمان کو چادر نیلی اسی غم نے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہے چشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کے ہیں دل پانی
رہے فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جائے حیرانی
صریر خامہ سے اس غم میں گر ہو مرثیہ خوانی
قلم کو بیگمان بازو ملا اللہ کے ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب سے خطاز وضۂ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتے ہین قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان ہوتا ہین قربان اسکے روضہ پر
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز کاف گنبد کا

مطلع

نہین برج قمر بقعہ ہے انوار مؤبد کا
برابر رات دن فیضان ہی نور مجدد کا
عجب عالم کلس کا ہی عجب عالم ہی گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضۂ پر نور احمد کا
کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون وصف بنا یا وصف نعت اسکے مشہد کا
فلک کہنا سبب ہوتا ہی کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا
لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہی رفع مسند کا

سپر و مہر کا دعوے صداقت کو کہان پہونچا
یہ خالی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبار آتا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہی محال اسکا ترقی جسکی فطرت ہی
یہ دعوی ہی بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہی
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
کرہ آتش کا کوسون رہ گیا پیچھے یہ حیرت ہی
کہ سر سوی فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازوی مرغ سدرہ اس رفعت بآذی سے
فلک کا اختر تقدیر جھکا سر جھکانے سے
مناجاتی کا آنسو ڈھلکے اسکے آستانے سے
ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

بیان کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو رہنی دے
نہ پائینگے اسے قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑانے سے
فلک اب کوکب و مدار کی جھاڑو اٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سترہ خاک مرقد کا

زمین روضہ انور فلک سے ہے کہین افضل
ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار در سے ہی آئینۂ خورشید پر صیقل
جبین عرش اندیدہ پہ ہی خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہی کلاہ فرق فرقد کا

بلندی مین وہان وہ طیور رفعت نشان پہونچا
جہان اڑ کر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
زمین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہا تک اوج لکھے اسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ہین آدم عالم ارواح کو غش ہی
زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پریوش ہے
فلک پر شمس ہی یا شمسۂ ایوان دلکش ہی
عیان ہی کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہی یا کلس رکھا ہے چھوٹا سا زمرد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے
کہین ہی قبلہ حاجت کہین کعبہ ہی مقصد کا

طبق انوار کے دربار نیز دمین جو پاتی ہین
پئے کسب سعادت سر پہ رکھکر انہیں لاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون لکھا اس بیت مین اردو آمد کا

صفات اس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجے
بلند ایسی بندش مضمون مین کو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے
ہری جی مین اس مین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہی قافیہ قد کا

مطلع

قیامت مین ہی کیا دفتر کا سواد دفتر بد کا
نظر مین نور ہی تیرے سواد دیدۂ حسد کا
دماغ اب عرش سے پہونچے نہ کیونکر خاک مشہد کا
تصور مین ترے جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا

کہ تھا لا میری چشم تر کا ہے طوبیٰ ترے قد کا

مطلع

کہین شمس و قمر سے بڑھ کے ہے جلوہ ترے قد کا — ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
وہ عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات ارشد کا — محمد مصطفیٰ پیدا ہے تو نور محمد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشک ختن ہو نافہ آہو کو — گلستان سے کہو رکھ چھوڑے اپنے سرو دلجو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچے اسکی نکہت عنبرین مو کو — سواد لیلۃ تشبیہ کہیے تیرے گیسو کو

بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

وہ چار آنکھین ہوئین جسکو دو عالم سے کنارہ ہو — وہ بینی سے دو روزہ زیست کا حاصل تماشا ہو
فزا دونا ہو سرو خلد کو پہلو مین طوبیٰ ہو — میسر ایک جلوے مین مجھے لطف دو بالا ہو

اگر دیکھین یہ دو احول سے نظارہ ترے قد کا

لکھون کیا مدحت خط لب جانبخش حضرت مین — کہ ہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین — بیاض مطلع ہے عارض ترا دیوان وحدت مین

نہ نکلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو — مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
رہے حکمت کی آئی راہ گم گشتہ پہ تھے جو جو — بنا یارہ نما جب عالم ایجاد کا تجھ کو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیون نہ متنفر ہو حضرت کی طبیعت کو — بنایا نور یکتائی سے سر تا پائے حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو — نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزم وحدت مین ہوا آکا ترے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہے ابرو کی بیت مین — خلاصہ سورۂ والشمس کا ہے تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت ہین ۔ کلام ناطق آیات قرآن حقیقت ہین ؑ

سراپا معنی تحقیق ہی جلوہ ترے قد کا

نہین ہی تجھ سے باہر ایک کی قدرت کی نیرنگی ۔ تجلی دو جہانگی تو نی اپنی ذات مین دیکھی

ازل سے ہی تجلی تیری ای محبوب حق چمکی ۔ خدا نی زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا سہین قدآدم آئینہ ترے قد کا

بہت پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا ۔ نہ تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا

پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھینچا خاکا ۔ مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسےٰ

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سی تری قد کا

اڑا لینا بہت دشوار ہے میرا چلین مضمن ۔ ٹھہر سکتے نہین آگی مری ارباب فن مضمن

بھلا دیتا ہون مین دم بھر مین سارا بانکپن مضمن ۔ مقابل مجسی کیا ہو مرد میدان سخن مضمن

کہ جوہر ہے مری تیغ زبا مین وصف احمد کا

امیر اسکا مقولہ ہی کہ جو اس راہ مین آئی ۔ جھکائے وہ سر تسلیم میری پانون پر پہلے

عجائب ٹھاٹھ سی تعلیم پائی شہک سی مینے ۔ فضائی تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے

بڑے استاد نی مجکو سکھایا ہی پھیری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سی اس قلمرو مین ۔ قلم جاری ہی احمد کے کرم سی اس قلمرو مین

حسد کر کے کہان جائیگا ہمسی اس قلمرو مین ۔ سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین

کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا مؤید کا

زبان تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے ۔ ولایت مین صفاہن کین صاف اس تیغ مصفانی

گرہ کٹ کٹ گری دست فکر سی تر کو نکو دستانے ۔ کیا شیراز کو پامال اردوے معلےٰ نے

گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہی روشن ۔ سواد ہر رقم ہے دود شمع طور کا مخزن

قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن
عصائے موسوی خامہ ق ہی وادی ایمن

ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہی مرے کلک

دبیر آسمان ہی ہی کہین میرا الطف اختر
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہی تجلی پر

ہر اک صفحہ مری دیوانمین ہو رشک مہ انور
پڑا ہی طور کی چوٹی مین موباف زری نیکر

لکھا جو شعر وصف روی تابان محمد کا

ہوی ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے
جہانمین ہی فروغ نور ایوان سخن مجھ سے

منور ہی چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہی قرآن سخن مجھ سے

کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پہونچا
پھرے ایسی طراری تا فضای لامکان پہونچا

فرشتون کو جہان پر جلتے ہین اکثر وہان پہونچا
سخن میرے قلم کی ذ سواری سے کہان پہونچا

اڑ کا اوکو سون سبزہ رہ گیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سے بڑھکر ہو چکی لازم کنارا ہے
طبیعت بڑھ پہ آئی ہی دل ذ جوش مارا ہے

لکھون پھر شعر تر مدحت مین فکرت کا اشارا ہی
مری طبع وان کا پھر اسی گھاٹ اب اتارا ہے

تماشا دیکھیے بحر سخن کا جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان و نو نمین ہی جلوہ نور بجید کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا

وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی ترسے گلزار مقصد کا
احد کا غیب مین مورد شہادت مین ہوا احمد کا

ہے مشہود ایک ہی بیشک دو جیتی باہی اشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت مین موزون قصیدہ ہو
نہین آتا ہی مجبز خوف اگر انصاف سے دیکھو

لکھے مطلع جو ابرکے جو پائی قافیے د د د و
سمجھو ہی لکھا الید کی صورت لفظ اللہ کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو　　یہ مضمون صاف روشن ہو اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خاتم حضرت ہو　　یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نقطہ ہے اس تاخیر مین گر غور سے دیکھے　　کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتی
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے　　کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اعلی سے

مقید پھر نہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کار پردازی　　لگائی تجھسے لو اسے گرمی بازار طنازی
ہوئے انگاری غنچے پھول شعلو نکو سرفرازی　　ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی

ہوا ہی تجھ سے روشن نام تیری جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جکر مین　　بدی نیکی ہی رہ جائے جو باقی ساری دفتر مین
بدی کی جو رقم ہو جا پڑی منہائی کے گھر مین　　محاسب ہو شفاعت تیری جب دیوان محشر مین

صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے　　ملک جن و بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہے تیری خلقت سے　　کبھی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے

ہوا لفظ احد سے اشتقاق اول ترے خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلمین بیت یزدان کو　　قرین ہے ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ہمان کو　　ترا ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفان کو

در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھائے خسرو انجم نہ مجکو آسمان جاہی　　مری نظر و نمین ہے اک گروہ چتر شہنشاہی
ہوئی تیرے مراتب سے کماہی کسکو آگاہی　　تجلی کا تری ماہی مراتب مہ سے تا ماہی

تری سے نور تک اک گا دیکھ تیری مسند کا

نہ گذرے کیون ترے اعدا کی ذلت اور خواری مین
غم و شادی ہین دونون محو تیری پاسداری مین
محب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمتگزاری مین
الم مصروف تیرے دشمنون کی غمگساری مین
خوشی کا کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا

طبیعت کی سخنداں ہونکو منظور آزمایش ہے
بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشایش ہے
وگرنہ انکی مداحی ہو کب تیری نمایش ہے
ستایش کرلیے تو واسطے تیری ستایش ہے
کہ ہر بند کو قرآن مین ترے اوصاف مجید کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سو وہ تیرا ہے
صحف جتنے ہوے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہے
یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین اے مختار اب عرض ہے اتنی
ثناسے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
روا ہون حاجتین تیرے ہی در سے دین و دنیا کی
یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی
نہ اٹھے بوجھ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھی سوز درونی عشق فتنہ گر کو جو سامان سے
شرر نکلین اٹھین شعلے ہوا برق لمعان سے
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے
چمک ہو دود کی دل مین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا دو دام گیسوے مسلسل مین مجھے ایسا
رہون مین بستہ بر یا جب قفس چھوڑون عناصر کا
یہان جبتک ہے آب و دانہ تجھپر پھرکے دم میرا
کمند دل رہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنا دے مجکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
دل وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
کہ ہو مے سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
ہرن ہو وہ نشہ میرہ فشان دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکے مین دل سے دو کا

اگر ہو خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
ذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک میں امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر

اٹھوں میں قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے بتیا بیان میری لیے ہر موج کوثر میں
جگہ مجکو ملا رشتہ کی صورت قصر گوہر میں
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور میں
فرشتے دیکھکر مجکو کہیں دیوان محشر میں

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو میں وصف حضرت میں
عوض ہر بیت کے پاؤں سکونت قصر جنت میں
گیے ہیں بسکہ اکثر شعر جمع ادعا امت میں
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت میں

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو
اٹھاتا ہوں دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو
بغل میں یہ قصیدہ سر پہ تکمیل سعادت ہو
تری دربار میں ہر وقت رہنے کی اجازت ہو

ملے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

تجکو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھوں
ظہور شان مطلق کا میں تجکو واسطہ سمجھوں
حق آئینہ ہو دلبر صفات اصلی مدعا سمجھوں
ترے عارض کو میں آئینۂ نور خدا سمجھوں

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کے ابجد کا

قمر سمجھوں رخ تابان کو یا مہر سما سمجھوں
تکلف اسمیں جلن آمین ہے میں سمجھوں تو کیا سمجھوں
یہ تشبیہیں تمہاری ایک سے حق نما سمجھوں
تری عارض کو میں آئینہ نور خدا سمجھوں

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کے ابجد کا

دم تحریر تیرے شوق سے تجبا ہے تردستی
قلم کے نکلیں آنسو یہ جوش خندۂ شادی
شمول اشک شیرین سے دوات اپنی تو ہے بھیکی
الٰہی پھیلجائے روشنائی میرے نالہ کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میری نامے کی
کوئی تو رنگ لائے روشنائی میری نامے کی

نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے نامے کی
الٰہی پھیل جائے روشنائی میری نامے کی

پڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمد کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

ای صانع ہر جن و انسان
وی خالق خلد و حور و غلمان

رحمان ہے تو رحیم ہے تو
منان ہے تو کریم ہے تو

غفار ہے تو عظیم ہے تو
ستار ہے تو حلیم ہے تو

واحد یکتا ہے ذات تیری
دانا بینا ہے ذات تیری

ذی جود ہی خوش جمال ہی تو
ذو الفضل ہی ذو الجلال ہے تو

ہر غم میں بڑا رفیق ہے تو
بندون پہ بہت شفیق ہے تو

قطرہ ہے در خوش آب تجھ سے
ہر ذرہ ہے آفتاب تجھ سے

سلطان جو یہان ہے بحر و بر کا
اونکے وہ گدا ہی تیرے در کا

ہر ایک کو آسرا ہے تجھ سے
ہر ایک کی التجا ہے تجھ سے

بندون پہ یہ کی بڑی عنایت
بھیجے جو نبی لیے ہدایت

ان سب میں علی الخصوص احمد
تاج سر انبیا محمد

حضرت نے رہ ہدا بتائی
آئی رہ راست پر خدائی

مرحوم ہوئی یہ امت خاص
حضرت نے بتائی راہ اخلاص

اب کوئی جو نہیں ہو خطا کار
ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار

پر قہر میں ہے کہان ٹھکانا
آلودہ جرم ہے زمانا

عاصی ہین گناہگار ہین سب
رحمت کے امیدوار ہین سب

مین سب سے زیادہ ننگ امت
پابند طمع خراب نیت

طاعت نہیں مغفرت کے قابل — روزہ فاقہ نماز باطل

طاعت وہ کہان خضوع جسمین — سجدہ وہ کہان خشوع جسمین

ہوتا نہیں کوئی کام ایسا — جس سے کہ ہو دلکو کچھ سہارا

دریا سے خطا مین غرق عاصی — دن رات جرائم و معاصی

عاصی ہون گناہگار مین ہون — مجرم ہون سیاہ کار مین ہون

ناچیز حقیر ذرۂ خاک — اک قطرۂ آب وہ بھی ناپاک

ہستی ہے سو نقش آب سی ہے — موہوم بقا حباب سی ہے

کہتا نہیں دے بہشت مین گھر — کہتا نہیں دے شراب کوثر

ہان نار عقاب سے بچالے — محشر مین عذاب سے بچالے

فردوس کہان کہان مین خاشاک — وہ عالم پاک اور مین ناپاک

یارب تجھے واسطہ نبیؐ کا — یارب تجھے واسطہ علیؑ کا

درپیش ہو سخت روز کل کا — کرنا نہ مواخذہ عمل کا

سنتا ہون کریم نام تیرا — سنتا ہون رحیم نام تیرا

مجرم نہین قابل عدالت — رحمت رحمت ہزار رحمت

یارب جو قریب موت آئے — دم اُلجھے پیام موت آئے

آنکھون مین گرچہ سرشک جاری — تحریک رگون کی اضطراری

احباب عزیز جملہ موجود — مجبور کہ باب چارہ مسدود

اُسوقت ترا کرم ہی درکار — آسان ہو مجھ پہ راہ دشوار

آنکھون کے تلے ہو جب اندھیرا — جاری ہو زبان سے نام تیرا

سب سہل ہو نزع کی اذیت — ایمان رہے مرا سلامت

شفقت سے مدد کرین پیمبرؐ — غولون سے بچائین خضرؑ آکر

ہمراہ خضر ہون مین روانہ	پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچہ سلامت	ہو جسمین پناہ تا قیامت
صدقہ سے نبیؐ کے ربِ جہان	ہون قبر کی مشکلین بھی آسان
یون خواب کرون لحد کے اندر	پھر آنکھ کھُلے تو صبح محشر
محشر مین ہو زیرِ ظلِ رحمت	سایہ مجھے مہر کی حرارت
وحشت تو مجھے حساب کی ہے	پر چشم شفاعتِ نبیؐ ہے
حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان	میزان و صراط سب ہین آسان
کی نعت نبیؐ لیا ترا نام	امید ہے ہو بخیر انجام
تو نخل امید کو ثمر دے	دامن گل دعا سے بھر دے
مجھپر بھی ہو کلک عفو جاری	ان باپ کی ہو بھی رستگاری
سب میرے عزیز و اقربا شاد	جنت کے مکان ہون انسے آباد
زندہ جب تک ہون جہان مین	اس جوف زمین و آسمان مین
عزت سے بسر ہو یا الٰہی	حرمت سے بسر ہو یا الٰہی
محتاج نہون کبھی کسیکا	دامن رہے ہاتھ مین نبیؐ کا
یہ بھی رہے آرزو نہ جی مین	مرقد ہو روضۂ نبیؐ مین

مقبول امیر کی دعا کر
مانگا ہے جو کچھ مجھے عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہگار ہون	خدایا خدایا سیہ کار ہون
ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام	نہین کام کے میرے ہین جتنے کام
خطارات دن مجھسے ہوتی ہے دمبدم	رہ راست بھولا ہوا ہر قدم

شب عمر غفلت مین آخر ہوئی
مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی

گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح
کوئی نقطہ پرکار مین جسطرح

سیاہی گناہون کی جاتی نہین
یہ شب صبح ہونے کو آتی نہین

روان قافلہ کیا مین باندھون کمر
نہین کچھ مرے پاس زاد سفر

نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا
قضا سر پہ ہے سامنا گور کا

نہ روزہ نہ ہو ٹھیک میری نماز
بجز اندیشۂ خام و حرص و آز

گرفتار جرم و خطا ہر نفس
ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس

گناہون کا انبوہ ایسا ہوا
جدا مجھسے کثرت مین تقوی ہوا

جو بعد تجسس ملے بھی کہین
کہے تجکو دھوکا ہوا مین نہین

ہوئی مفت برباد عمر عزیز
نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز

کشاکش مین یہ جان رنجور رہی
زمین سخت ہے آسمان دور ہی

قضا گھات ہر دم لگاتے ہوے
غم گور پہلو دباتے ہوے

جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہی
جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہے

عدو ہین مرے خود مرے دست و پا
گواہی یہی دینگے روز جزا

ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا
یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا

خلاف طبیعت اگر بات ہو
کسی کو نہ پاس ملاقات ہو

تری ذات بندی کی تنہا شریک
تری ذات ہے وحدہ لاشریک

کرم اے خداوند چرخ و زمین
تری ذات ہے ارحم الراحمین

ترے نام ہین اے خدا اے کریم
لطیف و ودود و غفور و رحیم

سزاوار آتش ہون مین لاکلام
نہین عذر کا اسمین کوئی مقام

ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو
گناہونکی ہرگز نہ پاداش ہو

مگر تجھ سے امید ہے یا کریم — لڑکپن سے سنتا ہوں تجکو رحیم
میں عاصی ترا نام غفار ہے — نہ کر فاش پردہ کہ ستار ہے
ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہے — عطا پاش ہے تو خطا پوش ہے
الٰہی بحق رسول کبیر — الٰہی بحق جناب امیرؑ
الٰہی باصحاب خیر الورا — الٰہی بانصار شاہ ھدا
بپے انبیا و بپے اولیا — بپے اتقیا و بپے اصفیا
گنہگار ہے ایک عبد ضعیف — حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف
بدن میں ہے رعشہ ترے خوف سے — لرزتا ہے بندہ ترے خوف سے
نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر — رہے اپنے لطف و عطا پر نظر
کرم سے یہ روے سیہ کر سفید — دکھائے شب یاس صبح امید
بلاؤں میں تیری طرف دھیان ہو — جو مشکل پڑے مجھپہ آسان ہو
دم نزع کلمہ پڑھوں دمبدم — رہوں دین حق پر میں ثابت قدم
شیاطین اگر آئیں بہر فتور — کروں تیغ لاحول سے انکو دور
نہ پھسلوں گر نزع میں سہ کے میں — سنبھلتا رہوں یا علیؑ کہکے میں
فرشتے جو آئیں دم احتضار — نہ کانپوں رہے دل مرا استوار
جدا تن سے ہو جان تو اسطرح — نکلتی ہے پھولوں سے بو جسطرح
لحد تک جو لیجائیں بیجان بدن — مرے اقربا بعد غسل و کفن
پس دفن پہنچے نہ آئے نہیب — نہ یار نہ ہمدم میں تنہا غریب
نہ دیوار حجرہ نہ ظل درخت — شب تیرہ و تار ہنگام سخت
ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور — ہوں استخوان بدن چور چور
فرشتے دو آئیں نکالے ہوئے — غضب گرز آتش سنبھالے ہوئے

مقام تلاطم مہیا عذاب
مدد کو عنایت سے احمدؐ کو بھیج
جواب انکو وہ میری جانب سے دین
اشارے سے انکے ہو میری نجات
محمدؐ کے فیض قدم سے لحد
قیامت میں بھی مشکل آسان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند
قیامت کی سوزش غضب کا تعب
ڈرے کیونکہ انسان کی کیا بساط
سو کل ادھر گرز تولے ہوئے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا
وہ میدان ہزاروں برس کا وہ دن
دم تیغ پر پاؤن ڈر کا محل
ترے خوف سے گم ہو ہونگے ہوش
سر پاک سجدے مین تیرے حضور
الٰہی یہ جب پیش ہو مرحلہ
مین عاصی نہون قیدی اہل غم
عدالت مین میرا گذارا نہین
جو ہون وزن اعمال سخت نہو
بچھا اپنے لطف و کرم کی بساط
دم تیغ پر پاؤن قائم رہین

یہ طاقت ہے میری کہ دوزخ مین جوب
خدایا خدایا محمدؐ کو بھیج
رہا ہو زبان سے جو میری کہین
گذارا ہو رحمت مین آتی ہی آب
چمن ہو چمن المدد المدد
گنا ہو نپہ میرے نہ کچھ دھیان کر
سوا نیزے پر آفتاب بلند
پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب
وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط
جہنم ادھر منھ کو کھولے ہوئے
سراسیمہ سب انبیا اولیا
دلون مین تپش آتش خانہ سوز
سنبھالے جسے تو وہ جائے سنبھل
سوائے محمدؐ دو عالم خموش
زبان سے یہ جاری کرم اے غفور
جرس وار نالان ہو ہر قافلہ
محمدؐ کا صدقہ کرم کر کرم
فقط عفو ہو ارحم الراحمین
مری اہل محشر مین ذلت نہو
کہ آسان کرون طے مین راہ صراط
غلام محمدؐ ہے یہ سب کہین

نہ جاؤن مشکل مقامون مین — کہ ہون مصطفےٰ کی غلامون مین

شفاعت سے احمدؐ کی بیڑا ہو پار — رہون تیرے سایے مین پروردگار

عنایت ہو تیرے نبی کی مدد — کہ جنت مین پاؤن مقام ابد

امیر سیہ رو کی ہے التجا — کہ مان باپ میرے عزیز و اقربا

ترے سایۂ عاطفت مین رہین — ترے سایۂ مغفرت مین رہین

رہون زندگی بھر مین عزت کے ساتھ — بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ

الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو — پھرانا نہ مجکو کبھی کو بکو

رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم — کسی کا نہ محتاج ہو یا کریم

کٹے سہل راہ حیات و ممات — برائے محمد علیہ الصلوٰۃ

تقریظ محامد خاتم النبیینؐ

شاہد زیبائے سخن نے حسن و جمال مین کمال پایا ہے اور کمال بھی بے زوال پایا ہے معشوقہ معنی زیور کلام سے مجلی ہے وہ زیور تابناک کہ در و جواہر سے زیادہ فر بین مجلی ہے اگر اس دلفریب شکل و شمائل کی شیفتہ و فریفتہ ہم نہوتی کیسا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب عجب رنگین اداؤن سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہے کہ حقیقی اور مجازی کے سب بہانے ہین اُسکی حیرت کے کارخانے ہین اگر نطق کو ایک پری پیکر صورت بنا کر ہم نہ چھپاتا تو اُسے دیکھکر کسی کو ہوش آتا فی الحقیقت یہ اُسی کی حکمت کے نمونے ہین طلسم صنعت کے شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گردون کے عشوہ اور کرشمہ سازونکے کرشمہ کو دلربا

بناتا ہی کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہے داود الحانی سے وجد مین لاتا ہے گاہ
اس بیداد گر سفاک کے خنجر بنانے سے گھائل کرتا ہی گاہ وارفتگی پر مائل کرتا ہی غرضکہ
جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہی اسکا گرویدہ ہر فرد بشر ہی + اک زمانہ ہی کہ محو رخ جانانہ ہی +
ایک عالم ہے کہ اس حسن پہ دیوانہ ہے + دہر مین جلوہ یکتائی معشوق کو دیکھ +
زاہد خشک بھی اس شمع کا پروانہ ہے + سبحان اللہ صل علی زہی نصیب ہر چمن آرای
گلشن کے جسکا باغ سخن نعت و منقبت کے فیض آب سی سرسبز و شاداب ہوا اور پھر وہ باغ
کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہو الحمد للہ کہ ایسے چمنستان سخن کے نخلبند استاد فن کامل فاضل
افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت مفتی مولوی منشی امیر احمد صاحب تخلص امیر اللہم اغفر وارحم
ہوے جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری سے افیاض سے
سیراب ہوا ع عجب دیوان ہے نور علی نور + سراسر جسمین حمد و نعت مسطور + زمین سے عرش تک
تک یہ غلغلہ ہے + کہ جسمین مدحت خیر الوری ہی + کلام پاک ہی کام و دہن پاک + زبان
پاک اور بیان پاک اور سخن پاک + یہ کہتے ہین اسے منکر ملائک + پڑھا اب تک انسان مشکیک
نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی + یہ ہی روح روان ہر انجمن کی + و ہر رنگ مین لفظ ادا ہے
ارم بھی عندلیب نغمہ سرا ہے + جہانتک وجد کی حالت ہو کم ہی + کہ حال عاشق صادق رقم
ہے + عجب گفتار یہ صل علی ہی + کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہی + نہو کس طرح سے مقبول
عالم + کہ ہی نعت جناب فخر آدم + سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اسکی مدح
کا کیونکر نہ بہتر کلام ہو فی الحقیقت یہ کلام رشک کلیم ہی کوثر ہے نسیم ہی نعیم ہے نہ بیان
الشعراء یتبعہم الغاوٗن کا مضمون ہی نہ فی کل واد یہیمون کا افسون نہ انہم یقولون ما
لا تفعلون کا جنون ہی بیان تو اور ہی ذکر اور ہی فکر اور ہی بات ہو شاعری نہین
پیام الہام ہی یا معجزہ ہی یا کرامات ہی نہ اسمین لاف و گزاف کو دخل ہی نہ مبالغہ شاعری

نقل ہی مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مجبوری و درد والم ہے لذت اور
مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم اور رفعت فکر سے تحریر اور تقریر کا اور یہی عالم ہو
کیون نہو مداح کے قدر دان فیض رسان بھی تو چشم بد دور حضور عالیجناب نواب
کلب علیخان بہادر خلد مکان فرمانروائے رامپور تھی جو خود عاشق رسول
مشہور تھے بتیقانہ ریب اور بے تصنع یہ بات ہی کہ خدا اسے دی تو یہی سواد ہی محبت
محبوب خدا مین محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سراسر کذب سے
بھرے ہین نہایت برے ہین موفق حقیقی ایسے نصیب دی کہ عشق حبیب دی
المختصر یہ کتاب مستطاب المسمے بہ محامد خاتم النبیین ہم خرما و ہم ثواب ہے
عاصیون کی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کے لیے نزول رحمت کا باب ہے
اب بمضمون من احب شیئا اکثر ذکرہ اس تقریظ کو درود پڑھکر
دو شعرون پر تمام کرتا ہون اوراق خاتمہ کو روشن کرتا ہون

شعر

بلغ اللہ صلاتی و سلامی ابدا	لنبی عربی مدنی الحرم

شعر

خص من جاء الیہ بعموم النعم	صل یا رب علی من بجاء الکرام

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ گلستان بہارین یعنی دیوان متضمن نعت ختم المرسلین موسوم بہ محامد خاتم النبیین صلعم کہ جسکے اوصاف نضارت حسن نظم کے تقریظ ماسبق سے منکشف باہتزاز نسیم نوروزی انطباع مطبع نامی منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین بسرپرستی معلی القاب عالیجناب رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب بہادر گو دام اقبالہ مالک مطبع باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ ماہ مئی سنہ ۱۹۱۲ء مین چھٹی مرتبہ سرسبز شاداب ہوا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب ہیڈ مطبع

امیر نکتہ دان نے لکھے اوصاف پیمبر
عبث کرتے ہو دلمین فکر کیون تاریخ ہجری کی

کہ جنکے دیکھنے پر اہل دین ہین بالیقین مائل
حسین ہے ختم الانبیا۔ لکھو یہی عاقل
۱۳۳۰ھ

از منشور سحر بیان ہمپایہ سحبان مولانا محمد حامد علیخان صاحب حامد محافظ عملہ مصحح

صفات نبی مین یہ بے مثل نسخہ
اگر فکر تاریخ ہجری ہے حامد

امیر سخن سنج نے خوب لکھا
لکھو تم یہی وصف ختم النبی کا
۱۳۳۰ھ

